

<p>میرزا مراد خان سے لکھیں جسکی بان بواہ و بشارت جو رشتہ تو راجا خوب رہتے ہو میان مثنوی حافظی مثنوی میر حسن کہی پرینہ والے خاک دکھلائی کہا دورین کلکتے کی</p>	<p>رومانی کوٹ انرکس تہلا دیکھو ایسا بیٹھ می حاجت نہیں نہ دیکھو سرش و رنگ تہشاہ کا قلعہ دیکھو کسی محفل میں بہر پر کو تو ذرا دیکھو اس میں اپنے پیہر کا سراپا دیکھو داستان کیہ گر اپنے رسول اللہ کی</p>	<p>پرو باغ کے دو کباب مان کبابی بیچ طائر کے جوین کھوٹو لے استنا چمنستان مستین تو پر مار ہو بیٹھے آفتے جو بھرتے ہوم شاہ دا شعلہ طور میں تنویر شرر کی پھینک تم بھی اطرہ پر ہو یا اسکو سنو یا دیکھو</p>	<p>چشم دل کھول کے گلزار کیر دیکھو پر یکے اس بندش سمون کا نتیجا دیکھو انکے پرواز کر و طوبی سدرہ دیکھو کوئی دم اسکو بھی سائیں اجی مول دیکھو ذکر و ربوبی این ہی ایہ نسخہ دیکھو</p>
---	---	---	---

سبحان اللہ عجیب گزار غیرت فرخدار کہیں چکورو روایت سے معجزہ شوق القمر اظہار ہی۔ چاند کا کہیت کرنا اس چمن میں نمودار ہی۔ بے بس خبر سے سبحان اللہ ہی اُسر ہی کی صدا آتی ہے۔ اور مسلسل اتر دنی فتدلی کی نذر سناتی ہے۔ کہیں طوطی آیت عالم منشرح لک ہند رک کی تفسیر معانیہ کرتی ہے کہیں قمری حجت اللہ ما از نونا کی تقریر ہر آنہ کرتی ہے۔ کہیں اربا ہصا صناع کا جہن بھولا ہے۔ معجزات نبوت کا گلشن بے بہار ہا ہے۔

جی شہت بہشت اس ہی جان شیر	اگاہ ہے پوچھے تو میں واعظ کو کھاؤ	جاگے نہ کبھو صویر افریل کے دم	اک بھول جو اس باغ قشتہ کو نہ کھاؤ
<p>کہ جسکو واعظ موعظ رموز حقانی - نصائح حدیث و قرآن ضرب النش مثلاً ان حقایق - فقہیہ البدل مکثہ شناسان قایق - مویک سنت بدعت شکن - مشید وحدت کثرت فکرن - حسان بلاغت سبحان طمانت سرا افضل بہمتن بل</p>			

جہٹ اسرار الہی سمور و انوار نامتناہی فخر و صلہ شرف عافین شہنشاہ حفاظ کرام ملک الافاضل علامہ قافہ سالار کاروان حج بیت اللہ - مقدمہ
الجیش عساکر دار و رضہ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت و مسکاہ حنفی المذہب صوفی المشرب و یلوار مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید
محی الدین لقب سید عبد اللطیف نام کلاس ملک کرنا ملک بن آبکا وہ جناب آسمان قبار بابی جیسا سند العلماء و الاولیاء حضرت مولانا شاہ عبد الغیر برزقدس سرور
کامند و مستان میں دیشاہ حنائی تعریفین بان تقصیری و ساجی حضرت کی توصیفین لسان مستعد الغرض

[illegible]

اسکاتل بھی حسد تو پاک لوگ انکو عزت رکھیں اسکو ہی لڑتے کیسے ایک دھڑ لکھو کجا بھو	در سر اسکا لوں لگا کا سک دین مسرہ کیسے کہن در و گھر سے کیسے رنگی مھر لکھو کجا بھو	کوئی لکھو تو رکھ دھین دفع کر اس لکٹ شاکا ٹان سر کجا اٹھ اسی جی اسے کی نصیب	جیسو او میر سکھ فاصل و مولوی دوزن کا تو گناں اوسح مکرور حردخان کر لیں منجھ لکھ
--	--	---	---

مسل کی مطلق میں طسیر ہوی آفاق میں پسند مطیع ہوی اعلیٰ فرجہ مال نصف لڑے اعلیٰ کجا بھو ترید و نصیب سے خیر
رہ عاقلی ہوی اور سرور اور بحین دفع سے متعلق ہوا۔

غزل

شاد مجھ حیا ہی بہ اس میں ی ذکر و رنگ ہی آہیں عزت میں ہم سے نیکے پر سے جس سلطان	گل گلزار جو رماں ہی بہ تسیر رم حیاں حال ہی بہ کہ نصف مجا دیاں ہی بہ معر عجب و سماں ہی بہ	در رخاں مکرور کاں ہی بہ اس میں ی حال چھا معراج اسکی گلا مک میں سزائیں اسن عالج کے میں تر عسا	مہر ماں آسماں ہی بہ سلم آج آسماں ہی بہ مربع لاہوت آسماں ہی بہ نادی حادہ حیاں ہی بہ
مراب مھر ارادہ صاف عقل جزاں پر وہ سالی نہ اس کد کجی کو راہ میں			دکر سرار و آسماں ہی بہ

مفسر کیا جس ہی عزت اہم و بدل ی حق اول سستی انوار نبوت کہ لعل اسکی معصل معصل اور در اسکا مھر اسرار چہ
مطام لکھ گوی اور کجہ الاحرار مطامی کجا ہی جس دم سپورہ کلہ اور نبوت کہ چکا درں فاعلاں شفاں فعل جس کسمہ الارادہ مولانا
جامی کجا جس سوم سوم بہ بہا نبوت کہ ماتہ جد لکھ حکم سانی اور دفع ہر کجا احدہ لکھ اسمی جو درں میں فاعلاں معال فعل کہ
معلوم ی جس چہ نام معروف۔ اختیار نبوت درں فاعلاں معات کہ جس میں مطیع الطیر تر سہ الدن عطار و موی لکھ نام ہے

غزل

دکھتہ سیر حیاں سر ار حجت مطر حیاں سر سماں سسل عشقی پوس رو مصطفی دارا	دکھتہ سیر حیاں سر محرمت ار حیاں سر را دواہ سیر حیاں سر چشم نکا سیر حیاں سر	دکھتہ سیر حیاں سر محرمت ار حیاں سر را دواہ سیر حیاں سر چشم نکا سیر حیاں سر	کال لعل و گھر حیاں سر ہست نور الفرح حیاں سر احر سعد و مھر حیاں سر حال سار و مھر حیاں سر
ی سا حیاں عجب نہ ٹان جو نام باغ و ساں سر ارنی ماسی رسول اللہ	ار ار حیدر حیاں سر س گلزار و مھر حیاں سر ور دستام و مھر حیاں سر سال طعن جگت ہم غم	دکھتہ سیر حیاں سر محرمت ار حیاں سر را دواہ سیر حیاں سر چشم نکا سیر حیاں سر	سار و مھر حیاں سر ہست نور الفرح حیاں سر احر سعد و مھر حیاں سر حال سار و مھر حیاں سر

حسن اول انوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم جتنے مسلمان ہیں قرآن میں جاہلین ملک ایک ہزار لے ترجہ آئے بہ زور اہل امین اور یہ ہر نامہ قرآن میں اور کلام اسکے سچ ہیں چار نہ در نہ ہم سے ہو کیوں کی غیبا وہ تو یقین غایت رحمت کے ساتھ مگر میں صورت انسان دیا وہ میں یک نعمت غفلت دیا ملک دین بہر گل چتران بلکہ تو قرآن میں ای رب کہہ بکہ غفلت ہو گویا دور جنتین پر پیر سے ہمارے کہی تو میں اسکی زیارت نصیب مے تیاری صلوٰۃ و سلام نہرت بیکر و عمر بافتوح رہبر جسے حسین حسن	مطلع انوار کتاب کریم روح بن و سب سی غولین ایک ہزار اسم بھی پیغمبران اور بقرآن معظم یقین آئے جو تہ اسم یہ غولین اور گنہ کے بھی میں انواع جا سکر یہ نعمت کا بھی کیوں دوا دیوے میں بخش سقر سے نجات عقل دیا جسم دیا جان دیا سب تری دولت کبری دیا ختم نسل خاتم پیغمبران نام لیا اسکا روف و رحیم ہو گویا امید بہر جنتین ہو گویا جانی بھی نہ دیکھے بھی دو دو جہان پیچ شفاعت نصیب بیچ لو کہ اس سچ سچ شام مورد تقسیم براہیم و فوج ہر دو شہادت گنہ خیا رحمن	جان بہر رواۃ قرآن ہی چار ہزار اسکے متا و پوشر اور بن ساوی جو کتاب ہیں آئے میں نو کے پر نور نام یعنی ہی اللہ و جان رحیم یعنے گنہ ہو جو در روز مصحف اشرف جو تری کتب گرچہ نہ بخشش کے میں ہم سازد شکر مسلمان بنایا ہمیں ایسی وہ نعمت ہی عظیم و عظیم جنتیں اول زمجوط قدم جسکی اطاعت ہی طاعت تری جون تری رحمت ہی کا رہا اسکی محبت میں بہن کر خدا زیر لوا اسکے میں رکے جا اسکے بھی سب شرف احوال حضرت عثمان و علی ای خلیل پاک یہ بطنین کی اولاد	مژدہ دو رحمت رحمان ہی واسطے ہر حرف کے ای ہنر آئے میں ان چار نوین سکیم خلق کے میں علم میں بن سکیم جو تہ پہ یکبار اسے افی ہم ظاہر و باطن کے ہوے چار باب اسکا جو عظم ہی باب پر تری رحمت کے میں یہ ہمار غفلت ایمان پہنایا ہمیں کہ نہیں نعمت کوئی اسکی مدد مسلسلہ جنباں جو دوزخ جسکی محبت ہی محبت تری ہو گویا امت سے کیا فراد یہ روی میں اسکے بہر کیم حسرت میں تھ اسکے محبت جا محل اتباع و احباب پر لوٹ کے دارون کہ ہر دوشل آل پیر کی و امجاد سے	مجل قرآن ہی بہر تخم سا جانے اللہ تعالیٰ کے نام تین تہ تورت میں آہن جان اور ہی ایک نام بمل خدا گو یا وے اسمای پڑا شہزاد جو تہ پہ اسکو مخلوقیں اکیلا دینا ہی رحمت سے ترے خوشخبر ہم عدم محض تھے سب ای دود اور کیا ہو کہو اخرا ہم یعنے میں ایسے کے تابع کیا رحمت عالم ہی یقین جسکی آفت ذات تری تری روف و رحیم یوں ہی امت میں دود و جانا ذکر میں رکھ اسکے بہر کیم ہم تو ترے حریفان میں جان خاص جو میں اسکے خلیفہ جانا بنت بنی خیر نسائے ام ایسے ہو دین کے رکن کین	اور ہی قرآن مفصل بجا مردی میں اور تین ہزار نام نیز سے انجیل میں ہیں سکیم نام ہی وہ مخلوق سے بہن سکیم چاروں کتابوں میں آئے ہو گئے محفوظ لے انواع چار پس ہی یہ امید میں بیشتر پس میں رحمت دیا تو وجود خیر ام جو ہی امیر ام جسکے میں تابع نسل و انبا جسکی ہی رحمت بہر کائنات تہا بہر بھی روف و رحیم حشر اس امت میں بھی کر دینا ذکر سے و اسکے میں احترام نصرت پیر میں بھی خیر و فوج امت اسلام کے عنصر ہیں چار اغت دل بید عرب و غم جن سے لیازیب پر متین
---	--	--	--	---	---

یوں ہی خیر سلگارا
صفتی سے جو یا
دین حال میں حق
جاہلین اسکے گئے

در سیر شاہ بشر و نذیر تین رسالوں میں لکھا مختصر اس ہی لئے نور سے کماؤنا ایک رسالہ میں لکھا دیر اس کی یہ غم کیا ہوں ہم میں سے سالار ام کے خدا بہلے نقاسیر میں فتح العزیز روضہ احباب معالج جان گرچہ بے چاروں میں ہیں مبتلا ہی مجھے مقصود کہ تحقیق عوام جلد دہر ایک چمن کو بہار اور اسے انوار نبوت لقب میری جو جات میں ہر عیا ذکر میں رکھانی مجھے خطا	آیت رسالہ لکھا بے نظیر کیونکہ وہ علامہ نیکو سیر ذکر وہ اجمال کے لایا جان مستند و معتبر و مختصر کر کے توکل بے خدا کے کیم جلد بہر بلا وے مرادعا شرح بھی مشکوٰۃ کی ای تاثیر اور شواہد و مدارج ہی جان لیک مدارج کو بیان در سفر کی گرگز نراکت کام شیر مناجات کو دوسرے با کیجے سزاوار تو ہی پاک سب میں عیاں تجھ کو گواہی اور تیرے ذکر میں سدا	ہرشت بہشت اسکو سزاوار شہ کے بشارت بھی اور مجزا بوجہ تو اندیشہ تطویل سے نور سے مار طبت شاہ ام اب وہی حال کی تفصیل اس میں کتابوں کی جولانہ اور سیر میں عربی ای پسر چاروں بھی عمدہ ہیں قریب دوسرے کتابوں سے بھی سکھنا پا وے اگر اس میں توسعہ و ہر گل غم کے کوہ میں رسول نور نبوت کے بیان بجا نور نبوت کے بدل ای کریم پیروی میں اس کے مجھے رکھنا	دیوے جزا اسکو خدا نام اور خدائیں بھی مثال صفا لایا وہ احوال تفصیل سے ذکر وہ نسخے میں کیا ہیں تم شاہ کے احوال کی تطویل میں فارسی میں اور عربی معتد ماہیت اول ہی موبہ گہ لیک ہی تحقیق مدارج ہی میں نے لیا انکی سند لاؤگا کیجئے اصلاح پر ملک عطا اسکی عطا کیجئے رنگ قبول دیجئے اس پہلے چمن کو ضیا کیجئے رواں کو بغض عمیم کیجئے شہادت پر مراختام	لیک احوال شہ کائنات اور محبت کا بنی کے بیان اس ہی لئے بعض اجام اس سے بھی سیر بہر نشگان چار چمن چار رسالے لکھوں از فن تفسیر و حدیث و سیر فارسی میں چار کتاب میں بجا باقراگاہ فضیلت مآب اب جو ہی اس ملک میں کوئی دے مجھے ہر کام میں یار مطلع انوار نبوت کا تاب جلد دے انجام اسے مال بندہ اسحق کو یہی کارنا ختم دعا کر کے بیان احقر	نور ولادت سے یقین باور پانچ رسالوں میں لکھا ای مبرا جیکہ بہت شوق و تمنا کے تشریف تفصیل میں از شوق جان وزن کو ہر یک کے جلد ہی لکھوں میں کو یہی یاد رکھنی چاہی کہ میں دعا کر آئینہ رونا خوب کہا ہی بیہوش باضوا کرنا ہوں نہیں اُس ہی بان پرینا نظم میں ہیں چار چمن کے خصوص کیجئے عطا پہلے چمن پر تبا بدر بنا دے یہ منور ہلال بخشش عیسا سے کرب رفرا لکھ چمن نور بنی الورا
---	--	---	---	---	--

نور اول خلقت نور محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وسلم

آئی ہی اس طرح حدیث صحیح کیفیت خلقت نور بنی سب کو روایا کا حاصل بیان لوح و قلم کی و عرش میں سجدے میں رکھتا تھا کعبہ کو نور شریف بنوی شادشاہ صالح و صدیق و شہید و نبی عرش برین کرئی لوح و قلم اور ہر اک طبقہ میں رب الورا اسی وہ قدرت کی نظر کیا حصہ دوم سے بنا یا قلم عرض کو اس لوح کے وہ ڈیوار بسم اللہ الرحمن الرحیم شق اول کہنے کو رحمن کے	احمد مرسل نے کہا ای فصیح مجل شیعہ ظہور نبی کہ تا ہوں ایجاز سے دیکھو بیان جنت و دوزخ بھی نہیں چھین اور کبھی تسبیح کا دیتا سبق کہ تاتھا تسبیح سے تب جھکوا سارے مسلمان بھی فرشتوں کی ارض و سما جنت و دوزخ ہم خلق کی یکا ایک عجا رکھا جلد وہ جو ہر زمین بانی ہوا تیسرے سے لوح بنایا ہم پیدا کیا ارض و سما کشال یہ کیا آغاز قلم ای فہم شق دوم کہنے رحیم کے	روضہ احباب میں ہی باخبر حضرت خلاق جہان جلال اور تھے حور و ملک انس و جان اور بنایا ہی خدا سے قدیر جیکہ دے پر و نکو سبھی ٹکیا ہینگے اسی نور سے پیدا ہو شمس و قمر اور نجوم کشکار اور معارج میں ہی ہا پانی روان تھا وہ بریں مکنار در سفید ایک سب رب العلما حکم کیا پس یہ قلم کتین نام وہ اللہ کا جدم لکھا جمع ہوے ہر دو حکم صمد	ذکر ہی اس طرح کیا مختصر اگے سب عالم کے کے اقبال حق کے سوا کوئی تھا ای مین واسطے اس نور کے پر و کثیر نور مقدس وہ کئی دم لیا عالم ہستی میں ہویدا ہو کوہ و بیابان و دریا و کجا نقل کیا از شرف مصطفی لمحہ بھی یک جا نہ بنی یا قرا جانے اس لوح کو پیدا کیا لوح پہ لکھ عرض کیا وہ زمین ہمیت مولا قلم شوق ہوا گذرے بریں سکے لئے ہفتصد	پہلے یقین سے وہ رب العزیز کہ ہوا پیدا جو پیمبر کافور یعنے بنا تھا نہ بھی آسمان نور نبوت کو بنی کے خدا اور ہر اک پر و میں کردگا پس وہی نفاس پیدا کیا اور کئی اس نور کے حصے کیا ارض و سما بعد ہی پھیلایا حق نے اسی نور ہی پاک حصہ وہی بانی کے پھر دین ہر دو کنارے میں جو اس لوح کہا میں کھنڈ لوح پانی درگ اور کئی سال تلک ای پسر ایک روایت ہی بریں مکنار
---	--	---	--	---

[illegible]

بے نیایا پتی تقداری حسب
 اور کسی قیدیل میں قائم کیا
 پس سر ۱۲۰
 داج
 رجو کیا
 مار کو دیکھا جا
 دیکھا سو دنیا میں
 فزون اطہر و نظر جو کب
 اس کے کف راست کو دیکھا جی
 یشت یچپ کو جو دیکھا
 سینہ اشرف کو جو دیکھا جا
 شکم مبارک کو جو دیکھا ہم
 دیکھ کے کھر مہرہ کو لیا پھر تو

پس ہی انوار کا روح
ایسی تسکین خلی ای شہزاد
اور ملا تبت سے روح تمام
اُس مہر سرف یو کیا جو نگاہ
کافی جو دیکھا سو سبکبات
بینی اقدس کو جو دیکھا سلم
حلق مبارک یو نظر جو کما
دو نو جو مونہ ہو کیا ہی نظر
دیکھا ادو ناغہ کو جو ای سلم
دیکھا ہی بے شبہ کو ای انگلیان
پشت مسارک یو نظر جو کیا
جو کہ دوزانو کو ہی دیکھا بجا
اور جو دیکھا ہی نہیں ای شہزاد

ہر گئے مخلوق بھڑن ب
 جسکا بطون بود ظاہر
 گرد و پھول کے گھر تے نام
 جان دیا میں ہو بادہ
 اور قبول اسکو کرے یا نہ
 ہو وہ عطار طیب حکیم
 جاگس دا غلط بھی ہوں
 صاحب شہر ہو وہ بشر
 ہو وہ دنیا میں سخی اور کم
 راقم کا تب جہان میں سخی
 شرح کی تعظیم لاوے بجا
 سو بجا ہاں رکھ و ساجد ہو
 دعویٰ خدائی کا کیا وہ یحییٰ

حکیمِ عرب نے میں کا نام
 صوبہ اسی کو پیر کے رب
 جو تیرے پیر و سرور رب
 اور بنیائی کو جو دیکھا نہیں
 اور جو دیکھا وہ مبارک ہو
 اور اے ظہر کو جو دیکھا گھبر
 دیکھا جو ہی ریس نیستین
 سب کو جو مدد کو ہی دیکھا
 دیکھا جو کوئی ظاہر دین
 یہ تیرے پاس کے انگلیاں ہی جو
 اور وہ محکم و سرور رب کا
 یا نون کو دیکھا سو شکاری جو
 تھی جو دقائق کی تیرے ایمان

الیہ یہ سچا ہے صاف
 جیسی ہی دنیا میں بہا باہجی
 لاکھ برس تک ہے بلاشبہ
 ہو کہ جہان پہ جو عادل ہے
 جانہ نقاش ہو اور جہان
 ہو کہ مرد و زن یک حسین
 ہو کہ جہان میں جا یقین
 مانہ گھا تا ہی ہاں سنگان
 ہو کہ گریر جہان میں نشین
 دیکھا سو وہ در زنی لو مارہ
 پہلو کو دیکھا سو وہ غازی
 تلو کو دیکھا سو شنی کھیاں
 ترجمہ سکا ہوا آخر یہاں

[illegible]

191

اور جو نفس رہی بحر العلوم
اگے گئی لاکھ برس کے خدا
منت رحمت و سعادت کا بھی
پردہ تھا ہیبت کا سیر کا
جب یہ حجابوں سے وہ نورِ شرف
شکر کی اور صبر کی دریا بچان
بحر شفاعت میں برس کیزار
تا کہ بہر دیا محبت ای یار
سازمین اور بہشت آسمان
یہا مقام اُسین تھا توجہ کا
ایسے ہی تھے اور مقامِ نبی
کہ ای کر نور حبیبِ کریم
خوب بچھا تا تو مجھے لاکلام
میش خدا تھا بقیامِ شکار
حق کی وہ سب سے ہوئی نظرِ صر

جس میں اشارات گاہا پہنی ہوں
نورِ یحییٰ کو جو پیدا کب
پردہ ششم تھا اکرامت کا بھی
پردہ شفاعت کا بھی بابرہ ان
آیا ہی باہر برہم ز لطیف
اور سخاوت و امانت کی جا
نور و تھا ذکرِ پردہ دگار
ذکر کیا حق کا برسن سن ہزار
جتنا ترا آٹھ پہنی مقدار جان
معرفت حق کا بھی تھا دوسرا
اور نہ محنت کا مقامِ اخیر
کون ہو میں تب کہا ای حیم
اب تو عبادتیں سرِ کقیام
سبحان اے گدے بن ستر ہزار
قرب کیا یا یہی تہ تب ختم

عالم علامہ دین متینؒ
واسطے اس نور کے باراجحہ
منزل باک تھا سہا تو ان
اور ہر ک پر دین بار ہزار
اُس کو پہن سحر میں بیکر
اور بھی ریاضت تو بہن
سحر نصیحت میں بھی انفصال
ذکر تھا ہر بحر میں اُس کا جدا
ان کے سب بھٹا دبر سر بجا
تسرا ایل کھا اسی مبان
نور شریف بنوی ہر مقام
تو ہی مرا خالق ویر و دگار
کیونکہ کچھ چھانت کی نشانِ عظیم
نور کا بک آئینہ پر تو خدا
میں وہی سجدے کے بدل کار

اس میں وہاں ہر گناہ کا مجرم بن کر
حق بنایا یہی ہی باصوبہ
اور ہدایت کا فیض آؤ ان
سائل ملک نور بنی کو ای بار
بخشنا ہی غرضی مطلق عظیم
حکم کی دریافتی سمجھ آؤین
وکر خدا کا تھا اسے شغلا
ہر جگہ یکم خدایا کا تھا
نور کے اُس ورت کا مفاد تھا
اور عا سلام کا جو صفا تھا
الف بر تنک ہی کیلوا فاق
تو مر رزاق ہی ہر دو چار
شعل عبادت ہی بوضہ
خدا ہی اُس نور یو ای صفا
مرض کیا صبح کی بیک ناز

رازی بھی رضا و میں آج بجا
 ۱۱۱ ہجری ۱۲۱۲
 بردہ اول بی قد رت کا جان
 اور نبوت کا تھا بردہ ہم
 ایسی ہی تسبیح میں خلیے رکھا
 بحر سمیچھ علی شاعت کی تھی
 اور قناعت کی تھی دریا ہم
 یونہی ہے ہر بحر میں مولا کا
 گوشہ دریا دہم ریشہ را
 اور بنا یا ہی خداے انام
 خوف کا تھا اور جاکا مقام
 گدرا ماحموم و جب ہوا
 تو ہی جلا و تو ہی راجھے
 سنتی ہی یہ حکم وہ نہ
 فوری شکرین اسکے بجا
 مادستہ عالم آدم اریہ

لایا روایت یہی ہی باقی
پردہ دم ہی وہ عظمت کا جاں
پردہ قارون کا مقرر
ہر جگہ تسبیح حق کی جب
بحر نصیحت کی بھی تھی دوسرے
اور محبت کی تھی دریا دوسرے
کر تھا تکلف بر تنگ ز
فرش ہی یک نور کا پھول
نور کے اُس فرشتے ہر حصہ
شکر کا اور صبر کا ہی سینا
درگاہِ ہوا پہ آیا خطاب
حکمِ بہت حق سے ہی آیا
جلد عبادت میں کھڑا ہوا
سجدہ تجت کا کیا مک
اُس کے حق سے مستہ اگر

ایم
ادارہ

نفس کہ اسکو ہی روح الامین مشکست بھی اسکا وہ خون خلق کا سب اسکو بنا دیا حکم ہوا خد کے انہار میں بیکسٹے اطلاق سموات پر اور وہی حشر میں ہوا تعین مرش بریں اسے لگا دیا اس روشن کو کہ اس میں کہ تہ کو نین محمد رسول جو کہ ہو عالم بحدہ ہزار سلسلہ خلقت اکوان پر طالب حوال پیر کہاں فلسفی باتوں کا لگا ہی خیال اب نہ جانے ہوں روایا جو	بوج نہ کہ نور ہست برین اور وہ سنبل سے بھی خوش اور اسے دیو کا نشان اسکو کئی سال تک غوطہ دینا اور ملائکہ پر بھی کہ جو ہر سلسلہ افواج ہمہ زمین اسکو مقرر فرمایا کیا اسے کیا اسکی منوجہیں خلقت عالم کا ہی اصل جو اور جو ہونی نوع بشر اشکا جب تو تامل سے لگا نظر عاشق ابن عشق ملکہ کہاں ہیت منطق کو میں سمجھے کہتے ہیں جرات سے ہی ہوں	میں بنا دیا بغیر گان اور بنا دیا ابن سبیل حضرت جبریل ابغراب رب موجب فرمان خدا میں بجوہر و درخش فلک بھی اب اور وہی تہود ہی فی الامین خلقت آدم تلک ہی بخور مختلف ایسے ہی روایا نور ہی ابو الارواح بلائی دی اسے ہی مقصود وہی ہرین سو دیکھا مکشوف بہر راز نہاں فخر و مبالات کے جو میں علوم خیر کی تصدیق و تصور نہیں واسے نہ کیا کہ صد بار دعا	میرے سب پر یقین استخوان احمد سر کے یقین قاتل ایسی ہی ترتیب دیا ابھو جب نوسٹے دیا وہی اسے جبریل کیجئے ظاہر اسے عالم سب اور وہی مذکور ہی فی الامین یونہی تھی اور ان قاتل نور آئے میں بے ترتیب میں جون ابو الاحادیث آدم صنی سب یہ غیبی ہیں ایسے یقین آہ پن اب ایسے میں تھی کہاں اسی ہی اب ایک جہاں کا جو قرأت قرآن میں تدبیریں کیجی جرات ہی لوگوں کی ہا	اور رگ کی کتین اسکے بان اسکی عمارت کو بھی تعلیم سے مادہ نور وجود سر یع پھر کے یہ فرمان ہی کیا یونہی اور نہ کہ کہ یہ ہی با صفا بس در روشن کو وہ رب حق نے جب آدم کو ہی پیدا کیا سار روایات دے دیا ہی وہی اشیا جہاں کا سبب ذکر یہ ترتیب سے تفصیل آہ کے علم سیر کا ہی شوق بس من معقول میں حیران از من تفسیر وحدت و سیر انکو بھی اور ہر خدا نام	جان میں موارث از غفران میں نے باؤن رو کریم سے جبکہ وہ تیار ہوا بس لطف اس در روشن کو ہی روح الامین طیبت فرخندہ حبیب خدا نور کی تبدیل میں بیک تھا ایک گرا اسکی پانی بہتا متعلق اس بات میں مکیان ہستی ان کون مکان کا سبب گرچہ ہی دستور بنای ہو کون یہ باتوں اٹھانے فوق آہ دے معقول سے انجان علم سے خلاق کے جتنی خبر خیر کی توفیق ہی دیو نام
---	---	--	---	---	---

المعہ عہد و میثاق خلاق علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سید من افاق کے رسالت و نصرت و نصرت و نصرت پر

لکھتا ہی اس طرح موجب توفیق حکم ہوا شاہ کے تب نور پر حق نے جواب اسکتین میں اور مراجع میں بھی بڑھ گیا ناکرے انوار رس پر نظر نور ہی یہ سید کونین کا بولے میں ایمان و ہم لاسے	آیا ہی اجار میں ہی بانفا نور ہی کرتے ہی یک نظر جانیو تم اسکا محمد ہی نام اسی بھی اور اسکی نبوت اب	نور ہی جبکہ ہی پیدا ہوا دوب گئے بے شہر و نور ہی وہی خوب مرالاکلام جیسا کہ اس آیت قرآن میں	اور سب ار با رسالت نور عرض کے کہ رب العفور اسی تم ایمان لا دینگے ہی وہی ارشاد کیا دیکھیں	نور سے اس کے پانہو دو تائب لیا ہر کہیں ہی نور درجہ نبوت کا یقین پاویں گے
---	--	--	---	--

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ

یہ کہ اے میرے پیغمبر ایسے محبوب ہی خیر البشر جبکہ خدا نے ہمہ انبیاء عہد کا مضمون یہ تھا وہ جان	کہتے ہیں عہد رسولکے میں اس میں شریک نہ میں نہیں	عہد یہی باب میں سیر کرتا ہی اللہ ہی اسکا بیان
---	--	--

لَمَّا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابِ وَحْيِهِ

جو کہ آتا روگنا میں ہم لکھا کھو لوگنا ہم تم پر بھی لکھا	یہ کہ تم میں جو شخص روگنا فہم بھی اسکا میں کو لکھا
--	---

أَنْتُمْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

اوجھا پھر ایک رسول کیم تم پر بعد عزت شان عظیم یعنی وہ بینک ہی محمد رسول جبکہ عالم سے کہ تم قبول اور وہ پیغمبر آخر زمان شاہ رس خاتم پیغمبران
--

مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ

سچ انھیں بتلایا کہ میں جو کہ بلاشبہ تمہارے ہو پاس یعنی کتب تم پر جو نازل ہیں جو کہ علامہ یہود ان عام روانھیں کر دیو گے وہ مکیان اور وہ انجیل کو حجت بنا دے	اور دے ہیں جو شخص کتب حضرت عیسیٰ ہو دین نام	انکو وہ سچ کہ سبھی بتلایا اسکی نبوت کے وہ منکر ہو
---	--	--

ایک جماعت کو ملک خدا
بے وسے دریا جزیر میں جا
اصل میں تھا گرچہ دنیا
خالق متعال دیا تھا یقین
اسکو بھی املاک میں کجی
اور یہ ہی قول آدمی کا
اسلئے حق اسکو کیا معنی
نہ ہی زمین کے نہ شوق کو
کافل از راق و سر فغان
حضرت آدم کو تھا جیس
حضرت حوا کو ہی پیدا کیا
ساتھ ترے بسنے کو رب
پوچھا کہ کیا مہر ہی کہہ دوں
بس کہا دوں تو بخلدین
انہ جدا وہ ملعون کیا
بعد یہ مدت کے زوار جنان
دیکھنے سے تاکہ وہ نعمت
پوچھا وہ طاؤس کی پہچان
سانپ کو طاؤس بشارت یہ
اور بھی رضوان علی سرمد
چاہے کہ تا اسکو کرین جلا
پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس
بول کے اس طرح چلا وہ گیا
حق کی قسم کھائے کہ وہ نہیں
میں ہوا بسنے وہ حوا کو جب
کھانے لکھا تب وہ قسم ناز
منع جو فرمایا تھا آدم کو رب
حضرت آدم کو کہا تب خدا
میں ہی سمجھا کہ ترے نام

بمجا و جنات کو دینے نرا
رہنے لگے لیکہ وہیں اسرا
علم و جادو میں ڈالیا
حازنی جنت کی جی اسکین
سجدہ آدم کا کیا حکم رب
ارض و سما علی ملک کیم
رحمت حق اسے دور ہوئی
عام ہی یہ حکم ملا تھا
اور ملک الموت کیا اعدا
اسکے ہی عجیب سے کوئی حکم
تھی وہ جوان اور جمید بجا
مجھ کو تری یہ کھو پیدا کیا
بولے مجھ پر تو یہ درد
کھا وینو خوش ہو کر دم
چاہا کہ تا دیوے فریب جا
آیا ہی طاؤس نے باہر توجان
رغبت طاعت ہو زیادہ
کھا یا قسم تب لعین بر خدا
لا کے ملایا اسے ابلیس
سکے یہ ابلیس نے اسکو کہا
انگو تب اس طرح کہا کہ اگر
رونا یہ پس جلد تپس ہی
بات کا یہ انگو خش یک ما
بولا بھلائی کو تھا یقین
جھاڑ کے نزدیک گئی آہ تب
کھا یا قسم حق کی وہ عقاب
بھول گیا حضرت آدم وہ تب
کسا میں تجھے منع کیا یہ تھا
جھوٹی قسم کھا تو کوئی نہ

بس ملائکہ وے جنوں کو
جس سے اسے تھے ملک حائر
رنہ فرستے کا وہ پایا تھا
کر تا تھا طاعت وہ کبھی نہ
سا ملائکہ حکم و دو
حکم کیا جبکہ دو عالم کا رب
قول صحیح ہی بی بے قائل
جعفر صادق سے یقین مینا
بعد فرستے ہیں ملائکہ نام
جسٹا تھا یک غلامین مجس
دیکھا ہی آدم نے ہوتا جب
حضرت آدم نے ساجد
بہ درود و مکر پابا فلاح
جو کہ ہی جنت میں گنج کا شجر
جلد زمین سے وہیں پرواز کر
بولا لعین اس کے میں تھا ملک
خلدین گر مجھ کو تو لیا و ست
بولا وہ طاؤس طاعت نہیں
سانپ کو ابلیس نے بھلا دیا
کھول تو منہ پناہ کھلا دیا
ما تھر کھو اس کے دیکھو خیر
بولا تھا کہ ہی نے با یقین
بچر کے کہا اس کے وہ باروگر
رو برو اس شجرہ گندم کا
کہنے لگا تب وہ لعین کے آہ
دہو کا قسم پر وہ تپنی ہی
آہ وہ جب اسکو تناول کیا
حضرت آدم نے کیا عرض
سریہ جو آدم کے وہ کیا

مار کے دور زمین سے بہت
حق نے رکھا انکو زمین کا پر
بلکہ عدا ملائکہ میں سرس
گر لٹک گاہ بخلد برین
حضرت آدم کو کئے میں سجود
سجدہ کرین حضرت آدم کو
نظم ہی قرآن کا اسی دلیل
نفل موبس میں کیا ہی جان
بعد فرستے ہیں ملائکہ نام
ذکر میں ناحق کے اسے
بجھی تھی وہ اسکے سر پر
اسیہ کیا ماتھ کو اپنے دراز
حق نے وے دو ٹوکائی
جاؤ نہ نزدیک تم اسکے مگر
جا کے وہ پہنچا و جنت پر
دور عبادت سے تھا ان یک
تجھ کو سکھا دیو نگاہ میں تہا
تا تجھے لجاؤن بخلد برین
دام میں دلسا کے اپنے لیا
میتھا وہ ملعون اسے نہا
ضمن میں ہیں اسکے سر پر
جانے یوں درد ہو زمین
تکو دکھا تا ہوں ان یک شجر
جاتی تھی حوالے کہیں گاہ
کہ میں تھا راہو یقین خیر
تور کے دو خوشے وہ کھائی
وہ ابھی متحد میں نہیں تھا گیا
ای کھ خلق وای پاک رب
مثل پرندیکے وہیں نہ رہا

بھاک جنات زمین کے
انہیں ہی ابلیس بھی داخل تھا
اسکو یہ رب روز میں پر
پس ملائکہ میں کجی نہ
برہن ابلیس لعین نے کیا
سارے کے سجدہ حکم خدا
کیونکہ ملائکہ کو وہ حکم سجود
پہلے جو آدم کو ہی سجدہ کیا
پس دیا آدم کو وہ رب العلا
سوتا تھا ایک زندہ ای با
پوچھا ہی کون ہی آدم صغی
بولے ملائکہ خبر دار مان
خطبہ پر تاپ ہی اس کا خدا
آدم و حوا نے بفرمان ب
عرصہ تہ صبر میں انتظار
چہتا ہوں باؤن میں میں
جس سے نہ بودا ہونہ بجا
سانپ اب جا کہو نگاہ
سانپ کہا کیونکہ لیا وہ
سانپ تب خدائے لایا اند
روئے لگا کہ وہ آدم پاس
کو یقین مر جائیگے تم گیان
کھا دیگے اگر اسکو تم ہی نگیان
تب وہ لعین جھاڑ کے نزدیک
گر یہ کہوں ش کرین غیر
بانج دی خوشے وہ آدم کو
کہرے جنت کے نمٹنے کی
مجھ کو فریاد یہ ہوئی
جلد تر پہنچ کے روح الام

بعض بہار و زمین نہ جالے تھا
ان سے بہت کا دل فاسخ
یوں ہی گذر پہلے سما کے پر
جیکہ تھا ابلیس یوں کو دخل
اس نے مردود وہ ملعون
لیک نہ ابلیس لعین کیا
دیکھ تو قرآن ہی مطلق خود
حضرت جبریل اس ہی بجا
جنت ماویہ میں نقین اپنے جا
دانوین ہی بھلی سے تب شک
اسے کہی ہیں ہوں حور
مہر و نکاح پہنے ہی لازم بہا
پاک کلام اپنے سے ای با
رہنے لگے جن سے حمت میں
کھینچا وہاں تاکہ کوئی نہ
دیکھوں جو ہیں حق وہاں
اور تو کھو خلد سے نا بہا
اسکی وہ تدبیر بھلا کہا کرے
خدا کے املاک نگہبان ہیں
خیر جنت کو سوی حب جبر
پوچھا کہ کیوں روتا کہے
تم سے یہ جہت تباہی
جیتے زمین مسل ملائکہ نام
بس خوش آواز ہو گانے لگا
تم ہوں ان مرد مقرر ہو
اور بیان لذت کا کئی ہی
اپنے ہی آپ دگر نے لگے
اور بھی سو گند وہ کھا یا رب
اسکی کمر بند کو کھلا دینا

سانب میں ان شیطان بن بولا مجھے جھوٹے کہتا تھا وہ بولے اس طرح وہ غائب خاک اٹھا سر پر وہی ڈاکر خوف سے روتا تھا بہت سی انگ سے اس کے پورے بدن پر تین سو سو کے مقرر کیے	اس نے دشمنی ہی جان لین آدہ چلا جاتا ہی پھر ادب دروغم آدم کا زیادہ ہو کر گریبان و لرزان تھا بچوں اور نہ نظر کرتا تھا برسمان عود و طبع نہت بھی مہند کی حضرت آدم نے بہت عجز	حضرت آدم کو مان چھوڑا تب وہ کہا ہم میں ملک با رونے لگا کہنے لگا اسی خدا اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو مسعودی اس طرح کہا اٹھی اور بھی ان کے خوشنویان نور محمد کا وسیلہ کیا	قصہ کیا تھا کہ جبریل جب اور تو ہی بندہ عافیت کجا روح امین میرا نہ پروا کیا خوف سے قہار کے بچا بن خلق کے گرجے ہوئے تمام ہو گئے پیدا زمین ای میلا تو بہ کیا عفو کی مانگنا دعا	عالم تہائی پر اپنے وہین جان لے تو ہم ہی کرتے ہیں چھوڑ دیا جھکو وہ تہا پیرا آہ وہ صد برس لی اہل حضرت آدم کے ہوئے سوزنا حضرت حوا کے یقین ان کے تو بہ وہ مقبول کیا ذوالجلال	حضرت آدم نے بہت جہن حکم کرے جو کہ خدا نے نام تو ہم سے حال پر اب ہر عذر کا سر رکھ زمین نہ آیا ہی اخبار میں کھلے مسکواد لوگ بھی اور گرم مصالح ہو لے کھلے اسکے دیا ولین قال
--	--	--	---	--	--

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اسکو پناہ حضرت آدم نے سہو جب ایک ہوئی نہت ایک ہی زلت پر آدم لبر اس کی سن کی کی کر دی رہی اس کی محبت ہی تمہیں کئے	بجشد یا حسرت احمد سے رب اسکو کیا حق ہے جنت سے رو یا ہی قہر کے رعد برس بیرونی میں اس کے رہو قہری بس ہی تمہیں اسکا وسیلہ احقر نادان بھی ای کر دگا	فکر و غور کرو بھائیو تمہنے نزاروں گناہان بن دیکھو نہ حسیا کو کھار حسا کہو نہ دولت کو نیم مائتہ اسکو جب آدم نے وسیلہ کیا امت احمد کا جو بی گار	حق سے دروغ و خدایا تیرہ جنت کی تمن و ہرین چشم سے بکھتر نہ بھلا ہو بہ دور رکھو اپنے کو بدعات حق نے اسے غلعت بخش دیا گر چہ گناہوں کو بہن کے حد	ایک جو آدم سے وہ زلت ملی تو بہ کرو اپنے گناہوں اب شرح پیمبر پر رہو استوار بیرونی ہر کام میں اس کی امتی میں ہم تو یقین اسکے بخش مجھ کے بدل ہی محمد	باعث این کربت رحمت ہوئی رو کر و خیر بدر گاہ رب اسکی محبت میں ہو جان شاد اسکی محبت کی علامت بنی بخشے نہ کیوں اسکے دستے رب
--	---	---	--	---	--

مکہ عجیب یا قوت جنت سے نازل ہوئے اور حضرت آدم ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

الغرض آدم کو وہ جب سنا اور دمان کر تو ناز و دعا ہند سے تباہ کو ملک شرف پہنچا ہی کہنے کی زمین پر چہ اور ہیں دودرا اسکو لے خوبر کوہ پر عرفات جب خیر ما دودو بجلا کہین شکر خدا بولا مجا بد نے کہ کوئی دوا آدم و حوا نے بفرج و طہر جنتی تھی رحل میں کیکر شیت کو لیکن وہ جی منفرد حضرت آدم نے تباہی پاک ہی عورت میں اسکو کھڑا یونہی وصیت وہ تھی جری	خلعت بخشش سے کیا سرفرا تا کہ ہو مقبول تری التجا لیکے چلا کہہ اشرف طرف دیکھتا کہا ہی کہ وہ جاہل ایک در شرفی ہی غری درگہ حضرت حوا نے ملی اس آ اور دودو نلکے کئے ج ادا اسکی سواری کا رکھتے تھے تا جو کہ سرانذیب بن رہتے تھے اور بھی ایک دختر روشن گہر تھا جو ہی احمد مرسل کا شیت کو اس طرح وصیت کیا لینے وہ عورات موحہ ہیں در پہلہ جد اور رسول خدا	حکم کیا اس کو ہرین تب خدا اور وہ زلت تری منفقو راہ میں جہن دہ اڑا کہین دانہ یا قوت سے ہی ایک گہر ہی وہی کہہ سنو ای اہل دین برسوئے آدم کو چوٹی ہونہی مغفرت حق سے ہو شادان کہتے ہیں اس وقت برو دین ہو گئے اولاد اہل نکو کثیر لڑکے سے یک حق کے ای خیر حضرت آدم سے محمد کا نور نور شہنشاہ رسل ای پسر اور محمد تازہ بن از نوح پاک ہی اصحاب وہ نور جان	کہنے کا جا کر تو طواف ادا حج مبارک ترا مبرور ہو ہوئی تھی سرسبز و مالکی زمین بھیجا ہی جنت سے خدا خوب پہلے نمودار ہوا بر زمین جانیو اس روز ہی اگر ملی حکم سے پھر ائے ہر ہندو شہر و عمارت بنیں گے کہین جن سے بسی ہی بیہ ہوا انی خیر بوجہ تو باد خضر حل درگہ شیت پیمبر میں کیا تب طہر جو تھا پشانی میں کر جلوہ کر نا لگے انکے تین بوسخج پاک ہی ارحام میں ہر زمانہ	عرش کے اطراف ملک طہر بھیجا ہی تباہ ایک ملک خدا اسکے میان دودو راہ بھی خانہ کئے کے وہ مقداری روح امین ان کے آدم کو تب اسکی جذباتی سے تھا آدم تو ہمند سے آدم نے پادہ بجا کہہ اقدس کے سوا ای میں نقل ہی اس طرح سن انی میں باندہنا آدم تلخ ای میں اس ہی سبب پایا تولد وہ نقل وہ تیرے میں کیا ہی شیت بھی فرزند کو اپنے بلا کر تھا از فضل خدا انتقال	کرتے ہیں کہ تو بھی طواف اس طرح کرے کہ تباہ لجا ہوئی تھی طیش و دوزکی اس میں قیادیل پر انوار جی کے مناسک میں کھلا با خوش ہو کب دودو میں ہم کہتے ہیں پالیس کیا ج ادا جنت مادی جوایا تھا جان محل ہو حضرت حوا کو ہیں یونہی ہو دودو کی اسکو ج نور وہ نادو میں ہر شکر کر تو بہت اسکی حفاظت سدا کہتے ہیں ایسا ہی وصیت کیا اسکا گلہ بان تھا صدافوا
--	---	--	---	--	---

ای سب بارے میں خبریں
کی ای جان کا اور اگر
نہایتے تو کب اور ہر
یہ سب سب سب سب

[illegible]

مسلم بن عبد الله بن عمر

یوم اور معظم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گرہ ہوا جس ابراہیم رحمتی متسل ہوا مینسانی راہ معین کے بحیرہ ابراہیم
ماہرہ اور اسمعیل کو سکے میں لاکر چھوڑا اور سر مر ط ہر ہونا

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَقَبَّلْ مِنِّي وَاجْزِئْ فِيهِ يَوْمَ لِقَائِكَ

بیتے کے منہ پر ہونے والا لگا	اسکی پانی پی بی ہو رہا	ادر گئے اپنے لگا کو دیکھا	بولا ای فرزند سلام علیک	جھکو دواغ کہ میں نبی ہوں	شر کے دن بھر کے ملاو کیا
بولے پہلے برسا رویا ہو	اتک منہ پر آنا دیا ہو	دیکھ کے بہ عرق کی ہی پسر	گر یہ مکر مبر تو کرا ہی پر	حکم میں اب حق کے تو تحمل کر	اسین نہ زہنا زوری کی
کیونکہ مجھے خوف ہی تھا	ہوؤں عقوبت میں کہیں نہ	بعد میں عرفی کا ہی خدا	نفس کو میں اپنے کیا ہوں	راضی تھا پر پوچھتے کہ قبول	فیج مر امین بنیں گز گز دل
بیتے روایا میں آیا جان	بولا وہ ای باب مکر ہر	کھو لک اس وقت مروت	تا یہ طاعت مری دیکھے خدا	پہلے تب بند کو کھولا دین	منہ کو کیا اسکے سوزن
جسم پر اپنے پی باندھ کر	چاقو دین اسکے رکھا حلق	بول کے تکبیر کو وہ باوب	حلق پر چاقو چلا یا ہی	وہ نہ روان حلق پر پی لپی	حکم ہوا روح امین کو تجھی
جلد براہیم کے تو پاس جا	چاقو کا منہ پھر دای صفا	آیشت بی سے وہین جبریل	پھیر دیا چاقو ز دست خلیل	زور بہت کر کہ وہ کرنا تھا	پر نہیں کتا تھا سر موگلا
کہنے لگا آہ فرج ای بدر	جلد نہ چاقو کو تو پھر تیز کر	تیز کیا پھر کے اُسے وہ دین	شکلہ افس سے بنی دوغین	حلق پر اس کے چلا خلیل	پھر کے اُسے پھیر دیا جبریل
پدر سے فرزند نے تباہ کیا	نوک اول حلق میں اسکی د	دونہی براہیم کیا بار بار	تب بھی چاقو نہ جسی زہنا	قبضے پر رکھ سکے وہ زانو	قوت کا مل سے دبا یا بہت
حکم کی تب جلد وہ چاقو دین	غصے سے پھیکا وہاں بزر	حق نے وہ چاقو کو دیا تباہ	صاف وہ یونہی لگی امین	کس کرنا ہی تو اتنا غضب	کہا مری تقصیر ہی باو
قالے تھے افس میں تیر	کس نے وہ تھک چلائی نہیں	بولا اُسے حکم نہ حق کا ہوا	بوی وہ چاقو سن ای با صفا	حکم ہوا جھکو بھی ہفتا دوا	تا نہ جلون حلق پر زہنا
بات یہی نہ متیر ہوا	کہا ہی درین بار ضاع	ایک روایت ہی پر دو	تا بنے کا یک حلق بہت تباہ	اسکے گلے پر دین ظاہر	اس نے چالو نہ چلی ہی بجا
دوسری روایت ہی کتا تھا	لیک میں جلد بھی ملتا تھا	تب نہ آیا زور گاہ رہا	راست کیا خواب کے تو اپنے	صاحب تفسیر حسینی بیان	نقل کیا ہی زو وسط امین
خواب میں دیکھا تھا خلیل	وج پسر کو وہ کیا ہی فقط	خون داسکا نہیں تھا بہا	پس ہی بیداری میں ظاہر	اسنے وہ حق سے ہی یاد	راست کیا خواب اپنا بجا
حق نے ہمیں خبری سنیں	بعد کہا اسکے بلا مین	لینے کہا حضرت رب العرا	نیکو کو ہم دیتے بن یونہی	اور براہیم سے سرور عیان	تھا یہہ ترا حق کا تھیں متح
جبکہ براہیم دین ابتلا	راست ہی بی نشان علا	فصل سے تباہ نہ خدا کریم	بولا فدیناہ بنج عظیم	یعنے بدل اسکے پسر خدا	دنبہ جنت کو روانہ کیا
نقل ہی میں جو قربان کیا	یہ وہی دنبہ تھا جو بھی خدا	کہتے میں جنت کا جو ہی مرفزار	اس میں چل سال چلتا تھا	لایا ہی پل میں اُسے جبریل	فدیہ کے خاطر بہ جناب خلیل
پاسن براہیم کے وہ اگر کھرا	اسکو براہیم نے قربان کیا	روح امین جلد تب ای احمد	ابن براہیم کے کھولا ہی	اور کہا چاہے جو تو کر دعا	جلد وہ مقبول کر بکا خدا
اسکا سر پاک زمین پر ہی	تھک لگا اپنے کیا یہ دعا	شر تک ہو دین مومن	بخش ای رب اسکو بر عیان	حق نے کہا میں کیا ہوں	تیری دعا جو ہی سعادتمو

لطیفہ شریف

اُسکے جود نے کو خدا کریم	بولا فدیناہ بنج عظیم	فوج عظیم اسکو کہا ہی جو	اسکے بن عانا لکے کی	سار و جومات میں نہ سرف	ہی یہی قوج یہہ مبر لطیف
بحرامت کا در بے بہا	جعفر صادق نے روایت کیا	پوچھا براہیم نے اسی ربر	منع کیا فوج پسر جو مجھے	بولے کہا اسکا ہی جھکو	بولا براہیم کو اس طرح
ہو جو غیر آخر زمان	ختم رسل سرور کل	تیرے پسر میں ہی یقین کا نور	نس سے وہ اسکے کر بکا ظہور	اس میں اسکا نگہبان	اسکے بدل فدیہ روانہ کیا
سن یہہ براہیم نے جانا تھا	دیکھے وہ تاحمد رسل کو	حکم سے تب حق کے ہوئی تباہ	چشم براہیم سے رفع حجاب	دیکھا ہی تب سید عالم کو	اسکے بھی درجا عظیم کو وہ
اگر صحابہ کو بھی اسکے نام	جبکہ وہ دیکھا ہی یقین ہی	اسکے تباہ دین شہر بن	ایا نظر اسکو امام حسین	اسکے دراج کو بھی دیکھ کر	پوچھا یہہ ہی کون گرا ہی گہر
بولے محمد کا نواسا ہی یہہ	حیدر زہر کا دلا سیاہی	بولا براہیم نے ای کردار	جھکو یہہ فرزند بر و جبار	میرے کسے گھبر ہی نہ زہر	حق نہ کہے کیش کی دہستان
فدے میں فرزند کے تیر ہو	میں یقین اسکو کیا ہوں	پس فدیناہ بنج عظیم	بوجہ عبات ہی حسین کریم	فوج عظیم آیا جو قرآن میں	ابن براہیم کا عقد نکاح
رہے براہیم غرض چند	بعد ہوا شام کو رونی فر	شہر میں ملے کے تباہی با	قوم وہ جرم کی ہی تھی جوا	قوم کا مردار وہ تباہ	شام میں اسحاق نے پیدا ہوا
دختر اظہر سے ہی اپنے کیا	ایسے میں علت بھی کئی	نقل ہی جب چہارہ لہو	ابن براہیم فوج خدا	حضرت سارہ کے شکم نجا	

جس نے اس کا نام لیا
اس سے اللہ تعالیٰ کے
ایک سے ایک
اسی پروردگار کو
جس سے اور دیکھو
جسے جو اس میں
در خیاات میں

اور ہوا آب روانہ بنام
حضرت سارہ شہیدہ خرمین

دو سو پچیس سال میں مکہ مکرمہ
شام کو تشریف لے گئی

سارہ سہ سال کی ہوئی تھی
آٹھ سال کی ہوئی تھی

جج کے لئے آیا ہی نہ گیا
جج کے لئے مکہ آمد کو پس

نقل ہی اس وقت فرج خدا
مکہ صدری سال ہوئی تھی

انکی تحف سے فیاض بنا
حضرت سارہ کی ہمت تھی

وفات حضرت ابراہیم خلیل کا اور عہد لیا حضرت اسمعیل سے انحضرت کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام

عمر دو سو سال میں آیا
جس میں تھی تسویہ بنام
اور تھے اطراف میں
ایک گھر سہریل انبیا
کہ تھی اولاد ہی بیکان
عبدیہ فرزند سے وہ جیسا
ابن ابراہیم نے اسی باغ
نور شہنشاہ رسل پاک تر
وہ بھی کیا اسکو وصیت دی

جان ابراہیم کی وفات
سبز زبرد کے گھر میں بجا
صورت انصار و جہان
ہو کر اولاد فرج خدا
ہو کر پیر خیر خزان
اسکو وہ تابوت کیونہ دیا
نقل ہی تھے کیا جگہ
اسکی پشانی میں نہ جلوہ گر
یونہی وصیت تھی جاری رہی
حضرت سارہ دو عالم کا نور

نقل ہی تھی بخت میکہ میں
خانہ آخرین تھی مرقوم جان
حکم کیا اپنی وہ اولاد پر
دیکھ کر ابراہیم بیباکی باور
نور کو تو اسے حفاظت کر
بعد یہ بیباکی سے وہ باور
دختر حارث تھی وہ قدی
اسکو فرج اللہ نے اسی باغ
تاکہ ہوا نور بنی جلوہ گر
اسکی پشانی پر کیا تھا ظہور

پایا تھا آدم سے جو حق خلیل
صورت پیغمبر آخر زمان
ناوے انصار ویر کیجے نظر
بولافرج اللہ کو اسطرح تب
پاک ہی عورت میں سکون
غرم کیا جنت مادی طرف
اکمل عورت زمان باغ
مثل ابراہیم وصیت کیا
عبد مطلب کی پشانی پر
اسکو بھی کہتے ہیں فرج خدا

وفات میں ہمت کے کھلایا
چاروں طرف کی تصاویر
دیکھ کر معلوم میں رہے
حکم خدا کی ہوا اسیر
پاک ہی عورت کیجے کج
اسپر ہی پہنچی ہمار دم
اُس سے ہوا ایک برائی
نور وہ قیامت قبیل قال
اسکا پس جو کہ تھا عبد اللہ
وجود یہ کھائی سن لی با

روبر واپس ہی کھلایا
اسکی تھی منقوش غنچ بار
نسل سے اسحاق کے ہو گیا
عہد قوی لیون پہنچے
دور میں دور عیب نجات
ہو کر سدا حق مسلمات و سلام
جسکا بلاشبہ ہی قیزار نام
بیٹے ہیں جب سے کیا تھا
والد ذیشان رسول نام

چشمہ زفرم کو جو ایک ظالم نے بے نشان کر دیا اور عبد المطلب کے کھونے حکم ہونا اور حضرت عبد اللہ کا فرج

ابن ابراہیم نے اسی پاک
جد سے نکل سرسبز
کہتے ہیں کہ وہ حاکم ہوا
چند قبائل زعفرانیہ و فغان
سوں سے تصویر ہر دو بنا
کو سے میں زفرم کے پہر بھی
بعضے ہلاک ہیں ہی میں جو
ان میں پس جس کی پشانی پر
چاہ تھی زفرم کی دلہن بنا
حکم ہوا عبد مطلب کو تب
منع کئے اسکو قریش کے تب
نذر کیا حق سے اسی رب خلیل
نذر یہ مقبول کیا خدی
عبد مطلب ہوا اس سے شاد
بھولا تھا وہ نذر کو اپنے گھر

جب کہ یہ دنیا سے کیا ہی
ہو گئے اطراف میں منتشر
اور براہ راست و ظالم ہوا
کہ کہ بلاشبہ سبھی اتفاق
اور بہت اس میں جو اہل
چاہ مبارک وہ دانا بچی
بعضے نکل کے سے جا رہے
رہتا تھا وہ زفر بنی جلوہ گر
اسپر تھا تھے بتان مشرکان
خواب میں کھو وہ زفرم کو
کرنے لگے اس سے جد آلہ باب
نکلے اگر چشمہ زفرم جلیل
پس قریشوں پر غلبہ
خلق میں ہوئی اسکی فضیلت
فرج کیا ایک غنیم جلد تر

مکہ اقدس کی ولایت خدا
قوم وہ جہم کی جو کے میں تھی
کرنے لگا خلق پر جو رستم
قوم سے جہم کے کے جین ل
ہدیہ کہنے کے لئے اشکار
چاہ وہ تب ہی ہوئی تھی
قوم سمیت اسکے ظالم کو جب
رہتا تھا سردار و جیل حد
عبد مطلب نے پس ای باغ
اسکی عمامہ کے تین ہونے کر
عبد مطلب کا پسری ہام
اور اگر ہو مجھے دس ہر
تھوڑی میں کہتے ہیں کھو وہ
جبکہ خدا دس پس اسکو دیا
اور مساکین کو کھلایا طعام

اسکی ہی اولاد میں جاری
پس حکومت ہی انھیں پر
آہ کیا ظلم کا بر پا علم
بجاء وہ آخر کو نہ پا کر مجال
بھیجا تھا فارس جو سفید
کوئی نہ بھیجھا تھا کہ وہ ہی
دور کیا شہر سے کے کے رب
کرتے تھے شان زمان کو
کے کا جس وقت کہ حاکم ہوا
کھونے پر اسکے ہی باندہ مار
ایک تھا اس وقت جو حاکم بنا
فرج کر دن ایک تر نام پر
نکلے ہرن اور وہ سب
کہنے کے نزدیک یکاات جا
دیکھا ہی پھر بار و گردن نام

بعد کئی سال کے پھری حیر
بعد کئی روز کے اسی باغ
آنے تھے کہنے کے ہدایا جو
آہ وہ ظالم نے تب ہی باخبر
اور جواباب تھا کہ تین
شامت این ظلم سے تب کیا
ان کے اولاد فرج خدا
یونہی حکومت ہو جاری رہی
چشمہ زفرم کے وہ اظہار پر
کہتے ہیں اس سے پہر دو بنا
پر کی تائید وہ کرنے لگا
جو کہہ براہیم یقین جہم
اور بھی کھو ہی وہ جب با
سوتا تھا تب اب میں ہی
حکم ہوا اُس سے برا فرج کر

اسکی حیل اولاد ہوئی ہی
بیٹا جو حاکم کا عمر نام تھا
کرنے لگا صرف وہ خود اپنے
رکن سے کہنے کے نکالاجر
سو روپے اور جو اہر کا ب
آئی دے سب اس میں ہو مبتلا
کے کے حکام ہو پھر سدا
ایک کے بعد ایک کی پاری ہی
حق کا ارادہ جو ہوا سرسبز
چاہ وہ دونوں کے ہی تھی میں
دیکھ اُسے پھر بہت خوش ہوا
بیٹے کو کچھ نام پر قربان کیا
چشمہ ہی زفرم کا وہ ظاہر ہوا
نذر تری پھر خدا کر وفا
پس اٹھا فرج کیا ایک پھر

اسکو بہ عبد اللہ دیا جس کو اور امی تب میں ہونی چاہی	ابن مومن اللہ کے میں ہزار رکعت آمنہ پاک سے پہلے اختلاف بولی ہی عبد اللہ کو ام قتل	اسکا جواب کہ کون ہوا زارا نور بنی سید عالی وقار آہ تر نور کیا انتقال	بول کے اس طرح ہوا وہ دن آہ کہ وہ خاتون میں باقرا تھامر مقصود وہی بالیقین	پہنچا وہ جب بچا کعبہ تہاج نقل ہی پس روز دم بچا ہر اب مجھے ترویج کی تھانہیں	اسکا وہ مجلس میں ہوا زوار جب گیا خواہر در فر کے پاس
--	---	--	--	--	--

حکایت عورت شامیہ

شام میں تھی ایک کن نور شان و مجلس سے بہت لیا آیا اسی وقت میں ازبیر میر اور سر مند پہنچا کہ وہ میں دوسر دن اسکا ہوا ہی نکاح دیکھی نہیں آہ جین پر وہ نور بولی کہ مقصود کیا تھانہ سے اسکے تین ہونگی سب حلیل خطا فلک خطبہ لوانت	اشہ روزی جسٹ فی مال جزر وادی کہ میں تھی تری بیا دیکھی سے دور وہ با امید کہنے لگی غر سے یوں امی آمنہ خاتون امی با فلاح آہ نہیں جہج برین پر وہ نور آہ میں غافل رہی کل راست جسکا دو عالم میں نہیں کئی گوی زمین غم چو گانست نقل ہی جس بن ہونگی فنا	فرین کہانت میں تری بیا گھوڑے پہلی ناناں تھی بیک اسکی پشانی پہنچتا ہی نور کہ تو قبول اپنے نکاح میں نقل ہی پس بعد نکاح حوال پوچھی ہی عبد اللہ کہاں ہی بولی نکاح میں جو کچھ ہی علت غائی ہی جہا نکاح ہی اب مجھے عقد کی جتا رہی آمنہ خاتون کا ہی سیدہ صا	علم و فراست میں تری بیا باندی غلام اور بہت سکا نور بنی شامیہ روز نشور کہتی ہوں میں نذر کہیت تر پدر اس ن کا کیا عرض جیسے یہ جو ترے کیا تھا ظہور نور ہی مقصود مر تھا وہی ارض و سما کو ن کا کادی تا بلب گور یہ حیرت رہی رشتہ لاریت سو عورتان	وہ بھی یقین کر کے تھانہ ہی کہتی تھی عبد اللہ کی وہ جھو آگے گئی اسکے وہ اقدام کر سکے کہا اسکو وہ حال جناب اور بچہ ہو کے اجازت لیا بولا مرا گل ہی ہوا ہی نکاح نور وہ تاجھ کو سٹے سر لہر ہر جہ زبگانہ و خیل تواند بول کے اس طرح گئی وہ شام دور اس شب ہی سو گیا	شام سے ہی وارد کہ ہری ایسے میں یک دزدہ پاکر و خو لانی بہت اسکو وہ اکرام کر پدر میں پوچھ کے دو نکاح اور تھی خیمے کو اسکے گیا آمنہ وہ نور ہی با فلاح ہو یقین ترے مجھ کو لہر جھک درین خانہ طفیل تواند اس ہی تاسف میں ہی صبح شام
---	---	--	--	--	--

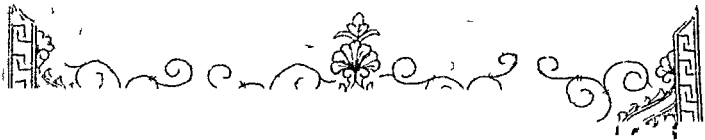
نور جہا م حضرت کے گل شریف کے بیان میں

حمل ہی سیدہ الالباب انک میں ملکوت میں تھی حکم ہوا خازن جنت کو تب مرکز این خاک سے تا عرض پاک صلبت عبد اللہ کے اب باقرا آج کی شب کی آمنہ فاضل مصدر خیرات و کرامات ہی در گہر حلاق کا این صیب صبح کو اس کے بتان یقین اور بہت وجہ میں تھانہ شہر بیابان میں کچھ شجر ہر شجرستان میں شجر لایا با فرج سے اس کا سار سار پہنچے اس کے کہ یہ کعبہ	لیل رغایب میں ہی باقرا یوں دئے اداک کجا خدا کھول دین جہات ابواب عرش معلیٰ بھی تا فرش خاک در بطن آمنہ یا باقرا سرور عالم سے ہوئی حاملہ چشمہ فیض ہمہ برکات ہی ہو تا ہی اب جلوه فرما حقیر اونہ ہے گئے سار بر در فر فرج و مر سے بٹ بٹ لہر ہو گئے لاغر تھے سبھی جانور ہر چستان میں آیا بہا نام رکھے تھے سین فرج و مر جب ہی ایجاد جہا کعبہ	اول تب جمعہ کی ماہ جب کہ سبھی عالم کو منور کرین اور دو جہات ستور تمام شرق سے تا غرب دہیزدا ہی وہ بلا شبہ خدا کا صیب ہو و زمین کا وہ امین یگان اور وہی مطلع انوار ہی کیون تو مسرور زمین و زمان تخت ہی ابد کی اٹھا وہ ایک علم مہر بھی لا کر وہ فضل سے اللہ کے بارش بولی ہر گل گلزار بھی خندان ارزان ہوا حد زیادہ مانج عرصہ مہتی میں کھا جب	لیل رنایب ہی ہی پوچھ اور یہ بشارت مہتر کرین خلق کو عالم کو سگار تمام نور بنی سرور اہل ہدا اب ہی بہت اسکا زمانہ فر اور بلا شبہ سراج زمان اور وہی منبع اسرار ہی کیون نگرین فخر مکین کمان تخت سلا جہن کچھ ہی کعبہ اقدس یہ کیا نصیب خلق سے وہ نکی و غفلت کی فرج سے بر چاک کر یا ہوا خلق لگے کرنے بہت ابتہاج قطر عدم اس سے ہو منعم	نور بنی جب کہ بوز و جلال علوی و سفلی کے تھے خیل اور یقین ساتون سمواتین صلبت آدم کے کی سال جانوران جو تھے زمین تمام کیون ہنویہ بہت باکرہ کرک مبدع پیدا اس عالم وہی نقل ہی جس شب میں بوز و جتنے زمین پر بھی مکان تھے نقل ہی کی سال خطیم ہو گئی سر سبز بیابان تمام منبر ہر گل پر ہر یک عند جو تھے مساکین تو نگر ہو فلک اس کو نہیں تھا و جو عالم کو ان کو کہاں تھا نو	اسکا وہ مجلس میں ہوا زوار جب گیا خواہر در فر کے پاس
---	---	---	--	---	--

<p>ابرہہ بہرہ دیکھتے بہت حیرت کیا آویزائی تھی جو فوج عظیم ابرہہ بہرہ حکم کیا ہی تھی جیتے گئے جلد زمین کے اُپر جیتے گئے ماتی بہرہ جیتا دن عبد مطلب نے ادھر دل لگا کر بس اسی انسانیت کا کھیر تھے وہ گنہگار بوجہ بے خود آئی ہی بس قبر کی یہ فوج بیتھ لگا اسکے پرندہ بھی ایک سکے بجاتی تھے یہ حیران ہو جبکہ ہوتی فوج یہ سب بیاں عبد مطلب تھے کبھی میں آ کرنے سلاطین لگے انکا پاس مست سلاطین لگے بھی تین خیل کے سور میں خدا اہان تیرے بھی ہوئے عدونا بکا سرور عالم کی ولادت ہوئی یہ کار جو دہی پاکیزہ تر میں نے اُنہی زمین پیدا ہوا</p>	<p>سید حبیب ہی نخست نما ہو کہ میں طاقت جنگ کی کیم جلد وہ فیلو کو سوار میں بھی کبھی طرف ڈال دیا اپنا سر بندہ ہے پیچھے کبھی ماتیان نصرت غنی کا تھا امیدار بھی ابا بیل کے فوج میں کثیر مہر کی تاثیر تھی اُس میں خود بل میں ہی بود ہوئی فوج بھاگتا تھا اور بھی اہل کو کھم بولا پرندہ وہ کہاں ہی نکھا پاسے قریش لکھا بھتی مال انکا دعا غم بھرتا تھا ہوا دلیں بہت کھتے تھے اُنہی ہرا دیکھے میں اصحاب بہت ہی امین قصہ بہرہ قرآن کیا ہی بیان ملک بھی کر دیوینگے غم خوار زار سار کھلائی کو بشارت ہوئی اسکو فضیلت ہی سب بیاں وحی بھی اس میں بھی بجا خدا دوسرے نسخے میں اگر جیسے رہ</p>	<p>جلد وہ میں کبھی کے وہ میں ہم فرما بس امر میں لپا میں کبھی طرف انکو جلاوا بھی اسکو سر کھتے بہت فیضان ابرہہ بہرہ دیکھ کے حیران ہوا ایسے میں یک اور ہوا جلوہ گر کہتے ہیں وہ آئے لگے حوی حق سار دے آئے تھے زور ہاتھ فیل جو محمود تھا ای باصفا پہنچائی جب جاکھش کو وہ خر ایک پرندہ ہی تھا اسکا کھٹا تھے جو قریشوں میں بہت مالدار لاشہ وہ ناپاک سبھی گئے کبھی عرت بھی ہوئی ہی یاد قصہ بہرہ ہی جو کہ عجیب عرب اسم اشارہ ہی پہلی اہل دین واقعے کے بعد پہلی ہی فروز انگے طلوع ہوئے کے شرف آفتاب اکثر اوقات شہ نام دار اس ہی بجا تھی انی ادب</p>	<p>کبھی بہرہ رکھتا تھا کیا بہرہ گھر ہی تھو تو ہی بجا اسکین اور اُسے جلد خدا واسی لیکے جا گئے سے بلا بیان کشف میں اس حیکہ نادان ہوا گھیر لیا کھتے کتنے سر ارے لگے سار دے لنگر کو حق ہے عجب انکو دیا ساز فضل سے مولک وہی یک بجا اور بجاتی کو دیا یہ خبر اسکو بتایا یہ تھا اپنا ہاتھ اسکا سبب ہی ہی بہت بار سار عرب شکر آہی کئے خفی کہ سب اس ہو اعداد شہ کی ولادت کے ہوائی قریب کبھی کی چاہیں سب کچھ لعین کہہ رکھے تھے پناہ اُپر پانچ روز پایا ولادت شہ عالمیاب سیر کے دن ہوتا تھا جادو سیر کار روزہ ہی ہمیں سب</p>	<p>گھر ہی یہ بہرہ تر آئی خدا عمر سے ناری پر کر کے دعا فیل جو محمود تھا ای باادب گرچہ بہت مار سے ای امین اسکو اُدھر فوج کا چال تھا عبد مطلب نے کہا اسکو دیکھ اپنے دو چوں میں دو لنگر ڈالتے تھے ایک لنگر رلو ابرہہ بہرہ دیکھ شہی لعین اور وہ ابھی گھوڑے اتر تھا پس پرندہ نے ہی الا لنگر الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی حادثہ یہ جب کہ ہوا دچہا اور کنگر جو تھے بقدر خود حمل کے برکات ہیں بیکجا انکو تو یوں خواہے ہم قریب سیر کے دن صبح کو ای اہل ادا یونہی شہی قت میں سب دنیا پوچھے صحابہ جب اسکا سبب شہ کی ولادت کا مقدس مال لاؤ لکھا تفصیل ہی باادب</p>	<p>تو ہی گھسان ہی سکا سدا وہان سے نکل کوہ ابریک گیا فوج کے آگے بن گئے اسکو تب تب بھی وہ زہار پلا ہی نہیں سار دے اشرار چچال تھا فوج کی اب ہوئی ابھرنیک چوچ میں بھی ایک لنگر ای پر یہ سے مانتھی کہ وہ نہ تھا پنا سو کھش بھاگے لاکا وہیں سر پر پرندہ وہ تھرتھا ہی تھا مر گیا مردود وہ سر ہوت کر کے میں مرد و کئی وہ بد بو تھی پاسے قریش اس سے بہت شرم کے میں موجود تھے ای اہل سود داخل ار خاص ہی پہلیمان جب تک معظم ہی ہمارا حبیب تھی نہ مولد کی وہ بارہویں پاسے ولادت میں بہ حکم خدا انکو یہ رشتہ کو کہا شاہ تب قصہ معراج تلک ای میان</p>
<p>شکر ہی از فضل خدا نے نام میتیں یہ نسخے کے بھی مہر زار</p>	<p>پایا رسالہ ہی پہلے بختنام ہفتہ سولہ امین زور و شمار اس میں ہوا جو خط</p>	<p>جو کہ تھا آغاز بمثل ہلال چار چہرے ہی یہ پہلا چین عفو کرے اسکو بلطف و عطا اپنے پیغمبر پر صبح و شام</p>	<p>بد رہنا مایا سے ذوالجلال نت اسے شاداب دیکھ دو المزم نورمہ و جہر رہے جب تلک یہی ہے اس احقر سے صلہ و سلام</p>	<p>در تب آدم بہرہ بد رہیر اسکو کہ فضل سے اپنے قول نور یہ نسخے کا ہے تلک</p>	<p>کا مل انوار ہوا بے نظیر اور کرے مقبول جناب ہول</p>

تمت

۷۷-۷۰
۶۱۶۶



بسم اللہ الرحمن الرحیم

—११३—

القسم الرابع

آدمي لسمو الرحمن



ایسے جس کا کلک بولے	اور رہا جس کا روبرو کلک	سے سونے جیج کا وہ نام	اسکو گروس میں کھائی گئی	اس میں جنم کی حاد دل	عالم علوی کا ورما
اور بچا اب اس میں	ی رہا کہ اسکو مراد میں	جروالے کا سکوی دار	وہاں سے سونہ ادا خوار	کھینچ والے کے روبرو	روح کی اس میں بھی کھار
ساری دی جن میں نہی تھا	لطف سے بھگوانا مال	اشرف میں عام کو جس	دوسرا سلام بھی ملے	میر نصرت کو سن کر کار	جس عمر و میں میں مروتا
مرز نو کو ہو کر ناک سال	حسرت شکر کریں فرشتا	اس میں یک قطر رسد کا	ہے ہاتھ وادے دوسرا	شکر فصل جو عطا دل	باعث مراد کی درگ
نصرت مری اگر دوسرے	ایک مہر سے کسے	گو کہ تھو اظاف کا	امیر احمد سالار اہم	پورے سے ہوا بیکار	پورے اسکے جہاں کی فوج
حدیث آدم میں صلیب کا تھک	اس کو داس کے ساتھ رک	روح طوطا میں عا کساں	نام بھاسکا آئے بھساں	لطف کا اسکے ساتھ کسم	بارگس موئی راز دسم
مصر کے ملک میں خود کو رہا	دما سو کس سلمان باد	دریں جوان کے ایک ادا کر	تھاک دوسری جرم کف	پور میں لے لیا اسکے کسم	رود گدا سنا کس کسم
سے ریل اسکے سر کسر	نصرت میں اسکے معشر کسر	مداں میں سہ کی دوسری کسر	دو احول میں مراج کی	اور مزہ دیا اب امر میں	اسکا عا سار واد میں
اسکے کھوکھ میں روٹ	اسکے امواج میں اوج ملک	رہا اگرچہ علم سے ناخ	ایک علاج و علم اسکے	روح اسکا جرم صال	گروہ سے لکھے کا پوئل
خط سہری دی وہ دم	طلب دوزخ کو کون جہنم	اور مراسم کا جس سے لاج	کہ وہی حق کا ہی مل جہنم	پور میں لکھی دای آند	سرخ کا عا دای گنجہ
باع و حدب میں نصرت کر	حق کس میں جہنم گویا	بالص حق حد کے اس	بھادی حق کا طوطا	عالم وراثت سہادت میں	کپا ماتر جہاں درام
مل سہراب اللہ میں	صبر علی وصیت میں	بھادی حق کا طوطا	سب سے حق کا جہاں	ظاہری اسکے عاں غوم	حق کو اس میں حد و مر
کر جس اندھا عرو دل	اندر ہی دی اس نصرت	افضل ملش کی صفت الخ	وہم سہری سے ہی عاج مل	لکھو ناں ریل لکھی ناں	حق سوا دہا سس کی باہر
سب سونے سے سہرا	کر میں جس خرم میں مد	ند اندھ کر افضل واکم	حق کا ہم کو دریں حرام	بھوکا لے کے کار لایا	جس میں ریل لکھی سنا
ای حد اندھ کر الام	ی محمد ہم سہری میں	سوا دہ کوئی مد سنا	میں میں سلطان سل کا	اسکی اس میں کا حاد	کر میں اسکی محبت میں
زیر کا عا س	عطا عرف رہا سکی	د میں میں ہی مدی	کھینچا اسکی عا س	دسم عا عا و دسم	عجم و سہری لکھی ناں

ایک سب غرت وہی لب و لہجہ	ایکے امتیاز و احساس اور	حاصل دوا کے وزیر عظم	یسے شیخین ابی اکرم	ایک سرور کا انیس خانی	حق کہا جس کو نبی کا نامی
نار میں سرور عالم فریق	بیتہ نوکر کرم صدیق	دوسرا فاروق معظم عادل	وحی مٹی نطق یحیکے نازل	دین اسلام کو بخت انیت	کفر و اسلام میں دلائل فرقت
اور تختین معظم سے کے	ہر دو دانا و رسول اللہ کے	ایک تو جامع قرآن کریم	دوسرا حاذق عرفان عظیم	اک سے جاری بنی برص	اور دوسرے فیوض عرفان
بہر دو نوینس کے دریا سے	باقی نا حشر بن بالتحقیق	اک حلیم اہل حیا و مظلوم	اور دوسرا ہی درست ہر علم	بیتہ عثمان بنی ذوالورین	زوج بنتیں رسول التقلین
اور علی شیر خدا ہی خادم	رضی اللہ تعالیٰ عنہم	اور بر حضرت زہرا ستول	لغضہ مٹی کہا جس کو رسول	اور خاتون کے ہیں جو بہن	نور حسین پیر حسن
ہیں دوسرا در جوان بہت	زینب کھنڈہ ایوان بہت	مرح گوچا نکاح استوار	بس کو کون کا کوئی بیچار	جسکے اولاد مقدس ہیں یقین	ہوے اقطاب عجب ہی گل

ملح جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہا حضرت محبوب خدا	دوسرا طالب ہیں مطلوب خدا	رہے جو اسکو بدایت میں ہو	دوسرا دیون کا نہا ہی ہو	ایسے دیو کا نہیں غل و	نامہ میں اسکے ہی بخت تھار
خواب یاں اسکے ہی بیدار	اولیا دوسرا تاروں کے نال	اسم قادر کا ظہور کامل	ذات اقدس ہیں شاخے خار	تھا وجود اسکا یقین ترک	فضل میں اسکا ہو کر نور
	فینس سے جسے جہان ہی رہور	شرق سے غریب جسکے طہور	نائبان اسکے اہم ہیں باقی	جام ار سادہ کے اسکے ساقی	

منقبت قدوة العارفین بن الواصلین مولانا و مرشد نامولوی حافظ حاجی حضرت سید عبداللطیف محی الدین قادری مدظلہ العالی

خاص کر شیخ مراد مظہر	شیخ فیاض ہی در ستروین	شہر و دیور سے لے تا قبر	مستغنی اسکے ہیں کیا علم	ہر جگہ اسکے فیوض دارشا	شرک الحاد کی تو سے نیاو
علم ظاہر میں در تق فاضل	علم باطن بن محقق کامل	عالم و حافظ قرآن کریم	عارف و سالک فرزا عظیم	ہر جہاں کا ہی بدر میر	ملک و جہان کا ہی شیخ کبیر
بالیقین جسکا مقدس سینہ	ہی حقائق کا عجب گنجینہ	عارف عصری الیادین	خوشہ چین جسکے ہیں عرازا	پاک بازاں ان خاک وینہ	جرعہ پرور زم زم پاک پانی
خواب میں اسکے ہی ایک رات	اسکے سینے کو لگا اپنا ماتھ	دیکے ایک صد کی تسکین	بولا لا باس ملک یا ولدی	اس تسلی کے مبارک آثار	بالقوت اتر ہوئے ظاہر سار
اور در سینہ میں بھی دیا پنا	اسکو بخشا ہی خطاب دلیری	ہی سے ملک فداخت عینا	سنا ہی قبر میں ہی مستغنی	کہا سخاوت کا کردل سکے پنا	وہ ہی نہیں پوشیدہ بیان
بزدلوں بخش میں با دین نوشی	نہیں اکر کوئی اس پر شہی	گرچہ ہی اس میں شیک و فخر	پر ہی عہد میں امیر و شہا	اکرم امین کریم ابن کریم	گلشن ترسیاوت کا نسیم
ایک لب میں وہ جینی نہ پڑ	اور جینی ہی زسوا دادر	باصفا عبد لطیف انشا	محی دین ہی شعیب ہمام	بولحسن والدہ امجد اسکا	محی دین غلبہ زمین اسکا
دیر گاہ اسکو رکھے رہنا	جہندی اسکے مرید و گونا	سبب تعظیم اس سہالہ واجب التعظیم کا		ہم کو حق دیکھ طفیل نبوی	سیر باغ سیر مصطفوی
خلقت نوری کا مذکور	اور ارماس محل بھی پور	پہلے نشے میں کیا میں ارتقا	جسکا انوار نبوت ہی نام	اب میں لکھا ہو ولادت گاہ	شاہ کی وحی در سا گاہ
اس سارے کا یقین باکرام	جان گلزار نبوت ہی نام	باب در فضل و فوائد مقام	گل و گلدرستہ و عجب ہیں نام	ای مخرقاتی دمالک یکتا	ذات اقدس تری پے بہتا
رب ہر اک جسم کا جان کوی	باغبان باغ جہان ہی توی	بارتس فضل کو برسا یکبار	دے یہ گلزار کو جا وید ہار	اسکو سبز رکھ ایسا بہار	کہ کہہ دو دیکھ نہ اسباب
اور یہ گلزار کے ہر جوتیا	کرچک انکے منور انظار	جیب دامن کو انکے یار	غنیہ و گل سے تو اسکے ہزار	رنگ و بو اسے قبولیت کی	ہر گل و غنچہ کو عزت کی
اور کر اسکو بدر گاہ رسوا	متحیف اسکا معجل مقبول	یار باس شہ کی رسا کے بدل	اسکے گلزار نبوت کے بدل	دے مراد امری مرد عیان	مستغنی ہر توبہ کر آسان
		احقر ختم دعا کر اس تھار	کر یہاں تو بنائے گلزار		

غنی جناب سالتاب کا احوال صحیح تر ہے اور سننے کے آداب اور اسکے فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفل ذکر نبی کے آداب	اور کچھ اسکی فضیلت و ثواب	پہلے لکھا ہوں بطور محفل	تا کہ بن پر و جوان اس عمل	ذکر میلاد کی ہی جو محفل	اس میں ہو میں فرشتے نازل
ہی صحیح ایک خبر میں آیا	کہ شہر کون و مکان فرمایا	صالحین کا یقین کر جہاں	رحمتیں حق کی اتارے ہیں	صالحین کی ہو یہ جہت کر کی	کہا بنو ذکر نبی کے برکات
ہو جہان ذکر حدیث میلاد	کیوں نہ ہو رحمت حق حد زبا	شیخ دین مطلب نان علامہ	شہ ولی اللہ علیہ الرحمہ	جو محدث و محقق تھار	وقت میں اپنے شہر و بکنا

پوچھ لیا نام رکھا باکرہ	دو کہا اسکا محمد بنی نام	بولے کہا میں تری ہی مخدوم	کوئی محمد سے نہیں جا موسوم	کہا سبب اسکا رکھا تو نہیں	یوں جواب انکو دیا تیرہ ہمارا
-------------------------	--------------------------	---------------------------	----------------------------	---------------------------	------------------------------

شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضاعت باکرامت کے بیان میں

شاہ عالم کو پلائی ہی دود	امنہ سات ہی دن کی دود	سات دن بعد تو دود نہ د	بولہب کی وہ کینز آزاد	چاروہ روز کے بعد ہی پلائی	تھی پیمبر کی حلیمہ دانی
ہوا جس رات میں سرد	بولہب پاس تو بیٹے جا	یوں کہی آمنہ خاتون کے گھر	ہوا فرزند تو لد خوشتر	بولہب اس سمیت ہو لدا	کر دیا اسکو اسیدم آزاد
حکم آزاد کیا جیسا سکودیا	اپنے انگلیوں سے اسار دیا	یوں روایت ہے عباسی	بولہب جیکو ہوا بے ایمان	اسکو میں خواب میں لکھا ان	پوچھا کہا حال ہی تیرا کہ اب
دو کہا آتش دوزخ میں	مجھ کو رکھا ہی غلابوین خدا	نان گریہ کی جیسا دے	مجھ کو تحفیف ہی دے رچ دے	ہی سبب اسکا کہ سارا دیا	پیر کی تب کو ہوا جب پیدا
دی تو بیٹے مجھے اکے جبر	اسکو آزاد کیا میں خوشتر	اور آزاد کیا جب میں نے	کیا انگلیوں سے اسارہ اپنے	اس مرت کے عوض مجھ کو	پیر کی تب کو کرے ہی سر
	اور دو انگلیوں سے ای گپانی	مجھ کو ہوتا ہی میرا بانی	اور وہ کرنا ہی کرتیں سیرا	دور ہوتا ہی کرتے تپ تپا	

ماہ مبارک ربیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکر الہی بجالانے اور حضرت کا احوال صحیح پر پسنے کی جواز و استحباب کے دلیلیں جو محدثین کبار و ائمہ نامدار صحیح حدیثوں سے قیاس کر کے ثابت کئے ہیں

صاحب حسن حصین بن النعمان	کہ ہی جزیرے جو مشہور تھیں	عرف تعریف میں لکھا تھی	بولہب ایسا تھا کا فر بدکار	آئی ہی جسکی بدی قرآن	یعنے در سورہ بت ایحان
شاہ عالم کی ولادت کی خوشی	ویسے کا فر کو بھی جب نفع دیا	جو موجد ہی سلمان نیدار	امتی اس شدہ دین کا یار	جب کرے اسکی ولادت کا کر	مال بھی خرچے بحسب مقدور
کیا جزا اسکی نہ دیو گیا کریم	پس جزا اسکی ہی جنت نعیم	ناصر الدین دمشق بھی بجا	دعوت صابی میں ایسا ہی	اور ایسا ہی بہت اہل کمال	اس خبر سے ہر کئے اتلا
اور سرور کی ولادت کی خوشی	گرچہ لازم ہی سمجھ ہر دم بھی	خاص ماہ ربیع الاول	بالتعین ہی رولای اکمل	کہ احادیث صحیحہ سے قیاس	کئے ثابت علما بیوسواس
صاحب ترح بخاری ہی پیر	عسقلانی جو محدث ہی شہیر	اس تین کے روا ہونے پر	یہ صحیحین کی لایا ہی خبر	کہ دینے کے طرف جی تیر	لایا ہی سرور عالم تشریف
تب یہودان جو تین تھے	دیکھا عاشور کا روزہ کئے	انے یوچھا ہی روزہ بیکار	دے یہودوں کی عارض	آج فرعون تنقی کو میلا	فہر سے نیل میں ہی غرق
اور موسیٰ کو کیا یا ربیم	پس رکھیں کہ روزہ دینہم	شاہ عالم نے کہا با موسیٰ	ہم احق تر سے زیادہ ہر بجا	پس میں آپ نے روزہ رکھا	اور امت کو بھی سب حکم کیا
عسقلانی رہا نہ کہتا ہی با	کہ وہ موسیٰ جو ہی روزہ بجا	نہیں سال میں آتا ہی میر	بلکہ اس روز کا آتا ہی نظیر	جبکہ در روز نظیر وہ تہ دن	شکر یہ روزہ رکھا آپ تین
اس سے معلوم ہوا یہ ہی نعیم	کہ کسی روز خداوند کریم	کسی بندے کتن کی نعمت	دیوے یا دفع کرے کثرت	جبکہ اس روز کا آد بکا نظیر	تو وہی شکر کرے خود ای
ہوا جس روز ظہور حضرت	کوئی اس سے بری ہو نعمت	پس اسی دن وہ کرے کام	ہوا داجس یقین شکر خدا	تاکہ وہ قصہ موسیٰ کے سنا	ہو بلاشبہ برابر یہ بات
اور پروا نہیں یہ بھی سمجھو	کہ کسی دن وہ جینے میں ہو	بلکہ وسعت ہی برس برون	کرے مولد کی خوشی افروز	خیر و برکات جو اسمیں ہو	چاہئے حق عمل سے پاک
سمجھ یہ بات بھی اسکر خدا	ہو کہ انواع عبادت سے ادا	جیسے سجدہ ہی نماز اور صیام	اور صدقہ بھی طعام طعام	اور پرتہ ہا بھی درود و قرآن	اور احادیث و سیر کا تیان
اور الحاج امام والا	دیکھے نذر مدخل میں لکھا	کہ کسی شخص نے حضرت آ	پیر کی دن کی فضیلت پوچھا	شاہ عالم نے جواب اسکو دیا	کہ میں اس روز ہوا ہوں پیدا
پس تشریف روز ولادت کا	شامل ماہ ولادت بھی ہی جان	حوں مصیبت کے درگاہ میں	کثرت طاعت و خیرات کرنا	اس نے میں بھی کی مس	ویسے ہی نیک عمل کو بجا
اور ہی مسلم کہ از ساہ غر	پیر کے روز بیکار جو چھے سبب	شہ کہا میں ہوا اسدن پیدا	وحی حق محمد پر اسید بھی	اور حدیث آئی تہ با اجلا	اس طرح حکم کیا ہی بہ جلال
روزہ مت چھوڑ تو روزہ تنگ	کیونکہ اسدن ہی تولد میرا	دیکھے پیر کے دن شاہ عبا	رکھتا تھا روزہ بشکر میلاد	اور صحابہ کو بھی یہ حکم کیا	اصل میلاد کا دن تو اسلا
نہیں ہر ہفتے میں آتا ہی خبر	بلکہ اس روز کا آتا ہی نظیر	کہ قیاس اسہی خبر سے علما	وہ تین بھی مہر مولد کا	کئے ثابت بھی لکھے مفتی	اسکی تحریر پہ ای ہر خدا
نورین صدی کو مجر دوام	سرخ و علامہ سیوطی امام	حسن مقصد میں تو دیکھ کئے	یہ حق سے یہ خبر نقل کیا	کہ نبی بعد نبوت کے ادا	کیا تہ عقیقہ اپنا

امام زکری کا شمار اہل عجم میں سے ہوتا ہے

شیخ ابن جریر شافعی کا قیاس صحیح کی حدیث سے

امام جلالہ و زکری کا قیاس صحیح کی حدیث سے

اور جو میں سرور دین کے اصحاب
خداوندوں کے جو بھی ہو گئے خواب
بعض اصحاب حدیث کے آگے
آگے بعثت کے بھی تھے بعض
یہ حدیث انی انھیں دریا
کیونکہ وہ شاہ نے یوں یا
جب حدیث الی بھی یہی
جو کہ برکت کی فیضان
مع سامان ستر ایک ہزار
منقلب اسکو دین کرنے لگا
انے معلوم یہ ہوتا ہی مجھ
اور بے شرع ہیں سین تین
کینچے اس طرح سے اللہ کا نام
اور الفاظ ہوتے معلوم
گر مجھ شعر بھی اس طرح ہے
اور مجلس سنواریا
اور اکرام مد مولد کا
مادی پر وجوان عبد عزیز
مجلس اقدس میلاد نبی
یعنے ہر سال بڑو محفل
اور اخلاق و فضائل کا بیان
اور مناسبات کو در اندوز
لا بجز ہوتے اگر ایسے کام
اب وہی شہ کی رضا کا بیان
کر کے خانوں بہت عز و قوا
یو چھا لوگوں ہو علمین زیاد
الغرض اسے بخت فیروز

معتد کیسے نہوں ان کے خوب
استاد انکو بڑی دریاب
کیسے روپا صحیح دیکھے
خواب ایسے ہو حضرت کینس
کہ یقین نمون صالح کا خواب
کہ مجھے خواب میں جسے دیکھا
بھری کہا تہ کی جا بھی
جب کیا قصہ سارا چٹا
اور مہقا و ترنگ رہوار
اور اس طرح کیا حق سے دعا
فرج مولد ہی بنی کی مقبول
نام اس شعر کا مولد کینس
جس کا معنا براہین استفہام
غیر آواز ہنو کچھ مفہوم
کہ کہی راگ کے حد کو پہنچے
کہ ہو لوگو کو گناہ سے کی جا
نیک اعمال سے ہی لاو کیا
عارف و قطب ان عبد عزیز
خواجہ خلق محمد عربی
ہوتے ہیں میر سہاں کی کل
ہو دوسلا دو عالم کا چٹا
جو کہ دیکھے ہیں صحابہ اس روز
میں کہی اسے نکتہ اقدام
جو تھا آغار میں لکھا ہوا
مال فرزدی حق اسکو بار
اسکے کہا باقی ہیں کوئی اور
دودھ سرور کو دیت ہی

وہ جو ہی حضرت عباس خیر
آگے ہجرت کے وہ خوب
جو تھے لسنے میں اگر چاہے
عالم خواب میں دیکھے جیسا
جہل دش جو فروز تے نظر
جانیو مجھ کو دیکھا وہ یقین
اور چنوں کو وہ رسول
جو مجا بدتے مساکین و فقیر
دس ہزار اور بھی دنا دودھ
ای خدا راضی نور عثمان
لیک ہی تشرط وہ مجلس میں
نہ تو ہی مولد سرور کا بیان
یہ تو ہی کفر نہیں اس میں
راگ کا شوق ہی کر اس میں
پر ہنسا سنا نہیں اسکا ہی
زیب زینت میں ہو مشعل
صدقہ و طاعت و طعام
ایک مکتوب ہدایت اسکا
فنی و بدعت سے بھی جیت
درمہ پاک ربیع الاول
اور محرم میں بروز عاشور
درود غم روح بنی کا دفر
اب ہوا حاصل مکتوب آخر
وہ ثوبہ جو سیر کتیں
اور سرور بھی نصحت کی نظر
تا کرے لطف و کرم اندوہی
بھر علیہ نے بلکہ آئی

مستند ہی وہ بلا شائبہ
ہوا کیسے ہی بشر حقیق
انکے خوابوں کا بیان آو گیا
ہو نا بیداری میں ظاہر و با
ایک حصہ ہی شہ اس میں
اس میں کچھ شبہ نہیں رہتا
جو کیا تا توں زیر و بالا
مدد کی کئے اہل تیسر
ساٹنے سرور دین کے والا
میں بھی فی ہونے نیک نال
کام بے ترع ہو دے زنا
نہ تو اخلاق مطہر کا بیان
اس سے مومن کو خدا کو پہن
لوگ آواز کی ہی کرتے نا
گرچہ قرآن ہو پھر شری کیا
اصل مقصود ہوت کہیں
وعظ و تذکر و درود و سلام
اندرین باب بوجہ غیب
ہی بلاریب وہ جائز ہے پاک
بزم میلاد رسول اکس
دوسری بزم ہی اس میں مذکور
بالیقین جس سے کہ ہو ظاہر
اور لکھے یوہی بہت فاخر
سات دن وہ بیانی تھی
اس پر رکھتا تھا بہت سحر
لوے اب کوئی نہیں باقی
شاہ عالم کی ہوتی ہی دنی

دیکھے کیسے ائمہ ذیشان
عالم تھی جو بھی حضرت کی
دیکھے خواب پر ایم خلیل
اور احادیث بہت اس میں
اور حضرت کو جو دیکھا کجا
کیونکہ شیطان کہ نہیں بہت
یہ نشان ہی کی سمجھ فحش کی
خاص عثمان غنی ای فاخر
شاہ خوش کے بہت دینا
اور درستی سی ای صا
کے بے علم حشر ہیں آہ
اسکو اس طرح پر تے ہون
کرتے ہیں نام ہی میں ہر
پر تے سننے میں کہاں ہے
ٹان صیچ شعر کا پر ہا حجاز
اصل مقصود ہی ہی حال
خرن علم حدیث و تفسیر
ایک سائل کو لکھا جو خواب
کچھ نہیں اس میں قیاس و خل
جس میں تذکر احادیث و کثر
ہو و اخبار شہادت دینے
آتے ہیں شرح دیا اندر
اور یہ مطلب کے دلائل میں
جب خدیجہ کے مکان کی تھی
جنگ خیبر سے پھر جب مڑ
اور باسلام ثوبہ ایجان
دودھ وہ شہ کو بلا کیا

مستند اسکو کہ میں بیان
خواب کہ بیکر آگے دیکھی
اور یوسف کا بھی وہاں
حق میں روپا صحیح کے مرج
سچ ہی حضرت کا دیکھا تھا
کہ مری یوسف مثالی مشور
اور علامت ہی قبولیت کی
جلد تر لاکے کیا ہی حاضر
اسے دودھ مبارک آئی
اور کے خواب ہی ایسے لکھا
لکھے اشار غلط خاطر خواہ
راگ گاتے ہیں دگو باہمی
کہ کے ہونے اس کے ٹکرتے
بلکہ ہی جرم و گن ہو کنا نفا
پر ہنور راگ کا اس میں انداز
کہ ہو معلوم ہی کا حوال
فرد علامہ و فیاض کبیر
اس میں اس طرح لکھا ہی
اور میر بھی اسی پر ہی کل
معجزات اور شامل خوشتر
جو کہ وارد ہیں نشان حسین
ہوتی حصار کو ہی وقت تب
طول ہو لکھ کر دس گر تحریر
عز و انعام بہت بانی تھی
تہ ناموت ثوبہ کی خبر
محنت آئے روایا بچان
دیکھ آغاز سن کر نا ہو بیان

ان اہل مہاسات و عجایات کا بیان جو حضرت کے ایام رضاعت میں ظاہر ہوئے

شہر کے میں ہوا گرم تھی

کے والوں کی عادت تھی

کہ وہ بچوں کو مقرر اپنے

دانیوں کے تھے حوالے کرتے

اگر دطالیف کے تھے فرستے

معتدل انکی ہوا تھی خوشتر

تو اس کے خواب میں بیان
تو اس کے خواب میں بیان
تو اس کے خواب میں بیان

شب خدا اسکو کیجی گویا
چنان کہ میں تیری جی جی
اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
کیر از انوسے سرکتا تھا اگر
اور دوا سے بڑے فرور
شہ کو آئینہ کیا ایک بکرا
ہوا دودھ کا وہ جیٹا کی جھٹکا
جبکہ وہ پانچ ہینوں کا ہوا
وہ ہوا آٹھ جینے کا حب
اور الحمد سے کھولائی بان
اور کہتا تھا یقین ہم کو خدا
اس سے لایا ہی صحاح میں مگر
جب گہوارہ میں تھی سرور
نزد گہوارہ وہ کرتا تھا خود
جتنی سبزی کہ زمین پر تھی
اور کوئی سبزی تھی ہوشیار
عمر حالانکہ چیل روز کی تھی
عرش کے پاس جو کھڑے تھے
شہ کہا اسکی قسم میری جان
دوسرا تیرا اور زادہ
کر دیا سات پہاڑ نکو خدا

یوں ہنستے تھے وہ کرکے کہا
سب زوتا دانت ہوتی تھی یہ
اس سے کرتا تھا سخن ماؤں ملک
جلد آتا تھا غضب میں رور
غیبت آتے تھے سپر روز
بہادران اپنے منہ سے سٹاپا
رینگے لاگائی چونک ست
تب لگا چلنے کو دیوار سوا
تب کلام اسکا کھتے تھے
کہا بسم اللہ بھی ہر کام پر تھ
کبیل خاطر نہ کیا ہی بیدا
خود محنت کا توبی راوی نہ
چاند آتا تھا بلاتا تھا جبر
اسکا آواز میں نہ تھا زور
جاگی نیچے زمین کے وہ ب
اس میں سے نہ اگیل نہ تھ
کہا عباس سے اس طرح تھی
ہر وہم تھی کو وہ نہ تھا زور
دست قدرت میں ہی ہوا
یعنی میں جانا ہوں از فضل
سات طباق سما میں پیدا
دیو سے اس بندہ مو کو نہ

کہ دیا آج خداوند کریم
جبکہ پہنچے ہوں غن کو بار
اور نہ کرتا تھا کبھی بول دراز
فوز یک مہر کے مانند کمال
اور گریبان میں بنی کے جانے
اور ترقی وہ تہ عالم کی
ہوا وہ ماہ کا جب تر دین
ہوا چھ ماہ کا جب ہوا
ہو دونوں مہ کا وہ جب کمال
اور جب چلنے لگا وہ مقبول
ہیں بہت ایسے عجائب معلوم
کہ روایت ہی بنی کے آباں
شاہ عالم نے کہا تباہی غم
اور ہی مروی کہ کہتا ہوا
دوسرا بار میں روز چاما
کر کے امت پر شفقت فی الخوا
ہی قسم تھی کلماتک ای عم
سکے عباس ہوا یہ خیران
کہ وہ بیدار جو کیا ہی دوار
کہا کہوں اس عجب اور یاد
ان پیاروں پہ ملک بیت
کہ مجھے یاد کر لگا وہ جب

لطف سے اب مجھے نہ مان
ہوئی مرس گھر تپتی آواز
فرش میں اپنے تہہ پاک انداز
اسب ہوتا تھا ہمیشہ نڈل
غیب ہونے نظر بھرتے
دوسرے بچوں کہ نہیں مانتی
تب کھڑے رہے لگا ہی میں
ہر طرف ہوتا تھا تپتوں
تب فصاحت لگا کرتے تھے
کبیل بنی میں ہوتا تھا تول
بائے جوشہ سے رشتا میں
ایک دن کہنے لگا یوں تھ
ہم دونوں کرتے تھیں بائیں تھ
قصہ رونے کا کیا میں تھ
چاند اس طرح کھڑے ہوا
قصہ رونے کا نہ لایا میں اور
لوح محفوظ پہ اس وقت قلم
بھر کے ارنا دیکھا شاہ جہاں
انیا یک لک جو میں ہزار
وہ کہا مان تو کیا شاہ رشاہ
غیر حق جانے نہ کوئی بین کہنے
بھجیگا صدق سے یہ تھ

کون ہی دیکھنے مجھ سوار
دیکھتی تھی میں عجائب ہزار
تست و ثغولی بھی تھی شکوہ
اور اس شاہ کو بوسہ دیکر
ایک نگو میں تھا میرے حب
وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
اسے جب گڑے میں تھیں
اور ہوا سا مینے کا حب
جبکہ آغاز کیا بات وہ تھ
اور جو کھیلے رہتے تھ
شیخ ابوالفتح سم تھی کی کتھ
کہ ترے جو میں نوت کے تھ
قصہ رونے کا میں تھ
کہہا قطرہ بھی ایک یقین
یا بنی حاتم مبارک ترے
کہا عباس العجب کے تھ
جو کہ لکھتا تھا میں اسکا آواز
کہا کہوں اس عجب تھی غم
کوئی طعلی میں نبوت پانی
پیر کی تھ جو ہوا میں بیدا
حشر تک جو کہ کرین دین
رحمت تھی کا وہ پاؤں مقصود

شاہ لولاک رسول فرما
اور حالات غریب فرور
غیبت پاک ہی رہتا فرور
ہوتا تھا بھر مچلا یکسر
ایک باؤں کا مندا آیا تب
لکھ اعجاز درامت کی تھی
تب لگا چلنے پکر کو دیوار
ہر طرف دورے لگا تھ
تب کہا لا الہ الا اللہ
اتے لیتا تھا کنارہ ہر آن
نام ہی حکا دلائل دریا
انہی ہی ایک ن بیہوشی
منع کرتا تھا مجھے ماہ نے تب
اگر کسے انک سے ترے میں
ایک قطرہ بھی کسے گریجے
تجہ کو معلوم ہوئی کیوں بیدار
خوب سنتا تھا سمجھتا تھا زور
کہا فرماتے ای بکر کرم
غیر عیبی نہیں جانا ہی تھی
جان بے تہہ ہی تب میں
انکی تسبیح کا سب اجر صحیح

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

حضرت سیدنا نام کا احوال نظام یعنی دودہ چھ لائی کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کہ احوال نظام آمنہ پاس اسے لائی میں میں درکات کو کھینچیں نظر جبکہ اس طرح میں عرض نہی کیا کہوں حال ترقی ہی	یعنی وہ دودہ چھ لائی ہی تھا اس سے انعام بہت بانی میں تھی جو ان سے جو اسکے منظر آمنہ پاس وہ مقبول ہوا کر دیا ہکو غنی رب غنی	کہ حلیمہ سے ہی سن بن منتول جو عجب کہ میں دیکھی اس سے کئی تب ایک بہانہ ایسا الغرض اس سے میں خست لکیر نقل ہی عمری سے خوشحال	ہوئی دوسال کی جب عمر کو اور برکات مگر میں ہو کہ ہی سکے کی بری گرم ہوا لائی اس شاہ کو کھینچ کر مفصل سے حق کے میں تھ	چار سال سے وہ آتا تھا نظر کئی تفصیل سے لکھا بیان مصلحت جانی ہوا میں تھ بھر عجائب و غریب لیا چار دین سال ملک لکھتا تھا	دودہ اس عمر میں جان چھڑا کر آمنہ سکے ہوئی بکرا دان چدر روز اور رہے میرا آب نظر آنے میں لگے دینار سق کئے صدر مار کتنی
--	--	---	--	---	--

مصدق سے کھڑا دکان کا کھانا پس مع لہجہ بکر آئے قصر پر اپنے خدیجہ کو خود دیکھتا توں یہ ہولی چہرہ نشا دست پاگیا پنا رکھا انہی بایقین جرم کی دل اندر عقل و دانا کی اور علم و فہم یہ وہ خاتون قبولی نہار بن کہی دبی جاؤں ابھی اور خاتون کا چچا جو تھا عمر تین جا بے تھے نفیس ای بسیار مال بوکر کا ہی تھا وہ بجا قیمتی تھان بہت سی وساز الغرض شاہ نے باعث جاہ مہر خاتون کا با صدا اجمال اور خیرات کئی مال زیاد برقاکب مال اس شاہ کو کام تب سے سر سے عریض تانیر سب قبائل میں عزت کی سیلا مستحق اسپہ ہوسٹ با ہم شخص ہر ایک قبیلے کیلے حکم سرور کا کئے سب قبول حبیب کے سنا تھا آواز نبی آؤ تہنیں جس تک بقیل دو وزران زمین بوجھو تم	مرغ جان جسم سے پروا کر گیا جنس کو چہرہ شام سے جی کہنے بیٹھی جی سات لے لچہ ہوا معتقد رہے کی ہولی چہرہ نبی جلد اچھے چیلنے لگے راہ تجھی اس کا ہی وہی ہی میغم ہوا مال دوز رکھتی تھی اور جو دوز کرم دل تھا بیاہ پہ کما ای بار اسکو استباہ لے آؤں ابھی ابن عمر و قہ بھی فوخل کا پس مول بر ایک کھینچ صد نیار دفع منت کے لئے یوں کہا کردی شہ کے لئے پانڈا ز خویش یار و کو لے اپنے ہمار چار سوز کے سندھیں متقال ساکر برو و کو کئی نبی آزاد دو جہان جسکے دل و جان سلام کعبۃ اللہ کی کئے ہین تعمیر بہت اس وقت میں آیا ہی تھا کہ محمد ہو ہمارے میں حکم اکے چادر کو وہ پکڑے بریک سگ یں آپ لگا یا ہی بول یہ کوئی شخص نہ دستا تھا کھو تھا رفیق انکا یقین برافیل ایک بوکر عمر نبی دوم	یہ حیرت جانی کی زوہ و تہرین نفع اکا بھی یادہ دو چند ساہ عالم پر پری کی نظر الغرض ان کی بی کے حضور اور کرامات جو دیکھے تھے چاہی تا اسکے کاح میں ان اور تھا اسکو تر حسن حال دیکھی شہ میں نبوت کی نشا یس میں شاہ کی خدمت میں گئی ہو کے تزویج خدیجہ کے ولی الف دینا بھی لایا خوشحال اور خدیجہ بھی بھیجی ہی تب کئی طبق بھر کے جو اہر خود تہا رونی فرزد ہوا جب ای بار سب قبائل کے رئیس اہرا اور وہ مال و متاع اپنا ب ذات بن جسکی جی استغنائی ساہ دیں بھی مثل ابرہیم ناکہ آپس میں اھیں کجسار جو کرے حکم کرین بے قبول یا سن ہوار کے دلاؤں اٹھا عایت عقل پر شہ کے بقیل تیس میں تین سے ناچا پس یوں کہا شاہ کہ خلاق صمد چھہ جسے زہوت آگے	کفن و دفن کیا اسکو دیں یائے کئے میں ہو نبوت سایہ بان بر خا اسکے پر یسر او ہر نیمہ سہرور راہ میں شہ سے کئے رشتہ بان میں ہی اول بہ سنا دباؤں زن بھی عصر میں کوئی اسکے شہ تب ہونی اسکے کاح کی نشا اور تر خیب نکاح اسکو دی شہ کو بوا میں باعث دلی بولائی عبد مطلق بیہ مال بادشاہانہ لباس لکھ سک دے کی اپنی کنیزوں کی بات کئے خدام نے طبق کو نوا تہنیت ہر دو طرف لاجبا اند سرور کے کئی وہ بطرب مال دنیا سے جی بے پروائی کام میں اسکے تھا داصل سلی بینی نبی نبوت جنگ پکار یس کیا حکم یہاں کے بول سب قبائل بھی دلائے گوا بولے علما پر قصہ ہی لیل دستے تھے شاہ کو انار شہر چار دوز را سے کیا مری نہ خواب ہو تے تھے نبی کو بستے	کیا فرشتہ کو پس جب گیا نبی روایت کہ سر پر ہوا دو ملک آتے ہوئے تھے بولے دو اونت بہت بہت قصہ اسکا بھی ہو لکھ سک نعل کرتی ہی نفیسے میں کئی امرا و سلاطین فی نام عزم دل میر سے تب بولی ابو طالب نے اد شہ کا عمر تب ابو بکر کیا ہی حاضر تھا دیا تیرے نکاح کے خاطر بادشاہانہ لوازم تھے بہت لاوے تشریف یہاں تھے خطبہ بھقہ تر نام عمر رسول ور خدیجہ بھی تکلف تمام ناہو شاہ یہ اپنا حسنا اور جب عمر مساک اسکی حجر اریہ کو لگانے وہ تھا ہر قبیلے کا ہی تھا دعوی کہ تری ایک بچا دین چادر سب قبائل اسکا کرین میر تین عمر بیکس سے شہ کی یار کیا رہو میں اس سے تانہ تقسیم آسمان کین دو ذرا ہی طر دیکھتا خواب میں بھنے جیسا	میں سے سہ کہ بہت نفیسہ وار دیکھ کر واجب لار سایہ سرور اور پردا لے ہو راہ میں ایک بگہر متقیم گئے سنہ خاتون ہوی جس منظر کہ جس بچہ تھی نجیب المظفرین کئے تزویج کا اسکے سیام راز مجھ سے یہ نہان کھولی وہ ہوا وائی نکل ای ہدم واسطے تہ کے لباس فاخر پہنا وہ لیکے رسول فاخر گھر گئیں اپنے سنوار دی عزت دار کو دلو یہ قدم اور بعد و قہ نے پرتا ہی قبول اہل مکہ کی کئی دعوت عام آب ممنون سے اسکی بجان تیس میرا بجز برس کی ہوئی کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا سنگ یوار میں ہم دیوں لگا اور رکھیں اس میں مبارک حجر پس بر دیوار لگا دلوں میں ہر جس حال سنگ لگے تکرار ساتھ اس شاہ کے جبریل انیس ایک جبریل و گرا سرافیل دستا بیداری میں اسکو دیا
---	---	---	--	--	---

زمان نبوت کے قریب حضرت کی خلوت اور عبادت کا بیان

اور نبوت کے مبارک آثار ذکر اور فکر میں رہتا شغل ہو کے پھر کے میں روئی افور	جبکہ نزدیک ہو گیا اکرام دکرب گاہ کچھ فکر بدل حارہ پاک میں یہ یک روز	صحبت خلق خوش آتی تھی تھا کچھ ذکر سبحان اللہ تو تہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ	حق سے خلوت ہی آگیا تھی اور کچھ لا الہ الا اللہ پھر سی ہمار کو جانا وہ ستاہ	غار میں کوہ حرا کے ندیں رہتی عزت کچھویک ماہ نام وہی خلوت کے دویں بروز	جا کے تب ہو لگا گو شہ نشین کرم بھی کرتا تھا کچھو چنڈا باہم تھا لب آب اُسر جہ فرور
--	---	---	--	---	---

نبوت سے پہلا سال

۳۷

باقین کا ایمان لانا

اور وہ کثرت بھی کما یا ہی	جبریل کو امام ای و ساز	پیر کار روز خدا وہ ای کمال	دوسری تھی زبرج الاول	ایک روایت بھی تھی وہ سیم	اور یحییٰ بن یسوع کے لئے خدی
الغرض تمام ملک کو یقین	دستی تھی موت جبریل	اور روزانہ تھی بہت جہم تر	گھر کو بس اپنے وہ لایا لطف	اور خدیجہ کو کہا ای باپوش	کر آتا احمد مجھے بالابوش
بس لحاح اسکو تار مانی و	روزہ پس جبکہ وہ موقوف	پوچھی بی بی نے یہ کیا تھا	تہا تعصیل سے لولا حال	اور کہا خوف ہی اب محکوم	ماہاک ہو دن یہ حد کس
عرض بی بی نے کئی سال	خوف و اندیشہ نہ کیجے رہنا	کیونکہ رحمت کے صفائی خدا	ذات میں تیری کیا ہی پیدا	جون ضعیفوں کے ابر رحم عیا	اور حواریوں سے سلوک احسان
اور مہادوں کی دہانی سدا	اور محتاجوں کی نائید جا	اور ایسے ہی صفائی ظاہر	ذات والا میں تیر ظاہر	رحم جو خلق خدا پر لاد	رحمت اس پر بھی حد افزا و
مجھ کو امید ہی ہی واقعی	کر کرے خیر ہی تر خالق	نہ کو بس ایسے وہ ہر لئی	یاس در قدین نفل کی لئی	جو تھا بی بی کا جگر احسانی	اسکو علما میں بھی بس کئیائی
خوب نورات سے تھی اسکو	اور انجیل سے ای نیک سیر	وہن مہی یہ تھا وہ اہل کمال	اسے خاتون یہ کہی بجل	پوچھا سرور سے بھی رفتہ رفتہ	ولا تفصیل سے نہ حال وہ
وہ کہا حق کی قسم ای شہد	وہ تھا جبریل جہا یا تھہ پاس	سب رسولوں پر وہی ناطقا	وہی مولا سے وہی لانا تھا	تو میری حد کا تحقیق	میں دل جان کیا ہو شہد
مشکان ہو دیکھتے تھے	جس سب چھوڑ چکا تو ایٹا	کاش تب تک میں اگر حویٹا	نصرت و یاری تجھے دیوٹا	دست و میثانی پر وہ نہ	وہ دیات کو نصرت خود
نفل ہی تھوڑی ہی رہی	جلد و رفتے کیا ہی علت	اسکو علمائے گئے در محاب	اسکو دیکھا ہی میر در خوا	پسین کر سزا بس حمت	تھا وہ حمت میں بہت بافر
کر جو دعوت کا زبا دہ زنا	یہ وہ لایا ہی بلائہ	جو کہ اس فن میں ہیں	تو میں ہی حق تعالیٰ	کہ نہ لاد کہیں کھار گان	کہ سکھاتا ہی وہ نہ کو قرآن
راہبان و بہنی بہت در جہا	نہ کی مہبت کا کئے میں افرا	جو کہ اس فن میں ہیں	انہیں مذکور ہی انکی تقصیر	محضر ان میں لکھا ہوں	لائے جو نہ پر صحار ایمان

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک طلعت	شہ کو پہنایا خدا با عزت	کر خدیجہ نے ہی سب تقدیر	بائی ایمان کی ادل تکمیر	کما تشریف اسکو دیا ہی اور	کوئی نہ اس امر میں اسکا ہسر
سالمہ سارہ سیاق کی	سیدہ انفس و آفاق کی ہی	کہا لکھوں اسکے مقادیر	کہا کہ ہوں اسکے کرنا حیل	پہلی زوج ہی وہی شکی	پہلی ثور بہ حبیب اللہ کی
مومنہ پہلی ولیہ ہی وہ	اور ہی پہلی صحابیہ وہ	جس سے پیدا ہوئی زہرا	بس یہی مسک فضاہیل	ایک دن تہ سے حشر ہا	اکہا حق سے وہ خاتون کو سام
	مرتبہ بی بی کا پس عند اللہ	ہو کہ کس سے میں جان اللہ	تا ابد اسبہ سلام و حنون	حق تعالیٰ سے ہو ہر آن مال	

امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلا تب علی	لایا ایمان بر تقدیر دلی	شاہ مبعوث ہوا میرے رو	لایا منگل کو وہ ایمان فیز	ہی روایت کر وہ تھا کس کر	ابو طالب کو صابن تھے کثیر
مخطہ کے میں پڑا تھا کیا	بولا عباس کو تب یون سالار	ابو طالب کو عیال و اطفال	ہیں بہت وہ نہیں کھٹائی	مخطہ سالی ہی تری سالی عم	چاہتے اسکی مدد کرنا ہم
اسکے ایک ایک پر کو لکھو	خرج تا اسکا یقین کم ہو	حکم سرور کا قبول عباس	پس کہے جا کے ابو طالب	ابو طالب نے کہا نہ دوس	کہ عقیل ایک کو چھوڑ دو مجھے یا
باقی چھتے ہو جسے لیو اب	کیا عباس نے جعفر کو طلب	اور لیا ہی وہ علی کو مژد	تیر حق حق کے دلی کو مژد	پر درس کر لے اسکو بول	تریب بر ہی تھا اسکے مال
پس علی شہ کے سچا فرزند	تھا دل و جان نہایت خور	دیکھا ایک روز کہ پرستے ہیں ناز	مصطفیٰ اور خدیجہ پر ناز	پوچھا سرور یہ کیا ہی فرما	سادہ بولا کہ یہ ہی دین خدا
اسی علی تھے کو بھی اس طرف	میں بلانا ہوں تو لے اس طرف	ای خدا ایک نہیں اسکو نرک	مجھ کو اسکا ہی ہی جان تو نیک	بس یہ سننے ہی نہی سے کر	ہوا ایمان شرف ای بار

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

بعد از ان زید نے لایا ایمان	مثنیٰ پر شہ جہان	اسکا قصہ ہی ہی سن ای ہم	تھا بھتیجا جو خدیجہ کا حکیم	جب تجارت کو گیا تھا وہ	تمام سے لایا تھا وہ خدیجہ
تہنیت واسطے خاتون کی	لے گئی اسکے مکان کو شریف	وہ خدیجہ سے کہا ہو خورند	لے غلامان جو ہو تجھ کو لند	زید کو حضرت خاتون نے لئی	نہاد عالم کے سے مدد کی
کر کے آزاد دین اسکو رسول	کیا فرزند ی میں اپنے مقبول	باپ زید کا حارث جو یقین	تھا حدائی میں بکر تلکین	اپنے بیٹے کو وہ معر مودا	دہو نہ ہتا آہ بہت بخت نا
جرہ جبکہ سنا یہ آخر	کہ ہی نزدیک رسول ظافر	جلد خدمت میں نہی کے آیا	جبکہ فرزند کو ایسے بنا یا	ایسے سینے سے لگا لکھتین	ہو سے دیکھ لگا رد کس

میں نے

اس واسطے میں اتار رہے تھے برقرآن کو کہ تو محنت میں رہے مگر نصیحت کے واسطے حکومتی راہی اس شخص کا جسے بانی زمین اور آسمان اور نبی وہ ہے کہ اللہ

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى

تحت کے اوپر قائم ہوا اسی کا جو کچھ آسمان اور زمین میں ہی اور ان دونوں کے رچ اور نیچے سبھی زم کے

عرض حمزہ نے کیا اسی سال	ہیں یہ سب کے میں تباہ ہزار	تیس سو سات ہیں کبھی بک	ایک ملت حکم نہ جلد کا	اور کو کہتا ہی کہ دراز من کا	جو ہی سب کے خدا کا ہی بجا
نہ کہاں کہ ہی کیا ہی	بلکہ یہ اس سے زیادہ بچا	نہ ہی حمزہ کے ہوا دل کو	عرصہ یوں کرنے لگا ہی	فکر میں نہ کروں دل جان	اور صباں لاؤں ترے بڑا

گلدستہ بیان میں نزول چہار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے ہلاک ہونے کے

نقل ہی جارح ملک کو بھیجا	ایک نے عرض کیا اسی دیکھ	میں نے دیدیا یہ موکل ہو	حکم تیرا اگر میں پاؤں	تو ابھی نوح کا طوفان لاؤں
ایک ہی دم میں کھینچا لوگ	دوسرا عرض کیا اسی شہر	میں موکل ہوں یقیناً بار	تیرے اعدا کو اگر ہوا رتا	قوم سے عادی کے کروں نہ
میں موکل ہوں یقیناً سر	حکم گر ہو تو خورند کو بھیج	سر بہ کفار کے لاؤں نزدیک	تاسراں بھوت کے اسے بغیر	سر کرے ہو گر گیا ہر میں
میں موکل ہوں بہار دن بغیر	حکم گر ہو تو بہار یک لاؤں	سر بہ کفار کے اسکو دلاؤں	حکم یہ ہو دیا ہی وہ رب	کہ ترا حکم کا لاؤں سب
ہو آئین میں کرنا ہوں دعا	یس دعا کرنے لگا اسی تاب	دور کر ملے سے تو قہر دعا	قوم کو میری ہدایت دیجے	نہ انھیں آفت و رحمت دیجے
اسنے لاسے نہیں وہ ایمان	حسب فرمان ملک سے بغیر	عجز سے کہتے تھے آئین آئین	بیں لگے کہنے کو ماشاء اعم	مر جا مر جا اسی بحر کرم
ہو بھیجا تھا حدانے ان پر	قوم پر اپنے دے حجت ہوا	قوم مقہور ہوئی انکی تباہ	اور تو قوم کی یوں بخش تھا	حق سے ساری ہدایت جاتا
میں نے آیا ہوں زحمت کے لئے	الغرض حکم وہ گدرا ہی روز	رات میری ہوئی طوفان فر	جب لیاک نہ عالم کا	مستحق تھا بایاں ججا
اور کرتا تھا دعا وہ بہار	ابن مسعود کہا اسی خود تب	کہ یقین حضرت حمزہ اس تب	در پہ سرور کے جب تافر	آجہاں بار ہوا ہی حاضر
مہر یاں ہو روز چنان	آیا حمزہ نے حضور سرور	یوں کہا اسکو رسول بہر	ای ججا کل تو کیا تھا اقرار	کہ صباں باؤ لگا اباں دعا
وہ کیا عرض کر اسی تہا چنان	آج بھی اور سنا کچھ رفتن	تہا نے سورہ آلہ حرج سے	تب یہ آیات تیرا قرآن سے	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَخْلُقْ لَكَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ التَّفْسُ وَالْقَمَرِ بِحُسْنِاٰنِ وَالتَّجْوِیْلِ لَیْسَ دَانَ

رحم نے سکھا یا قرآن بایا آدمی کو میر سکھا یا اسکو بات سورج اور چاند کو ایک حساب ہی بلدا اور چھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدین

وہ کہنے کو جسی جسی	لینے اس محکم یہی ہی جکی	عقل کرتی ہی ولادت سے	کہ یقین ججا شجر بہر سار	غیر حق کو نکرین سجد یقین	بیں تاکہ نہ شہادت کا بپ
		دین کو اس سے ہوا زنت دین	ہو گیا روز وہ کفار پرین		

گلدستہ بیان میں خطبہ ترہنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحید رب الوحید کا اور رنج دینا کفار عنید کا اس صدیق رشید کے

نقل ہی اسکے ہی ایک دن لگے	غرض صدیق کیا پوش سے	کہ مسلمان میں قریب چالیس	ہم کہ میں دین کو ظاہر ہی کر	ہو لا ہو بکر کو یہ سکے بنی	ہو پورا بہن قوت ہی ابھی
پر کج ہو سکے وہ لے تہا کو	کعبہ اللہ میں آیا خوشدلت	میں پرا خطبہ غزا و فصیح	اُس میں بھی دعوت اسلام فر	کافران سننے ہی منہ کباب	سب گئے اسکے بعد ہی تباہ
چہرہ پاک پندنا کار سے	تہا اُس روز بیان نکلا	بنی پاک سے تابشانی	سوچ کیساں ہی ہوا گئی لالی	سکے من کو اسانے تم	آجہاں اسکو زعمہ لایم
لے گئے اسکو تھا کار آمد	سوت کے عہد قریب ہی لایم	شام تک یونہی پرا تھا نہ تو	آخر روز میں جب پایا ہوش	تم ہی بات وہ اول جو کیا	کہ ہی کیا حال رسول اللہ کا
حاضران بہر یہ کر تہا نا اپنے	یوں لگے اسکو علامت کرنے	جسکے خاطر تو تھا یا یہ الم	مارتا ہی تو ابھی اسکا دم	اسکی تب ماننے لے لے لکھا	تاکھا تو کہا وہ دا نا
اب ملک نہ کا نہ معلوم حال	ناکرون کھالے کا ہرگز خیال	یہ دریا ت کی ہی جا کر	ہو بکر سے پھر یوں کہ	دور در قریب نہ تہا غر	خبریت سے ہی تو لکھا کباب
ایسے مادر سے کہات صدیق	کہ میں یہ نہ کر کیا ہوں محنت	دیکھوں جب نہ کی کے اقدام	ناکرون میں یقین آٹ طعام	دن گذر چیکہ وہ آئی ہی تب	اسکو کھاندون پٹھا لیکر تب

اب دما بیری کی بات سن کر	یون کی عرض کر چنگھڑ	شہ کی خدمت میں لائے	بے جبریل امین آیا	ایا ایسے میں ہیں یکے	تھیں غرض میں شاہ
صفت صفا بے لبرائی	کہ کھڑے ہو دین کی	حکم اس طرح فرشتوں کو	حق تیری طرف کو مقبول	جب تو مانگا ہی جو کچھ	دین اسلام کی ایک نلک
ہنے بھیجے جو انور کو ایک	کیے نظارہ نم ای فلک	اس طرح حکم کیا رب انام	آسمان کے فرشتوں کو نام	تاہم کریم کریم اسکو	میرین تو میں طبق برنوار
ظفر و اطراف کو اب کہتے	ای ملک سے غم غم	دوین لڑیوں کہیں دلدار	ناکرین دین میں کی بار	سید عالم و آدم کے پاس	اپنے محبوب مکریم کے پاس
تو بلا اسکو کہ اب استقبال	ہنے بھیجے ہیں اسے ہر حال	شرف ایمان کا پانہی عمر	یابی دیکھو تو آتی عمر	پاس احمد کے آتے لیبار	اس جو انور دکنیں رہ دیو
کر گری دست عمر سے زوا	ایسے قوت دبا یا ای بار	تا تو کو اسکے کہ اندر قال	آکے سرور نے دین استقبال	ایا ایسے میں عمر درپہ	تھا اسی بات میں جبریل
اور لگے دینے مبارک دلی	سب لگے کرنے سرور دنا	اور صحابہ بھی کہے سب گمیر	شاہ خوش ہو کہتے گمیر	پس پر نام کہ شہادت دینا	سر جھکا اپنا عمر با آواز
لات و عمر کی پرت کفار	یس عمر عرض کیا ای لار	زین ہو اہل سما ای گور	بولا جبریل ز ایمان عمر	ہو فاروق سے پور چاکر	تھے جو اصحاب بنی امالیس
دو زین بن میں تھا حمزہ	شاہ کے سید طرف تھا	کعبہ اللہ کو چاہے خند	میں اسی روز بنی کو لے	بندگی حلی کرین ہم نہ	آشکارا ہی وہ کہنے بی
کر کے حملات و کفار اید	حضرت حمزہ علی اور عمر	دیکھ کفار ہو سب حیران	آئے کہنے کو بصد عرت شان	رب کے مانعہ نہیں علم تھے	اور عمر چپے تھا آگے کر
انگوہنن قی الاہی اسکے انگلی	چربے سینے پر بصد دلی	اسکو فاروق کر گرا دلی	انکا سردار جو تھا مانہ	داد مروی شجاعت کی	غیر انکی جماعت کو
ظہر سجد میں گرا اشرف	لے صحابہ کی جماعت کو	چھوڑ کہنے کو جو سار	جلد آ اسکو چھڑاے کفار	تب کیا شور بہت کافر	وید سے حد سے گریہ
لے گیا کہنے کے اندر خوش	شاہ کہا مانہ پھر اسکا	چاہے کہا جانا درون کعبہ	پس عمر عرض کیا ہی	جو ہو ادین مقدس کا	بی وہی اول روزا کی
حق نے آیت کو بھیجی	گر ہے جلد بان نہ	جلد عمر جہد کر داسکو	ای تباں آیا ہی بہت	بولا اس طرح عمر انکو	کعبہ اللہ میں تب جو تباں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اہل تفسیر کہے ہیں رکھ یاد	تا بعد از دین ہی فاروق	جب لایا ہی عمر نے ایمان	دین اسلام کی عرت شک	دین اسلام کیا عرت شک	کافران ہو گئے سار کافران	قوت ظلم نہ پاسے ہرگز
---------------------------	------------------------	-------------------------	---------------------	----------------------	--------------------------	----------------------

ساتواں سال نبوت ۱۱۔ ساتویں سال کے احوال میں قطع رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرور عالم اور حضرت کے صحابہ کرام سے اور حضرت معہ صحابہ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفار اشرار کعبہ اللہ پر ایک عہد نامہ جو لنگاے تھے غیب سے ایک کیرا ومان آنا اور کھا جانا اس مضمون بدکا اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرت کا

ساتویں سال کفار تمام	دیکھے جب بنی دین اسلام	دن بدن سرور دین کی	اور اصحاب کی اسکی کثرت	اور عش انکو ہی شجر کی	راحت و عشرت و فحش کی
ابو طالب کی حمایت ہی	بنی ہاشم کی انتہائی ادھر	دو جوان مرد شجیعان عر	یعنے حمزہ و عمر پاک لب	بھی مسلمان ہو اڑا دیا	جن سے اسلام کو ہی روز
اور سرور کی نبوت کی خبر	جو طرف بانی ہی شہر اکثر	ہر قبیلہ میں عرب کے ہر	دین اسلام کا پایا جرجا	سارے کفار لگے جلنے کو	مانعہ حسرت سے بھیجے
باندھ کر سار عداوت میں	ابو طالب کہے یون اگر	کرے دو کام کو تو یکا	یہی مقصود ہمارا ہی تمام	کہ بھیتے کو ترے ہلو	قتل کر دیو گے بے شبہ
یا تو کر منع اسے جلد بھی	نا خدا یو کو ہمار وہ کبھی	بد نہ بولے بھی امانت	بت پرستوں کی شاعت	یہ سخن گر نہ کر گوارہ	ہوگا مانو نہ سے ہر مقبول
پس یہ کہو سو تھے رب	تاصبان جلد کے اسکا	ابو طالب جو ساقی کی	فکر اور غم میں ترا کر	بہن سرور کو دھین	بات کفار کی وہ سنوایا
پر لگا کہنے کو ای نور	دعوت حق ہی حق ہی	پر میں کفار شقاوت	یر جہالت میں ہر	دستس جان ہو ہیں	فکر میں اسکی ہی
رحم کر اپنے توجان	اور یہ بود کے اطف	انکے معبودوں کی	فتنہ برپا کرین	یون جواب اسکا دیا	ای چچ میں جو یہ کر

کفار بنی ہاشم سے
اور غارت خانہ کو
جب ایمان مسلمان

دعوت کرنا حضرت کا کفار کو

۷۴

ابو طالب کی رحلت

اللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطِّعْ اَرْحَامَنَا وَانْجِلْ مَا بَحْرَمَ عَلَيْنَا		اے کئے سین خدا درخت		یہ دعا کے ساتھ پڑھا گیا	
پس فرستے ہوئے کفار قریش	ایک باوجود قریب قریب	عہد شکنی یہ نہیں چاہی	لیکھ چاہی ہی جماعت سر	توڑے عہد چاہی ہی	وہی غالب ہوئی باتان
پس وہی لوگ جو بے ہمتا	آئے میں جلد میں جان	معدرت کر کے بہت کچھ	لائے میں سے سبکو بار	سال دروٹ ہو جبکہ تروغ	واقعہ جان یہ یا بانی تروغ
گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفار قریش فل لیا تب نازل ہونا سورہ روم کا کہ یضیع نین میں میان غالب ہوئی کے اور مسرور ہونا					
مسلمانوں کا اس خبر سے					
اور اسی سال میں روم	جب جی جنگ جمل لکھ	فارسی لے ہو غالب	یہ چہرہ عرب کے کفار	یوں لگے کہ بہت ہو تو	مؤمنوں کے لے ہم کیال
فارسی لے تو ہیں اہل کتاب	ہو گئے جنگ میں غالب	روم دہلے کتانی بکسر	اور میں تم بھی کتانی استہر	اور ہیں ہم کتانی دیکھو	ہم بھی ہونا دیکھ گئے غالب تم
اَلْمَغْلِبَتِ الرُّومُ فِيْ اَذْنٰی الْاَكْثَرِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلٰیہُمْ سَيَّغْلُوْنَ فِيْ بَصِیْعِ سَیِّئِ					
یعنی فرما یا خدا سے وہ آہ	فارسی گر ہو اب غالب	اگے دس سال کے یضیع میں	طاق بر زمین ہی بے یقین	رومیان ہو دیکھ غالب	سکے اس عہد ہی کو مدین
و لا کفار کتب یوں جا کے	دیر سے ناہو کھار تھند	اگے دس سال کے سیک لاند	روم کو فارس یہ ہو مد	سکے اس بات کو مدد دانی	جبکہ صدیق کو جھٹکا با
اس سے اقرار کیا تب صدیق	کہ اگر مات نہ ہو یہ تحقیق	سو تنز اب ائی کو دیوے	ورر سواوت اب سے کبر	تب ہو ہر طرف دھما	پس صدیق کے جب صلے کے
روم کی فتح کی انی خبر	لیا صدیق نے وہ سوا	حب الی جنگ احد میں	ہو کے مقتول گیا تھانی	دارتاں اسکے دے سوا	بولام صدیق کو تب یہ مسر
کہیلے اوستو کو تو کر دھیر	کر دیا تب تصدیق خود	جان صدیق کا تو وہ افر	تھا اہل بعد ہی خرم فار	اور در واد حرب ہو سوا	وحیدہ و محمد کے یاس
عقد فارسیں واقعہ دیکھ					
اور اسی سال میں ہی باغرت	ابو طالب نے کیا ہی حلت	فارسی سے سکھ کے بوزدہ	آت چہنہ ہی را داکس	یو ہی لایا علاج ای نیک	اور حاضر سے صنادد قریش
وہ ہی مد طلب کو تام	بنی مائتم کو بھی ایک انجام	شاہ کی حفظ و حمایت کے لئے	اسکے امداد و اعانت کے لئے	موت کے وقت میں سب کو	اور قریش کو بھی سب تیار
اس طرح کہنے لگا ای مردم	بات یہ یاد رکھو میری تم	کہ محمد کو یقین رب کریم	دیو گجا جانو تم تان عظیم	بادشاہان و امیراں علما	اسکی دعوت کو قبول کیے گا
شرق سے غرب تلک ہی فر	ہو دیکھا اسکی رسالت کو ظاہر	ہو سعادت و دجک کے ہندو	یک جہاں اسکی سے خلق کو	سکرتی اس سے کرے جو پرت	ہو دیکھا حواریں وار
تکو کر تا ہوں و صحبت میں	مست کر داس سے بدی اور	پاؤنگے اسکی اطاعت اس	دیکھ گئے اسکی عداوت سے جس	گو یا اگھو سے یقین ایے بھی	میں نجما ہوں یہ حال بھی
تم نے جب دیکھ گئے وہ حالت	تب مری یاد کر گئے یہ بہت	ہی روايت کر رسول اکرم	بتھہ کر اسکے سرانے امد	اس طرح کہنے کو لاگا ای جی	کہ تجھے دیوے خدا کا حرا
کیا بچیں میں کفالت میری	اور جوانی میں حمایت میری	شاہد کر اب مجھے ازیک کلمہ	لا الہ کہو اور لا اللہ	نا کروں تیری تعانت ای عم	حسرت میں نزد اسے اکرم
ابو طالب نے کہا ائی	حیر خواہ ہی تو میرا تر و جار	کہا کروں خوف ہی اب بھی	سز نش خلق کر گئے یہ تجھے	موت سے در کے چھا تیرا	آخری وقت میں یاں لایا
خوف گر یہ نہیں رکھتا اللہ	کہہ کے البتہ وہ کلمہ ہی شاہ	چشم کو ترے میں کو تار دین	اور خوش تر یقین کو تان	شاہ یہ ہیں کے اٹھائی نگیں	اور اس طرح بولای یقین
مغفرت تیری خدا سے جاہوں	جب تلک منع کے نا جاؤں	ابن اسحاق سے سن ہی جانی	اس طرح ایک روایت آئی	دیکھا جو قوت جناب عی	ابو طالب کے طرف ہو سوا
دم آخر وہ ہلا تا تھا لب	سن کے عباس کیا شاہ سے تب	ای بی بھائی مرا یہ و اللہ	تو کہا تھا سوچتا ہی کلمہ	اہل سنت کے یہاں یار ہیں	یہ روايت ہیں تاب ہی کر
کہ مراض ہیں روایا دگر	اور مخالف ہیں دلائل اکثر	ہی انا بھگہ علی فرمایا	کہ میں ہر دور یہ جاعض کیا	یار رسول اللہ جی لے ترا	آہ دیا سے ہی گمراہ گیا
سکے یہ روئے لگا سینہ	اور یہ حکم کیا ای حیدر	عسل دے اسکتی کفن میں	اور کہ دفن اسے جلد تو	میں بھرتا ہ سے یہ عمر	یار رسول اللہ وہ شکر ہی

سچ سے کہہ رہا ہوں
یہ سب کچھ اس کے ہاں
ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے
جو کہ ہم نے سنا ہے

یہ سب کچھ ہم نے سنا ہے
یہ سب کچھ ہم نے سنا ہے
یہ سب کچھ ہم نے سنا ہے
یہ سب کچھ ہم نے سنا ہے

حق تعالیٰ کے طرف سے ایسا دختران چار ہزار دو سو چار منہبی ہی دینی توں سے جان حشر تک جتنے ہوئے ان کے حان تو ان پر خصیہ ایسا شاہ دیکھ انکو بوجھا مغموم بولا صدیق کہ جہاں میں تھی جو کہ چاہے سو کرے ہی مختار عالیہ کہتی ہی وہ شاہ و عبا اس سے ازواج جوان بہتر یوں دعا کرنے لگی میں تھی لائی اول وہ سر پر ایمان اور دیا مجھ کو اسی سے اول	بولا ہی حضرت خاتون کو سلام ایک قاسم ہی دوم عبد بیکہ عظمیٰ یہ خصیہ ہی بچا جس قدر انکو جزا حق سے ملے مال و زر کتنی تھی خاتون بات خاتون کو ہوئی یہ کلام ایسی انبار تیری تھی وہ عبا شر کیا رہ نقد قی یا جبکہ کرتا تھا بہت اسکو یاد اب تو بخشا ہی تیری حق اور جاوے گئے تیرے ہی سے غیب کافران جبکہ تھے ملک عیا کر بہت فضل و کرم رعباد	پانچواں یہ کہ جب تک کہ دختران زینب رفیقہ ہی بچا اتواں اسکو دیار بام اس قدر راجہ و ثواب ہی میار بہر خستہ سودی خاتون و غبا تب قریشوں کو بلانی تھی متخص تھا اسکے جو ایک تھی دسواں یہ کہ ہی کہی جی آئی سو کن کی مجھے بس غبار آہ جرات یہ کہی من سے جب عہد کر ہی ہوں کہ اندہ کبھی اور وہ میری کہی ہی نصیب عالیہ کہ ہی از شاہ عرب بیکہ کبھی یاد نہ کی بے نظیر	ایک دم شدہ کو نہ زردہ کہی ام کلثوم و جناب زہرا دولت سبقت دین اسلام اسکے بانی کو ملے بے تکرار خج کر ہی تھی بہت وہ بی اور خزانے کو کھلائی تھی دوسری جانب میں آتا تھا بار ما اسکے بھی اور وہاں عرض سرور کی کج جرات آیا سرور نے نہایت غضب ناکردن ذکر مذکور بہ بدی لوگ تکذیب کے جب تحقیق میں ہی اسکے فضائل یہ نام اسکا نہ لئی بے مکرم	یہ ہی چھٹواں کہ ہی کو لاؤ ساتواں شدہ کے ہیں جتنے لاؤ ہی خرنیک جہاں ہی مساز اجرامت کا بھی بس جتنا تخط کے میں پڑا تھا کیا اور قلوئی تری یکا بنا بولی پس ہو گواہ تھے سخی حق میں کرتا تھا بہت اسکے یا بنی وہ تو ضعیف ہوگی دیکھ وہ غصہ ہوئی میں پس کہا حق کی قسم شاہ میں اور دنی مال مجھے وہ اکثر عزت و قدر و بزرگی اسکی	بطح سے اسکے چہرے میں سلسلہ انکے لب رکھ یاد اولا جو کرے گا آغاز ہو دلی بی کو ملے گانا خلق تھے رنج و الم میں بہا تھے زمرخ کے ہی لب دنیا ہی یہ سب مال خدا ملک ذکر خیر کا بہت کرتا تھا یا دفرمانا ہی تو اسکو بھی اور بخود ہو کر ہی اس ان اس سے بہتر نہیں پایا میں لوگ محروم کئے حب کبیر بالبقیہ دل میں رحمت کی
--	---	---	---	---	--

ظلم کفار و ریش کا اور شریف فرمانا حضرت کا طرف طایف کے اور ظالم کرنا دعوت اسلام کا اور ظالم طایف کے کفار بد انجام کا

نقل ہی جبکہ مو ابوطالب جب لگا کرنے وہ سرور کی مشقی ہو کے نامی کفار ایک جیسا تھا بدعت مشول مثل کتون کے کرنے غوا اس مصیبت میں رسول والا	بولہب شد کی طرف ہوتا کافران کے بہت مکر و حسد بھر گئے شاہ کو دینے آزار یر نہ کفار کے کوئی قبول بھینکے لاگے بہت رنگ اس مصیبت میں رسول والا	بولہب شد سے کہ وقت ہو اسکو چو کہ کہا پیغمبر اس قدر راہ ہوا جو رجھا جمع ہو وہاں کے بھی ہمار کفار آہ پا اسکے ہو خون آلود کئی دعا و درگہ حق من چا	کام میں اپنے سدا مشول ہی مقرر عبد مطلب کا سقر کہی کے میں تب رہ بیکار دسے سرور کو بہت کچھ آزار زید تھا شاہ پر زود یک دعا یہ بھی ہی سے غفلت	ابوطالب کے ہی مانڈ بجا بس یہ سننے ہی سے بلا تب کیا شاہ بطایف رطبت تھا چار راہ ایک دن سرور زید کے سر کو بہت زخم لگے ہی بہت ضعیف ہو گئے	میں مددگار رہو گنا میرا ساتھ کفار کے وہ جا کے ملا کئی قبائل میں کیا جادو پتھہ تب اسکے لگے وہ آبر اور بہت خون بہا ہی اس سے
--	---	---	--	--	---

اللَّهُمَّ اسْكُو إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي وَقَلَّةَ جِيلَتِي وَهَوَانِي عِنْدَ الْخَلْقِ أَنْتَ أَزْهَمُ الرَّاحِمِينَ وَأَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعِفِينَ وَرَبِّي إِلَى مَنْ يَكْلِفُنِي إِلَى عَدُوِّ يَعْصِي وَمَلَكَهُ أَمْرُهُ أَنْ لَا يَكُنْ لَكَ فِي عَضْبٍ فَلَا أَبَالِي وَلَكِنْ عَافَيْتَكَ أَوْ سَعَى لِي أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَسْتَرْقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَّمَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ يَنْزِلَ فِي عَضْبِكَ وَجَلَّ عَلَى سَخَطِكَ لَكَ الْعَثْبُ حَتَّى تَرْضَى وَكَأَحْوَالٍ وَكَأَقْوَامٍ

یہ دعا اہ کیا جب رسول حکم کر ہو میری اکھل انکے اصحاب شاہ کھدا رہ میں یک بن غبار پہنچا	ہو گئی درگہ حق میں قبول دو طرف کے کہ جو دین ایسے اولاد کر گجا سدا باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا	بھیجا تب ایک ملک کو لاؤ انکو تکر اوں ابھی میں لاکر وے عباد کر میں لای تھیک آہ آثار پریشانی کے	جو سو گل ہی بہاروں کو اپر دشمنان تیرے مر گئے کیکر ناکر بن اس کے کیو و شریک اور علامتا وہ حیرانی کے	وہ کیا عرض کر ہی خیر ورا بولا شاہ یہ نہیں جیتا نہیں الغرض شاہ بعد رنج و الم چہرہ پاک پر دیکھ سکے مگر	حکم سے حق کے ہونے پر بلکہ امید یہ کھتا ہوں میں جلا طایف سے بہرہ جبر لاستے کچھ رحمت است اسیر
--	--	--	---	---	--

یہ دعا اہ کیا جب رسول حکم کر ہو میری اکھل انکے اصحاب شاہ کھدا رہ میں یک بن غبار پہنچا ہو گئی درگہ حق میں قبول دو طرف کے کہ جو دین ایسے اولاد کر گجا سدا باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا بھیجا تب ایک ملک کو لاؤ انکو تکر اوں ابھی میں لاکر وے عباد کر میں لای تھیک آہ آثار پریشانی کے جو سو گل ہی بہاروں کو اپر دشمنان تیرے مر گئے کیکر ناکر بن اس کے کیو و شریک اور علامتا وہ حیرانی کے وہ کیا عرض کر ہی خیر ورا بولا شاہ یہ نہیں جیتا نہیں الغرض شاہ بعد رنج و الم چہرہ پاک پر دیکھ سکے مگر حکم سے حق کے ہونے پر بلکہ امید یہ کھتا ہوں میں جلا طایف سے بہرہ جبر لاستے کچھ رحمت است اسیر

اور گوگون کا طعام اور بچ	میں جوتا تھا ہستی شر	و اما لوگوں کے ان میں سے	بدسلوکی تھی میری غفلت کے پاس	کہا تیری جوابی میری	اور نہیں ہی سہی کہ رہا
عرس میں کرنے لگا ہی تھی	استقدر ٹھکرا ملاحت میں	توہ کرنے کے لئے میں آیا	تری خدمت سے سدا دیا	روح سے میں ملاقات کیا	مکی مسجد میں ہی ساتھ لگا رہا
ماتھے پر اس کے کر اول توہ	تا بہ یک سال رہا در سجدہ	صحبت دوست بنو تو بہ بود	بھی کیا مجھ کو میرے موجود	اور موسیٰ سے ملاقات کیا	اور نوریت کو اس سے سیک
اور نجیات و سلام موسیٰ	میں کہا سون بجائے تھی	اور مہیسی تھی جلد اور سلام	تیری خدمت میں کہا غرض تھا	تجھ سے اب عرس کی تھی	اور امید ہی وہ رہا ہون
کہ قوی شاہ زقرآن کریم	مجھ کو اب کہنے لگی یہ تعلیم	اسکو سکھایا رسول اکرم	سورہ واقعہ اور سورہ عم	مرسا اور بھی التمس وفاق	ناس و خلاص سکھایا حق
		اور کہا مجھ کو اگر کچھ جانت	ہو تو مجھ سے پاس بھر آجرت		

بشارت و نجات کا بعثت سے سید کائنات علیہ الصلوٰۃ و النجات کے

اور جنت بہت لوگوں کے	بشر کی بعثت سے بشارت کے	یہی از انجلی سید ابن عمر	یوں روایت ہے یہ بتا ہی خبر	جاہلیت میں یقین باپ کا	نذر یک ست گاہا تھا بوز
پاس میں سے اس کے ذبح کیا	یہ سے اس کے پہلے آواز ہوا	کہ بنی عبد مطلب سے خدا	کیک پیمبر کو کیا ہی پیدا	کر دیا من و حرام اسے ٹھیک	نذر اور فرج تہا کے ریک
اور ممنوع ہوا اس سے ذنا	اور جنت فلک پر جانا	جب سنا باپ مرا یہ آواز	فکر و حیرت سے ہوا ہی دما	آیا کے گو یہ کرنے تحقیق	جا کے پہنچا بہ جناب صدیق
اس کے صدیق کہا نام شہر	یہاں محمد نے ہوا پیر عمر			اس پہ بھیجا ہی خدا نے قرآن	لاؤ جلد تم اسیر ایمان
نقل کرتا ہی زبان ای کی	کہ مر پاس بھی تھا ایک صنم	اس کا کرتا تھا میں یو جہنم	اور یک دھمت بھی میرا جنم	روز و شب ملک عرب کی خبا	مجھ کو پہنچا نا تھا وہ لایا
بت کے نزدیک میں سوا یک	یک بیک مجھ کو کجا راجہ	لے مرا نام کیا مجھ کو خطاب	کہ ہی نکلا عرب ایک عجب	یعنے نکلا ہی محمد مرسل	اسکو قرآن دیا غر و جل
سہر کے میں ہی دعوت کی	بسکہ سچی ہی بنو نہ کنی	جو رسالت کا ہی اسکے مسکر	جاوے دوزخ میں یقین کا	جب یہ آواز سنا میں اظہر	قوم کو اپنی دیا اس خبر
ایسے میں گئے کوئی آیا	کیفیت سرور عالم کی کہا	بت کو پس اپنے وہیں بھوڑا	رشتہ کفر کتبیں تو زمین	اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوا	اگے پہنچا بہ حضور سالار
سرگزشت ایسا کیا عرض تھا	اور سہو ق میں آیا سلام	ایسے ہی آئے ہیں قصے بیا	میں تفاسیر و سیر میں آیا	یہ روایا ہوے جو مذکور	میں بہ تفسیر غزینی مطور
اور اسی سال سودہ جانی	اپنی ترویج کیا شاہ جہا			اور اسی سال میں غفر و فلاح	عالیہ سے بھی کیا ایسا ناکام
اور اسی سال طفیل ابن عمر	دوس کی قوم کا تھا جو تر	آیا کے کو تو جا استقبالا	یوں کے اسکے قریش چل	کہ نزل رشتہ سے نہ سن کا کلام	اسکی جادو کا چہ تجھ نہ نام
اس کو جب ہوتا تھا مسجد کعبہ	اس لئے رکھتا تھا رولی کا اندر	نقل کرتا ہی طفیل فرور	کیا مسجد میں بن ناگہ یک روز	شہ نے تب پر رہا تھا قرآن	کان میں میر تیرا کچھ آواز
یک تری اس سے ملا دیا	جلد میں شاہ پہ ایمان آیا	پس کیا عرض میں ہی مرز	میں قبیلہ کا ہوں میں ہنر	معجزہ ساتھ مرگے میں نانا	دیکھہ تا قوم بھی لاؤ ایمان
شہ دعا دیکے کیا ہی نصرت	جب چلا سکودطن باعتر	دو نو ابرو کے ترنہ دیا	ہو گیا اور عجب کیے خشان	میں در قوم مری کیلئے	کہیں آتش کا لگان نا لاوے
التجارت سے نبی میں لایا	نورہ فچی میں میر آیا	مثل قندیل کے تھا رخشان	خلق ہوئے تھے بچا وہ حیران	یدرج گھر میں ملا ہی پہلے	میں کہا دور ہو تو میر سے
باب حیران ہو سب کا چوچا	تب کہا میں نے مسلمان ہوا	تو ہی کا فر بھی تیرا دین باطل	دین سچا ہی مرا اور کمال	تب کہا باپ تیرا جو میں بن	نہیں بھی کرنا ہوں تمواں ملک و تیر
غسل کر پاک پہر کرے	ہوا ایمان شرف پہلے	پس کہا زں کو وہ لالی آیا	پس مسلمان ہو خوش نشان	اور قبیلہ کو کیا جب دعوت	مخوڑے ایمان کی پالی دوت
بعد کئی روز کے جا چھڑا	یوں کیا عرض کہ ای خیر اللہ	قوم میں میر ہوے دوفرے	نہیں ایمان قبولے بعضے	کر ملاکت کے لئے انکی دعا	بد دعا پر نہ کیا شاہ ہدا
کر دعا کی ہر است خاصہ	یوں کیا حکم مجھے وہ فاخر	جا تو کر زمی سے دعوت اعلان	میں کیا وہ نبی و لا ایمان	جب ہوا جا میں خبر کے روز	تہ کی خدمت سے سدا آواز
تب سراستہ تھے اس کی گھڑ	مردوں لاکھ ایمان آیا	مجھ کو یک قوم بھیجا تہ	میں تباں توڑ یقین کے	انہ میں انکے جلا با نصرت	بھیر رہے کو کیا ہون رحمت

سوالات ہیودہ کرنا کفار قریش کا جناب سالماہ میں ان شرف فل آیت قرآن مجید میں کا فرد کے

اور اسی سال صنادید قریش	جمع ہوئے میں سار کدیش	یوں کے عرض کہ ای شاہ انام	تو جو دیتا ہی تو تیرا دن نام	کہنے سے کرتا ہی ہونو سوا	اس سے مقصود ہی کیا ہوا
-------------------------	-----------------------	---------------------------	------------------------------	--------------------------	------------------------

مال و چاہے اگر کوادر	لے ہو یا مال و زادہ	مسلطہ یا اگر ای گاہ	ممنوع ہم کو میں چھوڑنا	گری حای گئے کھلائی	لاؤ گئے چہے سہا ہر
ہو مر جان پڑے دوں	ول میں مددہ ہم کو	سرک مال بھادار	میں رہتا ہوں ساجی	میں سے سرور اورد	ی علیہ لاؤں گئے ہر
زور میں ہو کر دغا کر	حق جو مانا ہو کج حاکم	سکے چہے گئے دے اگر	کہ اگر حق کا تو یہ پتہ	جستہ مانے کہوں کہوں	میں میں نا کر دغا
مانک ایک حالت اس	سامی ہو تو یہ سر	مانکے دوسرے چہے کہند	مال و عا عا دہا دہ	اور پتہ چھوڑے رہی	دو ہمارے سے سہا
سہی چھے مرکب دہ	سے سے لاؤں سر زوال	اے سو دے کس حکام	وں چہا کو داسا	جو حوا سے سہی	حکمی قرب میں سے
سدرے لے کر دے	کہ عیاں مل میں کلاؤ	رستہ حکم میں ادرب	اسی ہو کر کوئی ہے	سی ہی حکم کو کج حاکم	گلو سواوں و کھلا دہا
ولس میں سرک لاؤں	ہم را یاں سے ہر لاؤں	لو کہ حق سے بگاڑ دہا	س داسا لے لوں کج	حق ہی حق رہی ساجی	عالم سے قرب سہا
	سکے بہا سہی و دہا	ہم کے دیے ہی ہو کلام	سادہ حال سے افسانہ	سہیے ان کے سر حال	

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْحَقِّ لَمْ يَأْمُرُوا بِالْكَرْبِ شَيْئًا وَلَسْتَ بِمُحْسِنِينَ
وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْحَقِّ لَمْ يَأْمُرُوا بِالْكَرْبِ شَيْئًا وَلَسْتَ بِمُحْسِنِينَ

لوں اس سے حب جاوے	چر کے وہ جس میں کساوے	حسرت کو اک لب کھاوے	سب ملائی کسی دے	وایں یاد میں کھاوے
نامیں سو سب بھا	سکروادیک چڑا کھاوے	شہر دارا و کھلا	اسکا مہر ہوگا دوجا	سبھی سوہ تر کھاوے
فرم جتاں جس دے	عالمی لولا کھاوے	دورہ سب کھاوے	حاجہ جو چرٹ دے	لولا کھاوے
شکر سے ہر کد	من جت جت جت	فرم تراز میں	سجری لاس کد	سجری لاس کد

أمرأت الذي كهر بأمايا وقال لا وبين سالاو وكذا أظلم العيب أم الممد عيدا كثر عهدا

محکم دکن کا تحفہ، اور کھار سے عام اگر
کچھ دلا ہے جس میں
کر دیا ہے کہ ہمت و ظہر
کا دل و دماغ پر شرمندہ عام
مست و کس کو تاراسا

إِنَّكُمْ وَمَنْ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَصَ اللَّهُ لَهُمْ أَسْمَاءً كَمَا هُمْ يَدْعُونَ

[illegible]

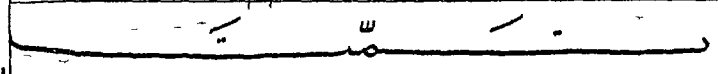
إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحَسَنَةُ أُولَٰئِكَ عَمَّا مَعَدُونَ

ملک دارن گناہا ماحر	قصہ رسم واسعد فہر	لاما کی کوہ مہوں شر	ساحہ صاحبہ کی سامان	وگ کی کھیتے وہ سرور
لوں داہمہر کساتا ہاں	حداس تاس تو اس کے دین	غمر اس طرح کی کتہ داس	کی گزرقصعس دادو کوہ	اور سلمان و مشق دادو
رحمت کو مقرباں ہم	بہتر ہر جہان غم	ست ہر آیت مہر کھن	لا احرام امر سرور	

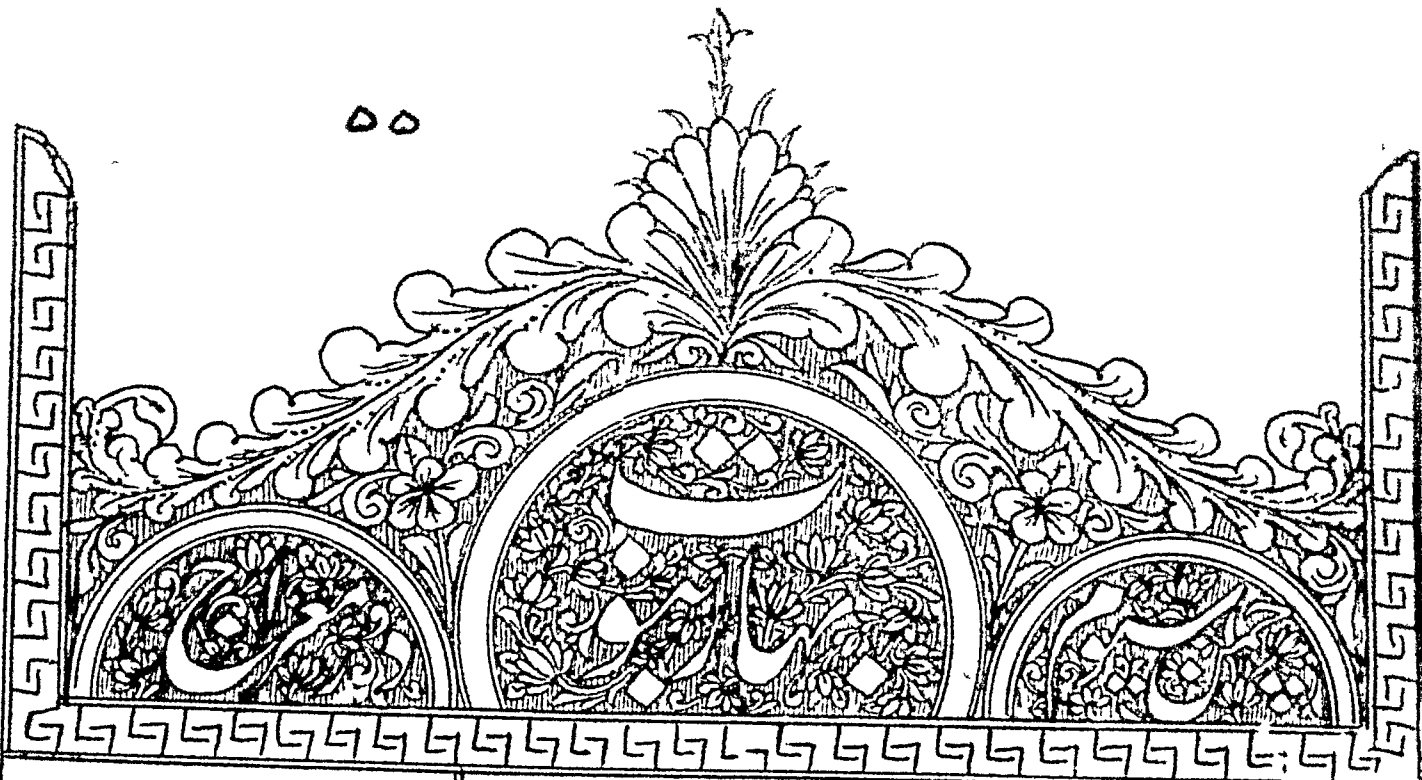
يَوْمَ الْأَسْرِ مِنَ الْأَحْدِسِ لَقِىْنَاهُ عَنِ الْيَمِينِ
وَالْأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۚ وَادَّاسُ

عَلَيْهِ اَيَا تَاوَلِي مُسْكِرًا كَاَنْ لَمْ تَسْمَعْهُ اَكَاَنْ فِي اُذُنَيْهِ وَفِي قَلْبِهِ وَبَعْدَ اَبِ الْيَمِينِ

خامنه		روم و جل رسول اولاد	یہود و عیسائی و صہیون
حسین احوال رسول اکرم	سید عالم علیہ السلام	اور علی و حسان کو صہیون کر	مصر و امان کو صہیون کر
سکینہ بنت جبریل رضی اللہ عنہا	سیدہ زینب بنت جبریل	زینب بنت جبریل رضی اللہ عنہا	حسین اکرام کا نام ہی صہیون
فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا	عمر حبیبہ بنت اسد رضی اللہ عنہا	اس کا گویا حسین رضی اللہ عنہ	دوسری صہیون کا نام صہیون
میرزا علی رضا رضی اللہ عنہ	کریمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا	ان کو بتایا وہ رسول اللہ	کریمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا
حسین بن علی رضی اللہ عنہ	فصیحہ بنت اسد رضی اللہ عنہا	میرزا کا دو اسم ہے اب	پس صہیون کو صہیون
سیدہ خولہ بنت اویس رضی اللہ عنہا	امی دوسری صہیون کے	دوسری صہیون کے نام	صہیون کا نام ہی رسول اللہ
روح پرورد عالم کے نام			



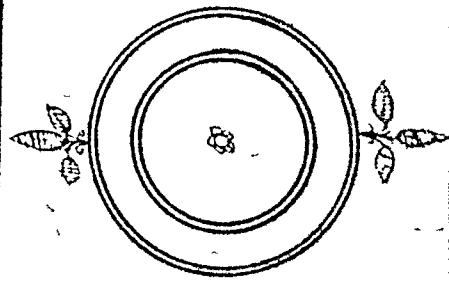
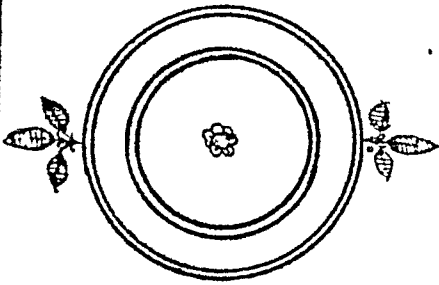
قطعة تاریخ تصیف کلاز ابوت ارسطو سید عیسیٰ محی الدین صاحب ویلو رے					
چونکہ از شاہ علم	گلشن کوثری	نور محمد	گلشن کوثری	نور محمد	گلشن کوثری
۱۲۹۵					



بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بصفات المحمد والاکرم



<p>ماہ تابان بہ بیگا ایک جملک کیا بے مادر و پد پر پیدا عین طوفان میں بیابی الہی کیا پھر سے بک سے مردود تا جہل زد و ذکا و دادار رحمت خلق ست عالم کو ایک ہی دم میں لامکانین یہ سسر سر عیش ان کا ستہ کی رحمت یہ بہن عجب جہر کیوں ہم حمد و نعت ادا کستی نوح جو میں بے قیاس جو میں سبطین با صفا حسین قطعت اور غوث کا ظہور جنگی تہرت بھی ماضی و ملک</p>	<p>اسکی قدرت کے ماہ کا بیگ اپنی قدرت بوالہتر کو خدا کستی نوح کو مسمی وہ رحمان سرکستی اس کی جب کیا غرور اور یوس ہی کو مسمی ای ما اور پے حبیب اکرم کو یا تو لیا ہوا مکان میں عطا حاما آنا یہ یک آن کا عطا اسکی قدرت سے یہ نہیں عجب جو و ملاح مصطفی کا خدا اور اسکے مابین حیل اور اس سے کہ قرة العین حق کی بس قرب و معرفت کا ظہور دات تقدس ہی جنگی شکر ملک</p>	<p>مین بلا شبہ خارج الزم ہفت دریاں اباب قمر سا لغنی کر دیا اسے یزدان نار گلزار یکا بلبر اسیم دیا اور یس کو مقام ملین اپنی قدرت کے گے گداور سیر مہراج کا دیابی راج قرب تو میں سے ہوا ہراز اسکی قدرت کا یہ سما یا ہی ہو کے قاصر کہا ہوا لایعنی دمدم میج ہم ستام و سحر جا را کان شرع و دین نیک ارحمن تاج بہدی موعود دیکھ جنگو ملک ہو حیراں</p>	<p>اسکی قدرت کے کار و بار عظیم اسکی قدرت کے بحر کے ای بار جب سجد کیا اسے سیدنا اور قدرت کر دیا وہ کریم اور قدرت سے اپنے کر کے پسند اور مہی کی کو چرخ چام پر ساتھ اسکے ملک کے اوج حق کی رویت دمان ہوا یوں لجا یا ہی اور لایا ہی حمد میں حق کے حب ہی ایسا تا باد اس شہر شہر خاص اسکے جو چار میں خلفا جسکے اولاد میں بعین و دود ایسی ان میں ہو عظیم الشان</p>	<p>جوی ہرستی پو قادر مطلق مہر بہ کم ہی ایک در سے ہی ملا یک گا کر دیا سجود کر دیا غرن انکو ب قہار بحر اخر سے کر دیا بی پار میر کے عالم سے نکال ہی عروکت کشان و شوکت سے حق نے اسکو دیا نشان رفیع جو بفضل عظیم و شان عظیم بک کر شہر ہی کی عزت کا صلوات و درود و بیغایات میں ہدایت کچھ کے تار سے سیدہ دیں کی بہت خیر و را ایک کے بعد یک کی ہی ہادی</p>	<p>حمید اسکی کو ہی الباق اسکی قدرت کے گھر کے آگے علم اسکا دے اسے معبود اور عدا ہوا اسکے ستے کفار اور مسمی کو قادر کر تار و معل ہی میں ایک پلا ہی ایک ہی پل میں اپنی قدرت طرفہ العین میں یہ سیر مر ایک لمحے میں اسکو ت کریم یہ ہی یک شہر کی قدر کا یا انبی لکوک تسلیمات اور صحابہ جو ستہ کے سار والدہ جن کے فاطمہ زہرا شان کثرت ہی جاری</p>
---	---	---	--	--	--

<p>کونہ پر عزت پسند جسے ملک شہید پادشاہ حجاج مرشدی مولائی مولوی حافظ حاجی سید سراج الدین قادری مدظلہ العالی نے</p>	<p>منصب حضرت غوث الاعظم حبیبی السید نقی العظمیٰ اسکی مجلس کی ہونی نامی جسے ملک شہید پادشاہ</p>	<p>خدا تعالیٰ کی کس دھن سے جسکے آگاہ کس دیکھا ہر رات گزری ہر سال اس کے لئے خاص مہربان حضرت اپنے وہ نگاہ سی ملک عرفان کا ہی وہ وال پہلے سے اس کی گھانیاں ماضی و گذر کے در عالم</p>
<p>مدد ارمان کی سچ مرجع دعا و رمانی رسد مدظلہ العالی اس کے پاس سنا فضل حق کی گمانی اس کے دین کی گمان</p>	<p>یہ حوالے کے محکمہ کا گھر سچ ہر سال سب سے بڑا اور جو جس کے دوسر سرایا نہ سہ ہر ذکر و بوحی کی بھی حجت</p>	
<p>حاجی علی محمد طاہر و ماضی ماضی اللطف کا گھانا خلعت نور و بوحی کا گمان اس کی شان کی دلالت اپنی بنا و بوحی اس کا گمان لکھے مولیٰ کے مدظلہ</p>	<p>مدد ارمان کی سچ مرجع دعا و رمانی رسد مدظلہ العالی اس کے پاس سنا فضل حق کی گمانی اس کے دین کی گمان</p>	

معراجِ شریف کی بارگاہِ اسرار اور معراج کی تحقیق اور معراجِ روحانی و جسمانی کا مسوت

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الَّذِي ذُكِّرْنَا فِيهِ لَئِنَّا لَهُ مِنَ الْبَيِّنَاتِ ۝

پاک دوا ہی توبہ کیا ہے مگر کوئی نہ اس والی مسجد سے رہے مسجد ملک خمس عمر تو میاں لکھی ہوئی کہ کد کھاؤں اس کو کچھ اپنی قدر سے مگر مے دی مستنا و مکھا و

<p>افضل حضرت سمندر بر جہ صیغہ شہادہ دین گسوا جو کما مسوا سے صلیں حصالی کا سی اسکو عطا اور بیٹے کے من و جود فرم اور موت شہادہ کا استخوان نصیبتہ کے من و جود دروڑ دوسرے دو میں روح مسام دینی من جاب حد نقص تاکہ عیسوی کی شمشائی حلیج امداد نصیب من کوئی صراح اولی کا حال اور کہ بعضے عاقل منار از حرم نام کسی ارضی مامان یوں دین پر کھوتا اور علامان مسیحی اس لئے دعا کالی رد میں</p>	<p>اور حق جفا نقص کسرت اس سے میں سکھولا سید و مد سے صلیں پس جصلت میں دھولا کیا کردہ ہوال کی بھی مارویم مانع بار جوں کی صلیں ہوا صرح شاد اور دریا ہوا صرح اسکو مارا کرم اس حق میں کچھ ہر سدا کہ شاعراں دینے دل مار سکھ رہا صاخر جہوں عالم جواب من چرا حاصل کہ میں صرح شہادہ گسار نصیبتہ کوئے کائنات ہی ہاری الکا ہی بہتوای غص صواب بوجہ سر سے مامان دا کہ اسامی بوج دروڑ</p>	<p>اسکا صرح اور اسامی اسکی صدق و صحت کا اس میں سامعین صرا اول سب صرح منقطع میں کر اور کہے من جند من علما جو گسا سر حرم سے تاجہنی کہے نصیبتہ صلیں گسار نصیب و جاب میر کے من سدا کے اگرچہ جوں انھیں چاہی نو کہے کہا نصوب تا ہوا کسا ہی ہوا ککر تاکہ صرح حال سدا ری حق جس کو کیں ہی ملک اور نصیبتہ آسمان بہ نام نصیبتہ مخصوص فکر نصیبتہ من متعلق مصطفیٰ جلال راجد حق صرح دروڑ</p>	<p>سر مرکب آسمان کوئی دروڑ اسکی ملکد کھر جند حشر اصدق صادق ترا کول محلف والے من انکر سب و موم جی کی جی کج اسکو کہیں گے اسری ہوا صرح سادہ کو گئی مار نصیب و جاب ہی دسترس ہیں سدا راک دل نصیب پہلے جوتا ہی تور عالم جی کا حق کج ہی مار علم رو کساں نصیب سوا ری س سدا ری حق ہی ایک صرح صرح ہی صرح مام جو کما مار نصیب ذکر نصیبتہ گسار دروڑ آئے من سدا ری کج کج دروڑ</p>	<p>یہ جصلتہ کا جی صحر کہ نو کیں کج صلیں ملک سب صلیں کا نصیبتہ صرح کج من کہے اگر کج کی سبھی اور لاکا پر کسا جود پس جی حال سدا ری باوجود اسکے سعی من عام تو کہ وقت مرا قہ صحر بہر صحر وہ ای گساری کو کج عاقل و اس انسان اور کج عالم کون کون کسا اور اسکی روح من مام قول پر اپنے اندہ مکر یہ سب ہی قرین کج کج سر نصیبتہ من ہی صحر لکھا دایہ سدا ری محام</p>	<p>محر وہ سدا ری کج صحر سب اسکالے جود صحر مرل و صحر کج سب جی نصیب کی دروڑ مار دس ہی صرح اولی اسکے صرح لے من م ہوا صرح اسکو کما ری کہ مامان اسکا کج سدا کے من جہم دروڑ تار سدا ری خود آسمانی دینی کے مارا کج شاعراں انگلے نصیب کج ہی مام اس سدا دس کو جود مام لاکے من و دسل ہی مام کہے یہ سدا ری کا کسا صحر کج نصیب سدا ری سورہ کج من ہی مام</p>
---	---	--	--	--	---

دیکھا سر سے شے نہ پہن	پس سر گھڑی اچھل	عمر کو کسی طرف نہ گئی	نہ سوچا کوئی کجا پیغام	اور نہ لگا مسرتی	راج نادو تو نہیں لسی
یہ لکھنا بھی کوئی تاپا	یہ لکھنا بھی کوئی تاپا	مس آٹھا و مدھی لکھنا	او دور گھٹ کا گمارا داو	میں کھانے کا دے ہوئے	انا امرت سے جھرتے
انکھیاں دودھ دانا دانی	انکھیاں دودھ دانا دانی	اور در در کے سر لالعل	ترکشا نا اوس بار	سج ماو کا بھی کچا کچا	خلہ تر کر کے لانا دانا
کسی مگر باغ سے نہ لکھنا	کسی مگر باغ سے نہ لکھنا	چاہو سو اس سے حوا یہ	سے سوچے لگاتے سے بارش	پس پڑ جس سے نہ لکھنا	گھر سے سب اچھڑا دیا
انکے کان پر کس کوئی	انکے کان پر کس کوئی	لکھنا وہی سلسل کا	لائے تھے سے لکھنا	لائے تھے وہ نہ کورہ حور	طس اب بھی کچا کچا
انکے سے سر نہ لکھنا	انکے سے سر نہ لکھنا	اور وہ دس بار لکھنا	چار سطر میں ہی لکھنا	اور تھیک سطر میں لکھنا	لکھنا لکھنا سارے کچا
سدا دل میں لکھنا	سدا دل میں لکھنا	دوسری سطر میں لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	اور جب لکھنا لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
لاوا دھواں آگ کا دھواں	لاوا دھواں آگ کا دھواں	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
ماورون غامد	ماورون غامد	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
ہی سے مول کہنے کی دعا	ہی سے مول کہنے کی دعا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
اوسے دھواں دھواں	اوسے دھواں دھواں	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
اور دھواں دھواں	اور دھواں دھواں	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
مہر دھواں دھواں	مہر دھواں دھواں	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
چہرے دل کو کسی حاس	چہرے دل کو کسی حاس	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
سر نہ لکھنا	سر نہ لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
شاہ عالم کو کھانا	شاہ عالم کو کھانا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
وٹاں لکھنا کھانا	وٹاں لکھنا کھانا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
چہرے لکھنا کھانا	چہرے لکھنا کھانا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
سورج ترس میں آگ	سورج ترس میں آگ	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
اوسے عین کچر حاس	اوسے عین کچر حاس	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
انک پڑ کو دھواں	انک پڑ کو دھواں	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
وہ کاتھری سادھی	وہ کاتھری سادھی	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
یکہ نام ہی حشہ اکرم	یکہ نام ہی حشہ اکرم	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
احیب مداح محمدی	احیب مداح محمدی	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
سرسر میں سے ہا کریم	سرسر میں سے ہا کریم	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
اور پکا رکاب ہمارے	اور پکا رکاب ہمارے	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
شہد و کتب اتر مارے	شہد و کتب اتر مارے	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا
لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا	لکھنا لکھنا ہی لکھنا

یوحنا مکر بنی کبا حیرل اسلام علیک یا آخر سب حوائی گذر گئی اسکی اسی تیرے آہ سب ہی رسول جی روایت ہی مشکیا ہی پہلے اگر کیا سلام وہ جو چھروان غرض رسول خدا اُسے مسجدین سروریت	سیر کر گئی رسول حیل اسلام علیک یا حاتم ختمی ہی اسکی ہی باقی کرتے دنیا کو آخرت یوقول راہ میں جیکہ قبر موسیٰ پر روح آیا مگر جسم ہو پہنچا اگر یہ مسجد اقصیٰ تخت کے دوزخا کویت	اُسے گذر جب ایک جماعت پر ولا جبریل کہہ جواب سلام جو پکارا ہی تھے ای نہیں اور مکر دوزخ سے ابلیس قبر میں وہ نماز پڑھتا تھا العرص احد اس کے حیرور باب مسجد کا ایک حلقہ اور ملا ایک بہت بااجلال فضل کا اس کے سب اہوار	رو رو ستا کو تھوٹ اگر خدا دیا ہی جذبہ تاحفام مٹا وہ ملعون اور شقی العیس کر تا گمراہ کو برقیس چھر سلام نماز کر کے ادا نیک بد قوم پر گئی گدرا باند نا اسکو براق ای انگہ وہ ان آئے تھے تہہ کے استقبالا اور ستارا بھی اسے بسیار میرنے فارغ نماز سے تو کر پا پسنو کا تھا اسے دسرا راہ سسر ہزار برس کی ہو وے بت سارات سار دیتے تھے تا تھیں آگ وہ لیا تھا یقین اور ہون منظر تری اودام اسکی دوسو برس کی گھیرائی خازن بادیر دین چنچا اس فلک پر چرنا ہو میں اسدم یرتے تھے ستارگان سما	یون سیم سلام ہی کل شر سے حیریل تیرے عرض کیا ہی صلا تو نہیں جواب دیا جو کہے وہ سلام چھوٹو ہون کہا سنے کو دیکھ ای اکاہ ایسے اعمال کی جبر او مزا اب بھی باب محمد سیکتین اور سیمبران بھی اس آئے اور ہونی ہی اذان خوش آوار دیکھا اس کے جبکہ باہر دو پران شتر زمرہ کے اور ہر ایک مقام برٹیک پس سواری اس برقی کچان وہ کیا حلقہ کے چھو سلام شکر ہی فضل سے خدا کے جانور خشکی اور زری کے کثیر اسکو سسر ہزار پرچرین منزل بر دگی بھی وہ یک دریا حکمتی کا ہوا آگون ب مختصر پہلے آسمان کا حال میں ہون جبریل اور میر ستا دیکھا بال ہزار حق کے ملک ہر دو جانب میں اس کے تھے دو ہی ہرشت اس کے ستر جاننا چھ کو جبریل نے اشار کی جھاڑ ہوئے تھے خرم کے و تھی صدقہ نقد جو یکدم دیوین	اسکا دربان جو تھا اسماعیل اسکو روح الامین بہت بولا حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے یوحنا بہ دیکھ میں اسکا سبب اور جماعت ملک کی یک دیکھا بھر جماعت پہ گذر ایک آگے یوحنا جبریل میں انکا حال کہا ان بندگو کا ہی مثال مئل الذین یففقون اموالہم فی سبیل اللہ یعنی مثال ان لوگوں کا جو حج کرتے ہیں اللہ کی راہ	میں اپنے مال کھنٹ جتنا آئیت ستم سنائیل فی کل سبلة ما تمحبة جیسے اٹھی میں ایک دانہ بودیون اور اس سے ایک جھاڑو لگے اور اسے سات
--	---	---	---	---	---	--

فصلیہ

<p>فَقِيلَ لِلْمُتَحَلِّلِينَ اَللّٰهُمَّ عَنِ صَلَواتِہِمْ سَاحِقُ کرادی نماز میں تاخیر کوہ دنیا کے بہن گرد البین اس محو دہ دی ہی خبر میں کہا اور کوسا ہی عمل محو اس طرح کیا ارشاد یہ حدیث صحیح ای عجائی جسے انکا وضو کرے بہتر کر جسے اتمام اب جو حوران عاصی ہی سیر رقیامت کا روز حاکم اسکی خاطر نہ نور بر تان اور ابی بن جلف چو بختا وقت و کار فرض کا جب رہے ایسا ہی حال کا نام اول وقت جو نماز پڑھے کہنی ہی حق نگہ کے جھگو یون پین سے سمجھ لے تو رہی یک تخیل اسکے جانی کی دیکھتا کیا ہی غم میں سکے وہ کہی کس لئے تو درد کے ساتھ آہ صیدہ اہی حر لڑکے ہی اس واسطے بہت عذاب العرض شاہ دین فرمایا کہا روح الامیں میرے ساتھ کہا قرآن میں رب موجود</p>	<p>کر کے سستی پزیر وقت اخیر اسکی گنج سار گل جاوین کہیں سائل ہوا زخمی سیر کئے ارشاد وحید مرسل کہ کرے راہ میں حاکم جہاد ہی صحیحین میں یقین آئی اور پڑھو انکو اسکے وقتوں پر حق تعالیٰ یہ عہد نامہ لگا نام عبد اللہ جسکا ہی اشہر بالیقین وہ نماز اسکے لئے اور نہ ہو وہ نجات بھی اسکو اس سب کو پناہ دو کھذا جلد تر بندہ مسلمان ب بختیں جا رہیں گناہ نام آسمان پر ہیں اسکو بیجا جس طرح تو نگہ رکھا جھگو کہ پشین پرانے کپڑے کو دفن کیے وقت گوڑیں ہی گری اگ سگی ہی ہے زور و سعت ای ایسے مجھ سے پوچھنا یا یہ بدعمل تھا یہ بہن کا ریسے قرین اسکو الگ کا دریا اور اگے جب اس میں چلا یہ نہیں دینے والے بیٹے زکا ستان میں لکے جو دیوبند کا</p>	<p>دل ہی ان نمازوں کتنیں دل سے ہی مراد صحت عذاب اول وقت میں نہ تر سکے مار یا رسول خدا ہی کو سا کام کر نایابی ہی والدین کے ساتھ کہا راوی نے مجھ کو پختہ اور عبادہ بن صامت کے اور کامل کر گیا اسکا رکوع بلکہ جاتا تو اسکو سختیگا کہا ایک دن مصطفیٰ کے حضور جانو ہو دیگی نور اور بر تان اور قیامت کے دن زینت صفا اس خیر کار راوی مسود کرے اجماع و صوبھی لکے جو اور کہا کہ کو جا بنے تو بہ اسکو ہوتا ہی ایک فریقین اور پڑھے غیر وقت پر جو نماز مارتے ہیں فرشتوں یقین جہاں جب سکا اپنے گھر اسنے گھر کے قبر کو مونا کہا دیکھا ہونے جا کر اب نہی اسکو نماز میں جستی اول وقت ای بکو انداز اور یک قوم پر کیا میں گندہ نکیرین رحم مفلح کے اُپر</p>	<p>ہو نمازوں میں غافل ہیں ایسے لوگوں کو جو جو فرشتا وقت آخر میں جو امی دسار دو ستر تر و قادی عیلام اس میں حال ہی خیر اور بر کا لے تے باتوں سب دی ہی حیر یون روایت کیا ہی حضرت اور بحال انہیں خستہ شمع گر نہ چاہے عذاب دیو یگا جیکہ آیا نماز کا مذکور اور اسکی نجات کا سامان رہے ان چار کا فرض کست حائے ہی وہی ابوداؤد کرے اسکا حشوع اور رکوع سج مسلم روایت کی کیا پہنچتی ہی جو ناہر تر ہیں وہ حشر ہے سوچ جی امی مونا اسکے صفا کے منہ پر اسکی ہیر کہی نہ زور کو اپنے باد کیا اشک نیران ہی ایسے گھیرا اگ سگھی ہے اسکی قرین سب آکر قی قی وہ بڑی سبھی جو مسلمان ادا کرے نہ نماز بھوکا اور پیاس سے منظر اس لئے بہ عذاب ہی انہر</p>	<p>کے حضرت مراد ساجدوں کے بعضوں اس طرح سن حضرت انکو خالی اکوان کہا سہرور نماز پر خرد میں کیا عرض یا رسول اللہ اور زیادہ اگر میں سچنا کہ یہ پانچون نماز کو مونا حق تعالیٰ پر عہد ہی یہ سنو اس مبارک جہر کو امی مسود وہ نماز یون ہی نے کی جو حافظہ نہ انکا ہو ونگا ہلا قارون دوسر فرعون اور منقول ہی نذول نورین جو کہا کہ سو گیا ہو گناہ اور روایت کیا ہی یون ہی اپنے صفا کی مخفرت وہ انہی ہی کی ایک ظلمت نقل ہی ایک شخص کی خواہش وہیں بے اختیار دوڑا ہی اور پوچھا ہی اپنی ماور سے اسکی مادر نے سننے کو لگا اول وقت پر نہ ٹہرتی ہی آہ جب حال اسکا ایسا ناگتے تھے انھیں ملک امی یا دکڑا یا بیان نکوۃ کا جب</p>	<p>حائیر تر کہ لوگ دہینکے دل کہتے ہیں جاں وادی کو ڈالے اس داؤد غم میں جاں وقت پر اسکے جان کرنا ادا اور بھی کہا ہی کیجئے آگاہ تو وہ البتہ اور فرماتا حق تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا کہ وہ رحمت مجید اسکو ہی روایت کیا ابوداؤد کر جسے محافظت انکی یعنے اچھی طرح کرے نہ ادا اور مان تیس لے لے خون کہ میں فرما کر کوئین وہ نماز انکا ہو دکھا رہ کسنا میں زاحد عربی مانگتی ہی تاہر در حیر چرخ اول ملک وہ جاو جب کئی دسیلے نقل ہی ماحر اور تریت کو اسکے گھوڑا ہی کہہ مل کیا تھا میں کا میرے اور میں سے آہ یون بولی دیر کرتی تھی دیر کرتی تھی بے نمازی کا حال کیسا ہو اور تھکتے انکو جانب نار کچھ لکھو آیت وحدیث اب</p>
<p>سَاطِعُونَ مَا جَحَلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سو سمجھیں کہ لوگ یہ جھلا بوسریہ بہر روایت ہی کہ کہے خاتم الرسالت ہی</p>	<p>یعنے کہتا ہی قادر متعال بلکہ یہ لکے واسطے ہی بڑا کہ نہیں کوئی صفا زور مال</p>	<p>جن کو ہم فضل سے دین مال کیونکہ نزدیک ہی برور جزا مال کا حق ادا کر ہر سال</p>	<p>بخل کرتے ہیں اسمیں دوزخ مال زرا نہ کا طوق ہو دیگا یعنے ہر سال میں خوشی گستا</p>	<p>یعنے دینے نہیں میں کا زکا اور گنگے میں لپٹ لیو یگا نہیں دینا ہی مال کا وہ زکا</p>	<p>یعنے دینے نہیں میں کا زکا اور گنگے میں لپٹ لیو یگا نہیں دینا ہی مال کا وہ زکا</p>

کلمہ اور انکا حشر

کلمہ اور انکا حشر

کلمہ اور انکا حشر

جو کچھ تیرے طرف سے ہوگا اس میں میں نے کچھ نہیں دیکھا
چشم و بر وجہی ہمارے

اللہ ہی جسے مالا وعدہ ہے

کیا وہ کرتا ہی ہے کچھ نیکو کار
کہ ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ
کہ کوئی مالدار بھی ہوتا
موت کو دفع کر دیتا
یعنی اللہ ہی جس کا ہوا
توڑنے والی آگ میں فرو

نار اللہ الموقدہ

جہاں گاہی ہی ہو تو کچھ نہیں
ہو دینے کے لئے دلوں کے
اور ایک شخص کو دیکھا
اسے خیانت کی کچھ بھی نہیں
حق تعالیٰ کی اونٹنی کی کبھی
اور امانت میں جو خیانت
باندھ دے حیران کن ہے

اور فرمایا سید کو ان
جو امانت میں ہو خیانت کر
ہو دیکھا سارے خلق میں سوا
کہ فرستوں حکم حق سے
کہ تھے ان کے فعل بد پر نظر
جو امیروں کے تھے خوشامد کر
نہ کیا منع خلق سے بدعت
یہ جو حق گوئی عالموں پر
اور یہ حسن عمل سے ہی رہا

بند پر کے گئی ہی یقین
سخت بنے سترن بکھر
بار تھا اسپل دیکھا تھا
دیکھے از حدیث اور قرآن
اور پس میں ایک سری کی
جانو تیرے ہی علامت
جانو لاؤنگے اس کو دھڑل
کہ میں ایک اور قوم کو دیکھا
کہ یہ آخر کے پاس تھے
اور فضیلت طالب دنیا
دیکھ عالم اسے خوش تر بنا
گناہ شیطانی ہی سے بچے
ہی اہمیت کی وصف تھی

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

بالمعروف والنہی عن المنکر

دوستی اور دشمنی بھی
اور یا قوت اور زور کے
تو فلان دن کیا تھا ہی
شاہ ظالم کے رو پر دیا
کیسے اوقت تم رہو گے
کہا سگوند اس ظالم کی
کیسے اوقت ہو دین تم
پوچھ نہ کیا ہی کچھ ارشاد

کہ اس کو گون وہ برا خدا
تین لک انکو ہو دین درواز
امر معروف نہی منکر جو
امر معروف کہے جان کو
عورتیں جب تمہاری کشتی
تا تھیں جسے جان میری
سمجھیں معرفت کتب منکر
کیا ارشاد انکو شاہ عباد

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

بالمعروف والنہی عن المنکر

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

بالمعروف والنہی عن المنکر

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

بالمعروف والنہی عن المنکر

تب انھوں نے میری کسی
اسے اس کو نہ ہو
کیا نام نہ ہو وہ رب و جہد
کیا معروف و نہی منکر

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

یونہی کہ جس پر میرے
یعنی میں دشمنی پر
جیکہ ہو واپس رہت کا
جسے حق بولنے سے ساکت ہو
امر معروف و نہی منکر سے

بالمعروف والنہی عن المنکر

اللہ ہی جس کا ہوا

یونہی کہ جس پر میرے

سودے مال سے جس کا اور جانت کو میں دیکھا کہ	خاندو دیا میں پرورستان یا نشرِ آگ سے انھوں کو ملک	وہ مجھ کو کبھی بہت اندر مارنے خون سیدھ کھانا تھا	جب اس کو کھانا مار سقر بھر جلا تا تھی انھوں کو نہ	ایسے ہی آئے ہیں حدیث کثیر ولاجر بل سیدھ میں جفا	الغرض یوں کہا رسولِ شہر کئے ماحق تھے خونِ سلاک کا
---	--	---	--	--	--

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَضَ آخِرُ أَجَلِهِ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا

یہے مومن کو قتل سے جسے تب ہمیشہ وہ کا فرق کرتا	آہ ماحق جہان میں قتل کر پادے دوزخ میں رنج و آفت	یہ جہنم ہی جانو اس کی جزا قتل مومنِ حرام و منع حجاب	پاد یگا وہ عذاب نہیں ملتا گر کہ قتل کوئی بد عنوان	یہے مومن کا قتل حلال سخت ترتب کبیر بقیل	گر کہ قتل کوئی زنتِ حلال رہے دوزخ میں وہ ناظرِ طویل
نہ خود سقر سے سُنائی دیا کہ تھے نہ نہ انکے بسیر کا لے	ہو دیگی مدتِ بد مدد مراد اور انھیں قید کا لے لے لے	اہل سنت کا ہی ہی مذہب انکو پہنا کے اتنی کبر سے	دیکھ عہدِ کتب میں یہ مطلب مارنے تھے بھی گزرا ہر سے	اور کہا یک جماعتِ عورت خونِ رگ کے مثالِ انجی سنا	میں نے دیکھا ہوں اس کی سنا سب کو روئے تھے کہ نہ آواز
بولاجر بل ہیں پڑھ عورت چاہتے عورت کو تو سقر و عبا	دئے مرد و نکور رنج جو بہت رہیں مرد و نکور تابعِ فرماں	عورتوں پر نہ لے مرد و نکور مرد کا حق ہی عورتوں پر ترا	دی فضیلت پر دیکھتے آیت تو دیکھے مصطفیٰ نے فرما با	الرجال قوامون على النساء سجدہ کرنا اگر خدا کے سوا	دو سرگیتیں روا ہوتا کہا سب اسکا ہی تو فرمایا
حکم کر تائیں عورت کو تو کوسو کہ وہ مرد و نکور دیتے ہیں گالی	کہ کرین سجدہ ایسے مرد و نکور اور کرتے ہیں انکی ناشکری	اس سب سے ہی عورتیں اکثر دو ملک انکو حکم سے حق کے	کہ تھیں دوزخ میں عورتیں اکثر سخت پادیں عذابِ نار سقر	اور کہا قوم یک نظر آئی اسکے ہر یک کو کہ رکھ یاد	دیا عصبی کے دریاں قیدی میں نے دیکھا کہ تراخ تھی مہیا
تھی معلق ہو امین آویزان اور ہر ایک کی تراخ اجماع	راک کر دے نہی چھار کو مان ان المسافعين في الدرك الا سفلين	یہ کہا کون ہیں کہا جبریل یعنے حکمہ منافقوں کی یقین	ہیں یہ سارے منافقان بقیل ہی جہنم میں طبقہ یائیں	اور باطن میں تھے یقین کافر الغرض بھر میں نے فرمایا	کہتے ہیں عاق وادین اسے
دیکھا اور ان میں جماعتیک نکے جلا جلا تے انکو ملک	نکے کرنے میں والدین کے تھے نیک کی کرنے میں والدین کے تھے	کہا جبریل نے کہ یہ نادان آئے اکثر حدت اور آیات	ایسے ماسا کے ہیں ناخوال دیکھے اب یہ آیت قرآن	جو نہ ماسا کا مطیع رہے کیا کہا حکم خالی کواں	

وَقَضَىٰ رَبِّيَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

یعنے مولا نے تیرا حکم کیا پدر مادر کی میں حقوق کی شان	کہ کرین بندگی اسکی ادا دیکھ کسی بلند ہی اجماع	طاعتِ خیر حق کرین نہ کبھی کہے حضرت کہ تین چیزوں کی	اور مانبا سے کرین نیکی اب وصیت کرو میں کو تہو	دیکھ طاعت کے ساتھ ایسے خدا نہ ناز و نین کو تہی کبھی	امکی نیکی کا حکم فرمایا اور احسان باپان کے کرو
اور باندی غلام کو نہ نہا عمر سہ سال جسکی ہو باقی	تم نہ ہیچا دوزخ اور آزار وہ کرین والدین سے سیکی	کیونکہ مانبا سے جو ہو سیکی تو خدا اپنی لطف رحمت سے	عمر اس سے زما وہ ہو دیگی عمر کو اسکے تیس سال کرے	ہی قسم اس خدا کی مرو عبا اور ایسا ہی کو ی بند کی	عمر ہو عیسٰی کی باقی قطع رحمی سے عمر ہو و گم
اور فرما سے ہیں رسولِ خدا قریسا کر گی تنگ اسکو	رنج مانبا سے کو جو دیو یگا اسکے ملجا ویں بسلیاں	تو گنگا روہ ہو ماحق کا اور فرمائے دین کے وہ سدا	اور اسکے رسول مطلق کا عاق مانبا سے بھی اور ملیس	اور جب موت پہلی دو یقین رہیں دوزخ میں اسکو سچ	اور مد فون اسے کرین بزین ایک درجے کا انھیں فرق رہے
محس والدین اور بنیان ایسے ہی آئے ہیں بہت انجا	رہیں جنت میں اس طرح پر جا انکے لکھنے کو چاہئے طومار	کہ وٹان فرق انھیں ہو دیگا الغرض مصطفیٰ نے فرمایا	ایک درجے کا اکب بچے کا اور اگے وٹان سے کب میں حلا	پس وہ ابلیس کا ہی ہمسایہ یک جماعت کے دیکھا سینے	اور یہ ہمسایہ ہی رسولوں کا رکھ فرستے طبق زمانا سقر
عزب کرنے تھے گزرا ہن سے وہ عذابان بہت ہی تھے	وہ عذابان بہت ہی تھے وہ عذابان بہت ہی تھے	بولاروح الامین نے میرے تین حق تعالیٰ کہا ہی در قرآن	کہ یہے گانے بچا لے میں ہی یہیت بر سر وہ لقمان	راگ و مرنا کی برائی بھی ہیگی قرآن حدیث میں آئی	

بہارِ نبوت

وَمِنَ اللَّيْلِ يَسْرِى لَهَا وَالتَّحْدِثِ يُجِئُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

[illegible]

اور سر سے دھان بلامٹی	اور دھان سے سرسبز کیا	بعد از ان آئے سیر استیصال	میر و اسیر بیت خوشحال	ملک الموت کو بھی ہن کیجھا	کہ وہ کرسی پوایے بیٹھا تھا۔
سید بازو ملک تھوڑا نی	اور دواؤں کو اسکے ظلمانی	سید بازو پوچھو ملک خوش	روسیہ نشت جاب کو	حق کی تسبیح دیکھتے تھے	اگ جھڑتی تھی انکے سبب سے
ملک الموت کے بھی پیش نظر	طشت تھا ایک ہر گھنٹہ دتر	اسکے ماتون میں ایک تھی تختی	بس نظر اسکی سبھی ریختی	اسکے انکے تھا ایک جھاڑا	چیز کچھ طشت سے اٹھا تا تھا
گاہ دینا ملک کو خوشی میں	گاہ دینا شوہر اریقین	قر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا	اسکو روح الامیں بن چکا تھا	کہ یہ آیا ہی احمد مرسل	مسکرا جلد وہ اٹھا اکل
مجھ سے تعلیم سے ملا گیا	بولا تو انبیا کا بی سردار	مر جا مر جا بی خیر بستر	تیری امت ام سے ہی بہتر	انکے مان بایک بھی تمام دھر	میں زیادہ رحیم ہوں ان پر
میں کہا کہ تو بے عزت ہاں	خوش کیا تو مجھے سینہ سقیل	دے خبر مجھ کو کیا ہی بلوڑاں	وہ کہا طشت ہی جہاں کشتاں	اور اجل نامہ تھی اطہر	روز نامہ ہی جان بہرہ وتر
اور نشان زندگی کا بھی پہنچا	اور ملک میں سید تھوڑی پر	سدا جانب ملک ہیں رحمت کے	دواؤں میں جانب عذاب رحمت کے	اور موتوں پر جہاں کے پیغم	ایک جانب لکھے ہیں غلی کے نام
دوسرے جانب لکھی سعادت ہی	یا لکھی انکی سب شقاوت ہی	جبکہ بیمار کوئی ہو کو فرد	نام کا اسکے برگ ہو کو فرد	موت آو تو تو تباہی ہی میں	اور گر تباہی لوح پر یہ یقین
یہ نشان میں دیکھتا ہوں	قبض کر تا ہوں انکی روح کو	انکے ارواح کو میں لیتا ہوں	سب جانب ملک کو دیتا ہوں	میں پوچھا ہی کہا ملک کا عدد	وہ کہا حق ہی جانے انکا خدا
علم اتنا مجھے دیا ہی خدا	قبض جان کرنے ایک بندگا	جاتے رحمت میں ملک کچھ	اور مجھے ملک عذاب کے بھی ملک	یوں ہی ہر ایک کو اپنے ہی	یوں ہی نار و رحمت آویگے
میں کہا قبض تو کرے ہی بھی	یا کہ ہی دخل دوسروں کو بھی	وہ کہا جب حق تھا یا ہی	نہ یہاں مجھے اٹھا یا ہی	ہیں ملک میرا نالعاں بسیار	کہ ہی ستر ہزار انکا شمار
اوہر ہر ملک کے تابعدار	بھی ہیں ستر ہزار آری سالار	کھینچ اروح کو وہاں جب	قبض کر تا ہوں اٹھ سے تیس	ملک الموت کا بیکر کا غصہ	میں بے بولاکہ سن مری ملکیت
وہ کہا مجھ کو جان دل قبول	کہا ہی فرما وہ آئی خدا کرول	میں کہا قبض جب کرے تو جان	مری امت کے کچھ انسان	وہ کہا کہ لکڑاں کی کبھی	ہی قسم کی جو تھے ای ہی
خلعت ختمت پہا یا ہی	اپنی دنگ میں اب بٹا یا ہی	حکم کر تباہی روز توب میں خدا	مجھ کو ستر ہزار بار بجا	کہ خدا مصطفیٰ کی امت پر	رحم و آسانی اور شفقت کر
اسکے انہوں نے یا بھو حق	انکے ماساپ سے بھی بالتحقیق	بیت بھرمین دھان دیکھا	کہ وہ کہہ ہی بے ملاک کا	دور مرثو کے سبب دروار	حادثہ یا کہ کو تھے اسکے لگے
لعل و یا قوت کے بھی قندیل	اس میں تھے بک ہزار اور ل	اور زبر سن کا تھا ایک نمبر	بھی روپری منار تھا انور	دور طول مساری آگاہ	تھی یقین پانسو برس کی آہ
اور جس روز سے خدا قدیر	کی وہ کہہ کی اس جگہ تعمیر	اسکے ہر دستہ بالیقین ہر روز	عابدان ملاک میر و ز	لوح ستر ہزار جاتے ہیں	حشر تک پھر رہا ہر آتے ہیں
یوں کہا مجھ سے جبرئیل امین	کر امانت یہاں تو ہی تدوین	یوں دیکھتے پڑا ہوں میں ہونا	مقتدی تھے مگرے ملک و تمام	اس جاعت کو سننے کو بجا	آرزو دلین ہمہ پوی ہی تب
کہ ہوا امت میں سر کیا ہی	حق نے ارشاد یوں کیا ہی تھی	تری امت میں بھی جانیں ہر	ہو کہ ایسی جاعتوں کا ظہور	ان فرشتوں کی طاغوت کا	پاد امت بڑی بھرتہ تاب
اور عجائب بہت سننا وہاں	چاروین جرج کی کیا ہی بیان	دکھلایا ہی انکی اسی جبریل	انکے دربان کا نام قطا یل	پانچوین آسمان کا حال یقین	یوں کیا ہی بیان ہر روزین
پانچوین آسمان پوچھ گیا	سرخ یا قوت کا تھا وہ دیکھا	اور مجھ کو بتاتین وہ دیا	اور انکے جبا انے میں نے گیا	انکے محکوم پانچ لاک ملک	اور ہر ہر کے نالعاں پنج ملک
اسکو میں نے کیا ہوں جکیر سلام	دہ دیا ہی جواب باکر ام	دے مکریم سے وہ مجھ کو جواب	قد و قامت میں بھارتا ایسا	ملے مجھ سے خلیفہ دہا یل	لوط و یعقوب اور ابراہیم
میں کیا ہوں سلام انکو شتاب	دے مکریم سے وہ مجھ کو جواب	اور دھان یک ملک کو میں دیکھا	قوم قیدی تھے یگانہ موجود	سب جہاں کو وہ کیوں کر	پاس اسکے فرشتے ایسے تھے
مر تو انکے لگے تھے غرض جا	اور قدم انکے تھے بہت تڑا	انکے ہاتھوں میں آگ تھے خود	باہر آتی تھی آگ بھی ان سے	انکو اتھو دھان تھے لٹکائے	جامہ التین بھی پہرائے
مارتے تھے خود آتش سے	انکو سید عذاب دید کے	مگرے کو بے بیت و چوتھے	صاعقہ اور برقی ای ماہر	بولا جبریل بے لعلارین	سخت ہی تہہ عذاب انکے
اس جاعت سے جبکہ من گذرا	ایک دریا آتشی دیکھا			وہی دریا سے ہو جاتے ظاہر	

احوال آسمان ششم

دگر بس آسمان ششم کا	یوں کیا ہی بیان رسول خدا	چھوٹوین جبا میں گیا	اسکو دیکھا کہ خدا ہونی تھا	نام عا دوسرے جبا میں سقیل	انکے دربان کا نام وعا یل
دگر کو اسکے کھلا باروچ لین	میں نے اوپر چڑھا ہوں حل یقین	انکے دربان کو میں سلام کیا	تب وہ اگر ام خواب دیا	تا بعان انکے تھے ملک چھ لاک	اور ہر ہر کو آتے ہی اٹاک

بہار نبوت

محکمہ جبریل نے وہاں کھڑا
 اور ایک سبز تختہ زمرہ سے
 تختے سارون سے بھی روئے
 اور وہ بین بشارتیں بسیار
 راہ تھی لاکھ سال کی نظر
 کہ اتنا رہ ہزار سال کی راہ
 اُس پر تھلا یا محکمہ جبریل
 اگر بیان سبز زمرہ کے
 سُرخ یا قوت کے بیت خشاں
 تھے تفاوت میں متغیر
 اور دیکھا بھی چار ہزاروں
 اور ایک ہزار چھوٹی نظر
 آب تھا اسکا دودھ اُٹھا
 روسیہ ہرین وہ غسل کئے
 تین کا نشہ مان کچھ جیسے
 اتب پاک تیری خیر ام
 وہ ہر موتی میں بہ حکم کریم
 مجھ کو ایسی خبر پہ دی جبریل
 یوں تھا مشغول وہ بے طاقت
 اور کہا مجھ کو یہ بشارت ہو
 نو کے فضل لاکھ ہر پر
 انکی سب آتش سفرے نجات
 الغرض یوں کہانی شاطیل
 کہ اسی سر رفیق اہل وفا
 حق کی ہیبت وہ ہوا زان
 میں نے یہ بات سنا کہ اس
 قطع کر خبر بیان کو عام
 یس ای چاہو وہی سنی ان
 اگے سطر میرے سے کہا

سداۃ المستنیر کو پہنچا یا
 جرت سے ستارے تک پہنچ سکے
 سب یہم پر تھے آیت اور
 لئے طاعتا پس مجھ کو نثار
 برگ کیلئے ابا قاسم پر
 حتی و رازی بن اسکے انگریز
 از رہ شان عزت تمکین
 اُن پورا نخل مال کتھے تھے
 جسی حقین چو دہن از کرسچی
 مجھ کو اسطرح تب کہا جبریل
 دو حیان اور دو نہان تھے
 سب پر تھے اس پر
 اور لذت میں شہد میثا
 منہم بھی انکے سب مفید ہو
 شہد و شہر و شراب کی خوشیا
 رہے اسلام پر سدا قائم
 یک روان نور کی تھی عظیم
 کہ یقین اس ملک بہ حلیل
 کہ نیا یا خبر حری مطلق
 اور تیرے تمام امت کو
 تھے مجھ لگے ہوئے اور
 یہم دو صندوق میں ہی بگا
 کہ مرے ہاتھ کو پکر جبریل
 کہا مجھے چھوڑ تا ہی اب تھا
 اور بون بولنے لگا گرمان
 میں بھی گریق مہم توں بھی
 جلد ہو چکا ہی چاکے نظام
 بھیجا رف رف کو بلند بخت
 کہ یہی اب وقت میری نذر کا

۴۰ شہزاد ایک ہی جلیقہ میں
تھی مقرر کیا جس سے کل راہ
اِذَا بَعَثَ الْإِسْمٰذُ
حشر تک اپنی طاعون ٹکاؤں
اسکی چوڑائی مثل سفت سما
اور وہیں تقاضا مقام روح میں
ایک طرف اسکے تھے زمر وائر
کرسیان تیسرے طرفین بھی
اُن پور قرآن پاک حکام قوم
کہ دور رکعت بیان ادا کیجھ
میں سے پوچھا تو بولا روح میں
اسبویا قوت اور ذریعہ کے
اسکی خوشنوی مشک معنی ہوا
بوجہ جبریل ہی اپنے کئے مثال
چھو دو دن کو میں گئے دو دھپلا
یک فرستے کر میں دعا کی گئی
یرتے نہیں تھے کئی ماہی
آگے آدم کہس ہزار برس
اسکو جبریل جا کے جب بولا
کہ دیا حق نے کرتبین احسان
پوچھا جبریل یہ کہا ہی تب
یہ بشارت ہو چکھ کو ای فخر
تریکے اپنے مقام تک پہنچ
بولا میرے جبرئیل و ملن
یا رسول خدا تو حلد مجھے
تو جلاویگا مجھ کو مشوق دصال
بھر کے آگے چلا ہوں میں تنہا
مثل خورشید نور تھا۔
میں نے ہر قدم کو اپنے رکھا

میں نے سوچا کہ اس کے لئے کیا کرنا
اور ملک جو تھیں سب ہی اکٹھے
نہ مایہ خشتی
میری امت کو دے دئے ہو
فرستیک نو کا تھا اس پر کچھا
ایک کڑی مان ہری تھی تیر
کرسان سرخوس ہزار ہند
تھے زبرد کے بڑے ہی
شان اعظم تھی اس کو معلوم
نامکان میں چیر برکت ہو
ہیں روان ہناب بھلہ ہیں
اور موتی کے تھے ظروف ہر
یک پیالہ میان ہو کر ساد
تیری امت میں کر جو بد حال
ہو کچھ جبریل پہر سے کہ
قد وقامت میں تھا بہت بڑا
سال دوسو کی انکی لمبائی
کیا پیدا قدرت اقدس
میرے تقسیم کو وہ پر کھولا
خیر و برکات روزہ مصلا
وہ کہا پوچھ تو اسی اب
اور امت کو بھی ترے بکر
جلد لایا اخیر سد زلگ
اگے برہنے مجھے نہیں امکان
میری اس کا پر ہی پہچا
یسا رہ کیا میں کہے بنال
جلد ستر حجاب قطع کیا
ہو ہوا اس پر عرش پہنچا
پس لگے ہی جلد چلے لگا

شخص سناخ اسکے تھے زخوایہ
 بالیقین انکا کوئی حساب و
 تازیارت کئے مری وہ تمام
 ایک مرد کے سبز چٹائی
 سرخ یا قوت کا بھی کیا محراب
 نام پر میر کو وہ پہر تھے بجا
 اُن یو تورت تھی تمام لکھی
 تھی لکھی اُن پر سب کتابت
 گرد کر سی کے جانے ہر یک
 میں دو رکعت و امان گزرتا
 اور دنیا میں دروان عین
 بولاجبریل نے یہ ہی کوتر
 دو جماعت و مان بھی نظر
 پھر کرتے ہیں بھیکہ و تو بہ
 دو دھم اسلام ہی بیہی
 اُسکو ستر ہزار کیسو تھے
 پشت پر اُنکے تھا لکھا دلخوا
 کرسلام اُسکو یا رسول اللہ
 آسمان زمین کو دمانیا
 میں ہوا اسدا اس تسارت
 میں نے پوچھا کہا وہ مری
 اور عجائب سا وہ دیکھ لو
 اور رخصت کیا میری طلب
 ماتھے اسکا پر تلے میں اُسم
 یکدم آگے اور گر آؤں
 راہ پانصد برس کی ازبدا
 یکدم سے دوسرے جا تک بیتا
 بکایت ہی جس جگہ چلے
 آپ آتے کی ہر سب دریا

سرخ باقوت کے تھے بعض سید
 حق روا جانتا نہیں تھا
 اور ادب کے ہیں محکم
 ایک بڑی شاخ انگو ایسی تھی
 اسیو ایسا بلند تھا درباب
 اُس کو کوئی گنج نہ سمجھتا تھا
 اُس کے دُسر طرف جی تھے ہی
 جو تھے جانب میں اُس کے سونے
 یس ٹوب چل بزار ملک
 مقتدی سِد کے ملک صاحب
 یعنی دے نیل اور فرات ہی جا
 جو کیا ہی مطلب تھے داور
 منہ خدیگ اور سیاہ تھی گر
 پاک جوتے ہیں یونہی دگر
 نو گیا نوش سکون ہی بہتر
 موتی ہر ایک میں بھی آتے
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 میں کیا تب سلام اُسی
 یس مجھے لیکے بغل میں جو
 دو تھے صدق کے یا شکر
 صا کاں جو میں تری است
 طول اُس کا بیت ہی خرچ
 میں نے اس طرح اُس کو توب
 جبکہ اگے گیا ہوں بیکدم
 بسبب حق ہے اب ہی جلا
 بیکدم میں جو میں نے آیا تھا
 پاں سوسل کی تھی آہ آہ
 رہ گاتاب ہی جلد کھائیں
 اور دست سچا قطع کیا

۱۰۰

<p>اس نے ہی سلام ہی سنت اس ہی کو بھی یہ تو ایسی بالائی زبندہ احقر نقل ہی جی کہا زینغر حق کہا آج جو کہ میں نے کہا العرض وہ امام اہل ہوا طرح میں جسکی ہی نام فاجر اس نے عالمان تک اطوار ایک بعض عالموں نے بالقرع ہی از آنجا کہ وہ کیا لار دونوں شانوں کے درمیان گیر پوچھا پھر چھو کہ اب میں ملک حکم میں ہوں کیا ہی بے محکو شوق ل سے بلو کسم پاز کرے ان تین چیز جو قیام پس کیا حکم یوں ملا یک کو میں نے اس کے کہا وہی تیر میں نہ بولا کھانا پہلے طعام کو نسیہ میں عمل وہ نیک صفا اور خوشی اور غضب کے حال بخلی کی انقیاد ہی اول نقل کرتے ہیں پیش چارک شہ کی معراج میں یقین کتا</p>	<p>فرض اسکا جواب با عزت کہ کر تم بھی سنے رب وحید خاکِ نغلیں امتِ سرور جب کرے کوئی حرکتِ سرور اور ملک کہے بھی تو جو کہا جب معزز ہوا بہ قرب خدا حدِ تسری ہی یقین باہر احتیاط اس میں کرے نہیں ہل جو کہ بار وایتین ہیں صحیح کہ ہوا حق کا جب مجھے مذکر رکھا اپنی کمال رحمت سے کہ چھوڑتے ہیں کہیں یلک کہا عبادات ہیں قبول اب تو تا ہو سخی ہی بغضِ صبح دو جہان میں دیکھو نیک انجام پوچھو احمد غم جو چیتے ہو تب کہا ہی مجھے وہ رب عزیز اور یک دوسرے کو کرنا سلام کہ غدا ہوں حق کے دیو کیست راستی رکھنا اپنے پیش نظر کہ کر میں اس کے ہی کہے پو عمل چارک سال یقین مشک حکمتیں ایسی ہی رکھا بسیار</p>	<p>اور بھی اس میں کسا شائستگی ہم جو امت کے خاکساراں ہیں تو صلوة و سلام لا محذور تھنہ کچھ دوستوں کو لیا و ایسی امت کو دے دی بیکنا سرور جس کا حق کیا اکرام لب کتانی کا بیان نہیں کیا محمدا کی کرے ہیں تفسیر کئی اُسے لطایف اور نکات یو چھا اس طرح حق نے مبرین تب اترا اسکی لطفِ رحمت کا میں کیا عرض کر کہ جا باز میں کیا عرض حق سے کفایت اور جماعت کے ساتھ رہنے کا پاک ہو یوں گناہ سے گویا کہ ہم میر حبیبی اجمال اسی محمد تو سچ کہا بے قبل اور او اے ناز کرنا تب میں کہا اکو ہر زمان ہر آن حق نے بولا تو سچ کہا پیش چلنا خواہش پو نفس کے دم بحث کرتے تھے کچھ کعبو ہی روایت ز حضرت زہرا بولا سرور کہ تو نے میر سے</p>	<p>ساری امت کو ہر بار تیری امتی کے جان نثاران میں ہر دم ہر آن مدام لا محذور کہا لکھا تو آئی حبیبِ سرور تا ہمیشہ تر تا کہ بن بہ ناز بے نوسطک بھی اُس سکھوم عقل حراں بے رمان رہا اور معن ہی عطیہ بھی تحریر لاتے تشریح بیان میں خود تیر کس حکت میں ملک چھوڑتے تیر اپنے سینے میں میں بہت پایا دے کفار بن بخت کرتے تیر ہیں بلاستہ تین دے طاعات حانا پیدل سجین بنابر کہ ہوا مال کے بیت سے پیدا ہی یقین مشکلات کا حلال تب سوال کیا ہی بیکنا سو سے ہو وین لوگ تب کو جب حق سے رکھنا ہی خوفِ سرور تب سوال کیا ہی عزرائیل سیک اپنے کو بوجھنا سوم پر نہیں بچتے تھے کچھ کعبو کہ میں پو بھی ہوں از رسول کئی دست کرے کیا دیر سے</p>	<p>یقین حیک وہ خدا سے امام یس ہمارے سب صلوة و سلام تسبیح اس بادشاہِ عالم شہ کہا چھو کہ جو غنایت ہو ہم تہہ تہہ بھی سے آئی غناب جیتہم سر سے ہوا بدار آئے ہیں اس میں حیات پس مقفل ہم باب رہنا کئی احوال نے لاؤں بیان میں کیا عرض تو ہی دانا تر اور مجھے ہو ہیں کشفِ غوب کہ وہ طاعات کوں سے ہو گئے پہلے آبِ صوفی اپنا اور فاختہ ہوں کتا زنجیر حق نے بولا یہ کئے کبر سے لکس لکھیل کے یوں پوچھا یا نبی کون سے ہیں اہمال حق کہا سچ کہا تو بھی یقین سچی حالت میں ہو میانہ روی آئی نبی مہلکتا کہ بن یقین بولا یہ بات سکے رہا ہم تب معراج سچ ہی اکمل تب معراج میں ہی بابا جان</p>	<p>نہیں بھانج کیا حکم اسلام اسکو ہو پنا ننگا سرور قیام یعنی ایسے حبیبِ اکرم یہ میں لکھا تو ننگا ہی امت کو ہو گیا ہی نازین و جب کتاں سے سر کرے وہ سائر دے بھی تھیں سب ہی نیک صفا کتوں کھلے آہ از کلمہ بیان حو ہیں ثابت حدیگ ایجان دست بے کیف پاتِ آو جو تھے ارض و سما در میان آدمی کے گناہ جس سے مئے سب مقاموں پو اسکے پوچھا منتظر وہ سر کرے رہنا تب سچ کہا ہی تو آئی صیبِ سیر کہا ہی کتا وہ اب مجھے فرما جس سے درجہ ملے ہو ہر حال تب کیا سوال روح امیں فقر ہو ما فراغت آئی بجائی میں کہا اسکو مہلکتا میں نین آئی محمد کہا بوسچ یہ کلام ستاہ عالم سے ہو گیا ہی حل باتن تیرے سے کہا کیا رحا</p>
--	---	---	---	---	---

اللہ تعالیٰ اجل شانہ نے امت کی شکایات میں کیا سو بیان

بس یہی ہی شکیات ازل	کہ کہا یوں خدا سے عروجل	ای پیمبر تمام بندوں کا	صامن رزق میں کون صاحب و	تری امت مری صانت پر	اعتماد دلی کئی نہ مگر
رزق کی فکر میں ہی وہ کیا	رہتے ہیں بھول مجھ کو لپ و بنا	اور ارشاد یوں کیا ہی خدا	کئے ہم نے بہشت کو پیدا	واسطے تیرا ہی حبیب مکر	اور امت کے واسطے بھی کر
پر ملا شبہ یہ تری امت	ہنیں کرتی ہی خوش بہشت	یعنی کرنی نہیں عمل ایسے	جنگہ باعث بہشت میں جہاد	اور دوزخ کو ہم کئے پیدا	س میں داخل ہوں تا تر اعدا
تری امت یقین بنام و سحر	دل سے رکھتے ہیں شوق و دہر	بغض ہوئے ہیں میر کا فرمان	خوف رکھتے نہیں سحر کا بجال	اور فرمایا یہ تری امت	کرتی ہی بس گناہ در خلوت

سود سے کھڑے کر کے	خوف و ترس میں کھڑے کر کے	او کہ جس سے سڑک سے	آج جس سے تل کال کے	راہ دیکھ کر دیو کا	لنگھنے پر حوس صبح
او کہ جو کال کی دی	عمر کا کھسکے میں دیو کی	پھر سے کمر کی طالع	دیو کی کھسکے میں	عمر کا کھسکے میں	دوسرے ہر صبح
تغیبات		سرک سارنگ میں آ کر	او جس سے کھسکے میں	سرک سارنگ میں	سرک سارنگ میں
سرک سے کھسکے میں		دراورد ج میں سرک	بہن سرک کو سرک	بہن سرک کو سرک	بہن سرک کو سرک

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ يَغْفِرُ مَن يَشَاءُ

حق تعالیٰ سے صحبت کی طاقات	او کہ جس سے سڑک سے	آج جس سے تل کال کے	راہ دیکھ کر دیو کا	لنگھنے پر حوس صبح	دوسرے ہر صبح
عمر کا کھسکے میں	عمر کا کھسکے میں	عمر کا کھسکے میں	عمر کا کھسکے میں	عمر کا کھسکے میں	عمر کا کھسکے میں
سرک سارنگ میں	سرک سارنگ میں	سرک سارنگ میں	سرک سارنگ میں	سرک سارنگ میں	سرک سارنگ میں
بہن سرک کو	بہن سرک کو	بہن سرک کو	بہن سرک کو	بہن سرک کو	بہن سرک کو

سرک کے انواع

سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع
سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع
سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع
سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع	سرک کے انواع

نوع شریفین

نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین
نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین
نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین
نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین	نوع شریفین

سبحان رب العالمین کے واسطے سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نعمت پر کبھی

۱۰۔ راسا کیا ہے یہ باب نام
 پور کھو دوست چمکی ہو دیکھا
 تشریف آمد گر کسی پہ کھین
 اور پیغام ہی ہی جو کھا
 یا تاجواں گر کسی کی تم کھد
 اور اس طرح ساہ فرمایا
 اور حبلہ عدن میں دیکھا
 سرخ سونے سے درجیاں دیکھا
 ایک ماقوت کا مکان تیرا
 میراں باب ہو تو کچھ پو خدا
 اور دولہا علی کو وہ سرور
 اس لئے ایک یہ ملک کو خدا
 اور دیکھا ہی سید برابر
 جو جواب کو ہی دیا مو
 دیکھ بعض مستسیر کرام
 عرض پہلے کیا میں آئی اور
 لکھو اپنے پرو کو کر جبریل
 شرق سے لکھے غریب اس روز
 پھر کیا عرض میں آئی معبود
 اصل میں تھا یقین تہی مقتدر
 حشر کے دن تجھے رخ است
 در گہہ حق میں التجا میں کیا
 نام کے یاس میر نام ترا
 سب سرادق یہ اور کج نام
 یعنی استب اعرج نقین
 تیری امن کے حاجتیں بھی
 در گہہ حق میں پھر میں عرض کیا
 عرش سے فرشتہ کی تیر

یا محمدؐ میں پانچ سو بیس عیار
 کہ کیا سر پو میں بیت آسان
 تاکہ اپنی مراد کو پہنچیں
 حق میں تم اگر کسی کے حوا
 مال اور جان سے کر گئے مروت
 آفتوں جنبت کا میں سے کیا
 سر اسی کا مقام عطا
 اور لطایف بہت مان دیکھا
 تھا مسکن بہت کہ میں دیکھا
 سب غیرت ہی مجھ کو تیرے
 صورت یا کہ پیری ہی آتی
 کیا شکل علی بوہی پیدا
 سات دوزخ کا حال ایسا
 اور جو جو کیا ہی اس کو عطا
 اس کی تفسیر میں کئے ارقام
 دیا جبریل کو تو مجھے لکھ پر
 شرق سے غربت ہی ہو نقل
 عاصیا جو بیگم تب یروز
 کئے آدم کو جو فرستے تھو
 وہ وسیلہ تھا اور تو ہی مقصود
 جبکہ اصل کرونگا وحت
 کہ تو آدم کو ای کر مولا
 پیش آدم دو الف سال جا
 لکھا ہر قصر ریجی تیرا نام
 ایک یل میں ہوا عرض میں
 اور اوقات ان سے دور کیا
 کشی فوج کو تو آئی مولا
 ابک لمحے میں تو کہا ہی گذر

اسی امت کو نوحا پہنچا
 دوسرا ہم کہہ کر گئی دُور بن
 تو ہی لائی رکھیں ہرے اب
 رات دن اس ہون ہر سہ
 تو کہد عرف میری امین ال
 اوس میں دیکھا بہت عجیب
 ہی روایت کہ سہ برابر
 لولا جو کرای رسول خدا
 اور بہت اس مکان میں جن
 اور عثمان کو کہا سرور
 چاروین آسمان پوین دیکھا
 تا زیارت اسکے سار ملک
 حلد و روح کا حال تفصیل
 بسطی جہا ہی گریہ یہ مضمون
 کہ کہا شاہ دنیا خوش حال
 کہا مقابل تو اسکے مجھ کو دیا
 اپنے لگو پاک در محشر
 اکو بخشو بخا اپنی رحمت سے
 کہا مقابل دیا مجھے کے
 پھر کیا عرض میں کہ آدم کو
 اس سے باہر کبھی لاؤ گا
 دستِ قدرت سے آبنوایا
 میں نے لکھا سمجھتے ہیں
 پھر کیا میں آلِ رب انام
 اور اؤں نہی کا بزرگ خطا
 گریہ اور پس کو بلند مقام
 عین طرفان میں پچایا ہی
 اور ساجد سر میرا ہمسکے

اے بھگام ہی ہی ہلا
 نا کہیں اسکے ناغضب تیر
 من ہی ہنچا ونگار دین
 تو رکھو مجھ سے شرم ہی بند
 صرف من اسکے کچھ لاؤ
 اور دیکھا بہت غراب میں
 بون ابو بکر سے کہا ای بار
 میں بھی قصر مجھ پر ہو خدا
 ہنس عیرت سے من گیا سر
 نام تیر سب آسمان پر
 مجھ اس طرح جبرئیل کہا
 ہوں مشرف یقین سدا بک
 گرہاں لاؤں ہو کونسی طرف
 مختصر کچھ بہان میں لکھا تو
 سب معراج میں بہت رال
 حق تعالیٰ کرم سے فرمایا
 جب تو کھو لگا ہو برہنہ مر
 غایت لطف اور عنایت
 حق تعالیٰ نے تب کہا ہی مجھ
 دار جنت میں لیگیا ہی تو
 کہ بد ملک اسی من لکھو گنا
 اور فرشتوں سے سجدہ کروایا
 تب فرشتے تجھے چچا یقین
 دیا اور لس کو بلند مقام
 آج کی تب تجھے ملا درباب
 جسم اسکے میں دیا آتما
 اسکو یابی ابر چلایا ہی
 تا ہیامت جہا بہن ہو گئے

تو دور و مجھ سے باطل و ظاہر
 اور مانگوں سے میرے دعا
 کہ بہت سے ہوئی جفاکاری
 جسم جان کو نہ ایسے ہو جا
 سترج کو اسکے چاہئے طیار
 امی ابو بکر مخزن احسان
 اور فاروق کو کہا سرور
 سکے فاروق یہ ہو اگر نہ
 تھا لکھا اور بہشت میں کیا
 کہ ملائکہ ہو بعد از شوق
 اور ترا قصر محترم امی علی
 اور وہ شاہ انبیا انس
 کہ فاطمہؑ جو آیت قرآن
 عجز سے درگاہ خدا میں کیا
 مکہ ترا مگر ملا و کوسا
 بخشوانے کو اپنی امت کے
 پس پر پاس دو ستر سقیل
 کہ ترے نور سے ہی نورانی
 کہا جنت میں لیگی یمن
 ابن عباس سے روایت ہے
 حق کہا اس سے نعمتیں بہر
 آسمانوں کے جو ہیں دروازہ
 حق کہا اس سے بھی مقابلہ
 اور ایسا ہی فرست و سن
 رترے ذکر کو بلند کیا
 حق کہا میں تجھے براق دیا
 جب سفر حشر میں ہوئے غم فرا

کہ بہت کم دین ہی ہوں قادر
 حاجتیں ہن کروں بخاری
 اور بہت ہن سوئی فدائی
 میری خدمت میں رکھو حاضر
 دس رو قمر میں لاؤ گائے یار
 میں رہے تھرکے عظیم الشان
 آئی عمر سن بہت کے اندر
 اور کیا عرض آئی دور
 ایک قہر عظیم میں تیرا
 مرتضیٰ کے لقا کے مشتاق
 دیکھا میں جلد میں بن جا
 جو سولان کیا بدگر رب
 سورۂ نجم میں ہی آئی جان
 کھٹے اسکے حق جواب دہ
 آن پر دے گی دو ستر مجھ
 واسطہ انکی شفاعت کے
 تیرے گسوائیں یار جبریل
 حق وہ آدم صفی کی سیما
 اور باہر بھی اکو لایا جانا
 کہ کہایوں تہہ رسالت
 میں دبا ہوں تجھے ای مغیر
 اور دروازہ جو میں حسرت
 میں نے تج کو دیا ہوں کر کے
 خاص تج کو ہی اب ملی ہے غیث
 رتہ ایسا نہیں کسکو در
 طے کیا جس سے عالم جا
 موج زن بود آتش دہ

اسی طرح مسند و شیعہ اور عظیم الشان اور بابر کا سوا لاثبات

<p>تیری منہ کو میں سے روایا تیرے حجاب وینے بلا تو بہ کہ رسول خدا نے فرمایا بجس امت اپنی میں نے کہا اور ستر ہزار میں کہتا ہوں میں کو ایسے ہی تباہی خلا ساری امت کو بخش دوں گا</p>	<p>اور ان سے یہ فرمایا اور مفاجات کی نہ کرنا اور کہتی ہی حضرت زہرا مخروہ پوچھا تو ایسا بتا پھر کہ سے خدا نے فرمایا راوی کہتا ہی مصطفیٰ کرنا محمد کو اس طرح بتا کہ اپنی</p>	<p>سب عمر پر حرام ہی حنت آنہ دنیا سے دل لگے انکا</p>	<p>تو جب ہی تیری امت اور نہ عمر دراز کو دیا</p>	<p>سب ان کی یہ کہتے تھے دو سنا چند تین سنا قبرین کا کھانٹا ہو کر کم کہ ایک تین تین تین تین بجس ستر ہزار ستر بھی بخشش تیری جا تیکہ کو لہجہ تیکہ کا اور یقین تیری عزت و شرف میں کی عرض درجنا خدا حر کیا ترس میں نے ای خیر کی طرح کو گنا خدا تب خدا نے کی نصیحت اسکی دعوت اور سرور دنیا اس سے آدمی نہ لے جان ان کے کچھ سے تو ہوا بس شرف کیا ہی تو ہی خلق پر کرم ایسی تیری بولا بکر با صفا حدیث جھکو درگاہ ہو بہ خطاب بر ہی اس امر میں خدا تیرا یا تو تم سراج کی نور ازاد وہ خیف تیری بجلا یا ای نبی فرض کیا کہ داد اُس نے کردا ابھی کھف نرس نہ ماہ کہ کہ ہی تمام اصحاب و ماہ رات و اما موی ستر آسان اسکی چلی مسرت و محبت برند</p>	<p>تو جب ہی تیری امت اور نہ عمر دراز کو دیا</p>	<p>سب عمر پر حرام ہی حنت آنہ دنیا سے دل لگے انکا</p>	<p>تو جب ہی تیری امت اور نہ عمر دراز کو دیا</p>	<p>سب ان کی یہ کہتے تھے دو سنا چند تین سنا قبرین کا کھانٹا ہو کر کم کہ ایک تین تین تین تین بجس ستر ہزار ستر بھی بخشش تیری جا تیکہ کو لہجہ تیکہ کا اور یقین تیری عزت و شرف میں کی عرض درجنا خدا حر کیا ترس میں نے ای خیر کی طرح کو گنا خدا تب خدا نے کی نصیحت اسکی دعوت اور سرور دنیا اس سے آدمی نہ لے جان ان کے کچھ سے تو ہوا بس شرف کیا ہی تو ہی خلق پر کرم ایسی تیری بولا بکر با صفا حدیث جھکو درگاہ ہو بہ خطاب بر ہی اس امر میں خدا تیرا یا تو تم سراج کی نور ازاد وہ خیف تیری بجلا یا ای نبی فرض کیا کہ داد اُس نے کردا ابھی کھف نرس نہ ماہ کہ کہ ہی تمام اصحاب و ماہ رات و اما موی ستر آسان اسکی چلی مسرت و محبت برند</p>
--	--	--	---	--	---	--	---	--

رسول مبعوث ہوئے	صدق و سواۃ الکر	اکمل کی کو احد جس	اور کمال کا بیگ	آئی غسل سے مایاب	رکھو تو عیسٰی صوم و فطر
حسوس حال ہیں رکھتے	حسوس حال ہیں رکھتے	کھڑکھڑاتے ہیں ترک	محسوس تپا خیز گرد	دیکھئے مارہرے کھوسا	

حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شرف و نزول کا بیان -

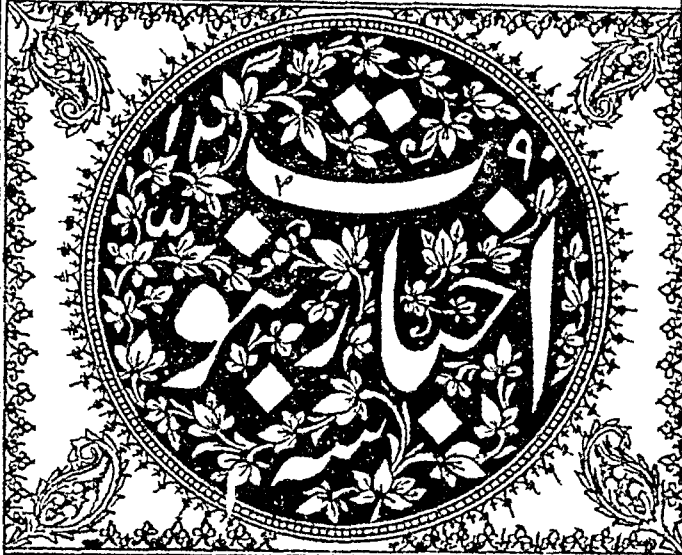
سادہ دیا جس کو جی پہنچا	مختلف ہیں واسطوں کو	ایک واسطی میں رہتے تھے	آواز دیا میں وہ رسول علیہ	ایک است ہی چھوڑا بی	اسلام ان ارکھ کر
او آئے کے وقت چوتھوں	کے ترقی والے ہمارے	وہ تاس کے فکر کا	ہرگز ترقی کے حد تک	یک ایب ہی جو کا لفظ	دیکھا تھی میں اکرم
سید فکریں رکھا وہاں	سرخا وہاں حاضر	عاشق حشر گم ہو گیا	اور مانی و صو کا ملنا تھا	وس سے عرس برکھٹا	اکدم ہم گئی اور آنا
		جانا نام ایک کنگ کا تھا	پیر میں غیب سا کنگا تھا		

دریافت کرنا کفار کا حضرت سے آثار بیت المقدس کے حاضر کرنا جبریل امین جہ نبی المقدس کو حضور اقدس میں اور یہاں کرنا حضرت کا آثار و علامات اسے

آتم ثانی سے فضل نہائی	کہہ دلی سے نہیں بھائی	کہہ کرے گھر میں سرور	ملک میں کمالی مامار	صبح کوٹ منور دوران	اسے معراج کا کمالی
میں کی عمر بانی رسول جدا	سے ماسات کو سرور	اس میں کہہ کئے اطار	ناک نہ کہہ ماکرین کفار	سہ کمالی جہاں کی	ناک مرقہ آسمان کی
میں پر فیکہ کو آسکا کروں	اسکو بہان یہاں کروں	اس میں ہے سحر مہم	حیدر بیہرہاں میان کیا	کاواں سے کہہ گئے	او سچا بھیلدیاں اسے
ماضی العقل سے ہے صل	اس میں ہے سحر مہم	اور ہر جہ سے صل	وس مرتد ہو معاد اللہ	او جہل سقی سرور لیں	دور تو کرنا سرور لیں
او کہہ کما ہیں ساتویں	ساچو و خیر ایسی کمی	ناحر ایک ہی عیبت عزیب	کہہ نہ کہتی صطی بی	کل کی تس کو کمالی	تارہ سب معدس کریم
اور وہ حال کو قہر ہی تھا	یہ کہہ کمالی علی آیا	کہہ کرنا کو اسکو ای ماکس	کہہ کمالی سب اللہ	کر کنگا وہ تپناوں	حاکمے آکر کو کمالی
اور اوچل و دور کھار	س یہہ کو کہہ کئی	کہہ تو جہاں ہی سید	عور دریا فہ کہہ	سادہ کے جو طہ میں	یہ کئی ادنیٰ پہنکے
انہ وہاں سے سادہ	اسکی حد میں عین	نا میں ہے ہر اون	کہہ کنگا کنگا	مارہیت معدس	کہہ کرنا کو کالی
سکے ہر جہ سے کھار	اسو مان و یا میں	اسی سادہ ہر صا	صدق و سحر کی گواہ	حال معراج کمالی	لول اول سے کمالی
جو حرا سادہ کو مایا	دل سے تصدیق	سے مرنا کہہ کمالی	کہہ صدف صدف	س کہہ سادہ	سہیں کرنا کمالی
وہ کہہ ای ہر صدق	کہہ تصدیق میں کو	کہہ صدف کو کمالی	آسمان میں کو	لاکے ہی ہر	یہن حلال و فاد
گر محمد رسول کو در میں	آسمان کے اور کمالی	اسکی حد میں کنگا	س ہر اور ہر	کہہ کمالی	یا ماس و سے کو
اور وہی اول مستور	اوچل اول کمالی	س کو کمالی	نالمس ہی وہ سرور	یا رسول حد	سرور کمالی
مصل ہی جب ہر کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	اگر سہ سے	اور کمالی	آسمان میں ہی
تہر کے کس کئی	س کو کمالی	س کو کمالی	رو رو کمالی	س کو کمالی	سم تو پہنکے
یادیت کر کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی
تہر کے کس لاکے	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی
گئے میں فاطمہ	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی
لوگ میں فاطمہ	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی
اور یک حاشی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی	س کو کمالی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

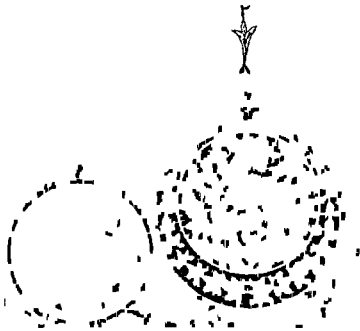
بِحسب جوار خان السیرین احوال انحضرت کی شرح ہجرت کو فات تک مذکور ہی ہے



اب رنگ صحت تمام حیران تمام طبع سے باحسب ارم شکفت و خندان ہوا

المطبعة للحمدية الواقعة في معسكر بنكوا

6166



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای خداوند کریم کا رسد ظلم و لو کا کردن کو کرنا خود را این مکر ای دادگر گریز جس پامردن ای کا اسے مدد و گوی ای کا رسد اور بد میں افات دے گئے	بخت عصیان تو شکوہ الامان یار شد تو آلام اگر عصیان سے مدد ملے چوں ترشد جس اونی حال لوں کی یک ٹکس کا رسد اور بہا دہی کا رسد	خرم و عصیان مجھے محمود دام و لو کا کیا شکوہ ظلم ای صورت کا ای کریم میں کہاں بہا دہی کا لوں کی گریز ای کا رسد اور بد میں افات دے گئے	دکڑ طاعت میں مدد ملے دستگیری کی تو ای رت قدیر کر عطا شکوہ تو فصل جم کوں ہو گیا لگا ہوا بہا دہی کا رسد اور بد میں افات دے گئے	یک طرف دوسرا بیٹاں دام و لو کے اس کا اوج و طاعت میں گئے لش تر ی ایک شکوہ اور دوسری طرف اصطلاح گئے ساتھ سر ہر کر
---	--	--	---	--

مست حضرت رسالت یا صلوات اللہ علیہ وسلم

معدت اسے اولیں و آخریں خلق اور احوال کے رسد رسد و لو جس جو حاصل کر مام احمد مام جلا امیات سورہ حسن اشرف سر سر اور قرآن الکی ہی شان گیم اور آلم ترش ملک مذکر کا اسکا کمال اللہ شاع انصر دم اعصاب میں ہی تو قیام شعری شایع الکافی معور	خدا عالم وضع اللہ میں وان حکمی بریح کرنی ہی دائیں انکے دیا تھا و لو جو کہ مدد و لو دہش میں انکے دیا ہی عادت کی ہر قرآن الکی ہی شان گیم ہی ماں انکے ہی قرآن سورہ انگشت والوں میں انکے دیا ہی عادت کی ہر مترجم ہی عادت کی ہر	لش لسان ہر راز قدیم ہی حقیقت انکی وہ تھا مقام انکے ہی ماں میں شکوہ مام احمد مام جلا امیات سورہ انما عصا محترم سورہ داتر میں لیا عصر کی انکے فیصل کی ہر انہ قرآن وادی سر راز دع رجم حکم انکے رتی صحیح امیر جو صلوات و نام	اقاب اوج الوار قدیم ہی وہی سلطانیں لکھام مطہر طابع وہی ہی اصل تاجہ ماسدات آن فرم موج فتح و نصر کا انکے علم انکے ہی اور صورت کا لیا سورہ و انصر وہ سر سر حق کا اور انکا لیا ہی راز ہی غریب سورہ آیت حق صدر انان ہر رجم حکم	اصل مقی ہی تقدیر کی ہر اور حقیقت میں لو کی سحا گریز ہی آخر میں لکھا مام احمد مام جلا امیات سورہ کا لکھا رت کا لیا والقہی والیل ہی قرآن میر طابع اصل کا انکے علم انکے لکھے سورہ لکھا یوں ہی انکی ہی قرآن اور انکے آل اور مام
---	---	---	--	--

جسکو صاحب بن جلی	ای ابو بکر و عمر عثمان علی	اور اسکے فرقہ العینین پر	سیرت میں مرتضیٰ حسین پر	ہو درود ان کے آئمہ پاک پر	فاطمہ بنت شہ لولاک پر
		جسکے اولاد مقدسین یقین	ہو گئے اقطاب کثر کالین		

منقبت حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ

خاص محبوب خدای دو جہاں	سید اقطاب غوث النور جاں	پیشوا ی پیشوایان جیل	رہ غامی رہ نمایان جلیل	حق مجربوں کا وہ سلطان ہے	اولیامین سب جلیل الشان ہے
غاشیہ بردار جسکے اولیا	دل سے خد متکا جسکے صفیا	مدرسے کی جسکے قریشی یقین	خاکروبی آباشی ای میں	جانتے تھے اپنا غور و فخر	اولیای وقت اسکے نامدار
اور پیادہ اسکے ہر اکابر کا	دور سے عزت سمجھئے ارباب	اسکے شمع و عطر پر موقر	تھے ملائک حان خدا پروانہ	اور مطلق تب ہوا میں ہی تمام	چرخ نکلتا تھا اونکا اثر طام
خضر بھی ہوتا تھا حاضر ملا	وعظ کی محفل میں اسکے نیک	اور مدارج قرب اور عرفان	بھی فنا کے اور فنا کی شان	بزم میں پاتھے قسمت اسکے جا	اذن گولا کے ہر آن وزن

مدح مرشدی و مولائی شیخی ہندی حافظ حاجی مولوی حضرت سید شاہ محی الدین قادری

خاص میر شیخ شیخ السکین	رکن ملت مرجع اخبار دین	در علوم باطنی و ظاہری	جامیعت کی ہے اسکو سروری	ہی شریعت کی سکا ماہیت	اور طریقت کے فلک آفتاب
جسکے اسرار و معارف کے علوم	جبکہ دل پر اسکے کرتے ہیں توجہ	موزن تباہی کی ہو چرل	ہوتی ہی الہام گوہر فشان	گرچہ دریا اکیاون ہر وقت	خلق پر غفلت کا پر رویش ہے
آہ استعدا دیہ رکھتا ہی کون	و جو اہر آہ لے سکتا ہی کون	کون اب نہا ہی اسکا شہری	مشتی ہی کون ایسا جوہری	لوگ اکثر اس نہ مانے کے مگر	فرق معقولات کو جانے ہنر
فلسفی قشری میں ہی حیران	اور حقیقی علم سے ابھان ہیں	علم پس کیوں انکو ہو عرفان	کب انھیں پروا صفا جانکا	جان جملہ علمیا ایت دین	کہ بدانی میں کیم در یوم دین
علم آن باشد کہ جان زندہ کند	مرد راباقی و پایندہ کند	گر وہ ہوتا در زمان سبق	قدر کرتے اولاد اسکی بحق	دیر گاہ اسکو رکھے ربانام	فیض با دین خلق اسکی شمع

مقدمہ

خلقت نور پیکر کابان	تا آخر حال ان شان جہاں	نشد اول میں اسکے میں لکھا	ہی وہی پہلا چمن ای صفا	از تو نہ تا معراج شریف	تو کبری و کبر میں بس لطیف
اور فقط معراج کا شہید	میں لکھا تیرے چمن میں کما	اس چمن میں اب کترا ہوں تم	کہ پس از معراج سالار ام	جو وقایع شہ کے ہیں حیرت انگ	بھلا ہر جگہ کے رطت تلک

نبوت سے بارہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر ای کوشا	بعد معراج رسول با وقار	شخص بار از مدینہ آئے ہیں	سرور عالم پر ایمان لائے ہیں	یا نبی شخص اُن میں ہی ایمان	گیا رہویں جو سال میں تھے جان
سات اخص اور تھے انکے سوا	لائے وے ایمان بشارت پر	اور سرور کئے معیت بھی	عقبہ ثانی کی بیت ہی ہی	انکے سکھانے لئے احکام دین	ساتھ انکے وہ امام المرسلین
بھیجا اپنے یک صحابی کو بغیر	نام پاک اسکا ہی مصعب بن عمیر	جب بیٹے کو وہ پہنچا ان کر	دعوت اسلام میں باندہ مکر	اور وہاں چالیس مہینے بجا	ہی نماز جمعہ کو قائم کیا
کام میں دعوت نبی لیل و نہا	تھا بہت سرگرم وہ عالی وقا	ایک دن ابن زرارہ نیکند	حضرت مصعب لیکر اپنے رست	ایک باغ اندر ہوا رونق فرا	اور وہ قرآن و مان پر پڑے لگا
سن وہ حدابن حادہ ہوا	اُس کے جو قوم کا سردار تھا	وہ نہ ایمان ابھی تھا بہرہ ویا	بھانجے کو اپنے یوں بولتا تھا	کہ وہ بھکانا ہی لوگوں کو بھی	منع کر تو جا کے ترہنے سے بھی
بلکہ تب مصعب وہ غصہ کیا	اسکو مصعب اس طرح کہنے لگا	کہ ذرا تو جھک کر سن میری کلام	گر ہو بہتر کہ قبول اسکو تھا	ورنہ مجھ کو منع کرای میں	وہ کہا بہت بہتر ہی یقین
ڈال دے بہتیار کو مٹھا تو وہ	چند آیت ہی پڑھا مصعب تب	سننے ہی ایمان وہ لایا جلد	قوم کو بس جا دیا اپنے خبر	اور مامو بھی جا اپنے کہا	وہ بھی آ مصعب تب غصہ ہوا
اسکو بھی مصعب ای ہی لکھا	بیتھ کر انصاف سے سن پرکھام	اگر پسند ہو تو اجابت کہیو	ورنہ جو ہو سکنا رہ کر و	سعدا شکو کہا اسی نیکند	تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
ڈال کر بہتیار وہ مٹھا تو					تب یہ سو کر کو ٹرھا مصعب بن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَمْدُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ اِنَّا جَعَلْنَا هُوَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَاِنَّهٗ فِیْ اَمْرِ الْكِتَابِ لَدَلٰی عَلٰی حَکِیْمٍ
 اَنْضَرْتُ عَنْكُمْ الدِّیْنَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ
 وَمَا یَا تِیهِمْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِؤْنَ فَاَخْلَكْنَا اَشْدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَ مَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ

یہ مدینہ میں ہوا بعد قتل
انکو تھی انصار میں شان کبر
قتل کر دیوں جو کو بیدار
عرض خدمت یوں کہیں بااد
منتظر تھے سدا جان ہم
حکم ہجرت کا نہیں بھٹکا ہوا
وائے خاک حسرت اپنے ہر طرف
ہی وہ ہجرت گدے کی زمین
سے علانیہ کیا ہجرت یقین
بات کر لیگا نکوی مایا مجال
سب مدینے کو گئے با صد وفا
ریح پھر مدینے گئے مین کا فرن
جبکہ چاہی یقین اذین
نکرو ایدان پر چرچر سیر
وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں
ایک ایک کرنے لگے اسے
اسکو کتے سے کرین باخراں
پھر کر گیا جلد اگر تم سے جنگ
قتل کر دیں کو مین بیدریغ
اس مین پر تبت کیا ہی آفرین

یہ مدینہ میں ہوا بعد قتل
انکو تھی انصار میں شان کبر
قتل کر دیوں جو کو بیدار
عرض خدمت یوں کہیں بااد
منتظر تھے سدا جان ہم
حکم ہجرت کا نہیں بھٹکا ہوا
وائے خاک حسرت اپنے ہر طرف
ہی وہ ہجرت گدے کی زمین
سے علانیہ کیا ہجرت یقین
بات کر لیگا نکوی مایا مجال
سب مدینے کو گئے با صد وفا
ریح پھر مدینے گئے مین کا فرن
جبکہ چاہی یقین اذین
نکرو ایدان پر چرچر سیر
وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں
ایک ایک کرنے لگے اسے
اسکو کتے سے کرین باخراں
پھر کر گیا جلد اگر تم سے جنگ
قتل کر دیں کو مین بیدریغ
اس مین پر تبت کیا ہی آفرین

ان مین بار تھیں کو شاہ انام
نقل ہی تب شخص ایک انصار
شہ کہا حق سے زمین کو برون
ہم ترے مشتاق مین تر جویا
ہم جو تھیں وہ مین چشم نظار
جس طرف جب حکم دیا کر دگار
حکم ہجرت کا تھا شہ کو انتظار
بعض اور کو نہ ہنشاہ عرب
تھے حرم مین کا فرن جو جمع ہوا
کر طواف کعبہ اللہ سات بار
غیر صدیق و سب سے مرتضیٰ
تب جو مانگے مین کو مظلوما
شاہ بولا جبر کر اسے با دقا
دار بندہ دیکھ مکان شور تھا
تا قہاری مشورت مین خوشتریک
یوں کہا ہی تب ہشام بن عمر
یوں کہا تبت اسکو ابلیس مین
تب لگا کہنے ابو جہل مین
یک قبیلے سے نہیں اختصام
منتق اسے ہر موبے کفار ب

سردی بخشا بالفار کرام
یوں کہا ہی سید ابرار سے
تا جدال جنگ اب انے کروں
با ہی ہے آباہن مقیہ رار
ہیں قبول عرض کا تیدوا
مین کروں ہجرت یہی انتظار
حباب دیکھا ایک شاہ خیار
حکم ہجرت کا کیا ہی جلد تبت
انکو یوں کہنے لگا اسی کا فود
اور دو رکعت پڑھ کر با صبر
کو ی جلیل الشان سرور پادشاہ
حق نے قرآن شہارہ یہ کیا
مین بھی حکم حق کا ہوا تیدوا
مشورت کرنے لگے سب مین
انکو مین تبادلا تھیں تھیک
سرور عالم کو رکھنا قیام کر
راے بھی تیری سنا ہر مین
یہ مجھے تیرے موبے ہی یقین
کسطح مانگین ہی ماتم قصا
قتل کر دیں تا دقا وقت تبت

یہ روایت آکے جبریل مین
یا رسول اللہ اکثر کا فران
سکے سب سے تابع فرمان ہوئے
اب سے کو بھی رونق دیجئے
عرض ہر دم پر حضرت کے طرف
پس وداع انکو کیا سناہ جان
در باد کو مے نکلتا ہی ایک
تبت کئی اصحاب کتے سے نہاں
زن کو جوہ کرنا چاہے جویم
جلد یا شہر مدینے کی طرف
پر سا کین تبت کئے اصحاب

نام جس جگہ کیا ظاہر یقین
آج حاضر مین رہنا کے دریا
حکم لیکر اپنے دیر و نکو گئے
اسکو اب رشک گشتا کجئے
گر قبول قتل نہ ہے عز و شرف
وہ گئے کو ہوسارے رونا
شہ کیا ہجرت دمان بروجیک
ہو گئے شہر مدینے کو روان
اور جو اطفال کو اپنے سیم
با شجاعت با شہادت با شرف
رہ گئے اس شہ کے اصحاب

آسمان سے ماہ المورای ہر
سب مدینے کو منور کر دیا
کر کے یوں کے نور روشن ایمان
علم مین تعمیر کے وہ اسی خیر
ساتھ پیڑ کے ہو کر جانثار
عایشہ کے گھر مین اگر بعد از
الغرض صدیق اکبر ای مین
ایسے مین ہو متفق کفار ب

شہر مین کے آیتا ہی اثر
نور سے اپنے زمین کو بھر دیا
پھر ہوا سب مدینہ وہ رونا
تھا یقین ملک عرب مین نظیر
غیرت و ہجرت کرینگے اختیار
جو ہوا غائب مین مین ایمان
ہو گیا اس خواب آند و گہین
قتل پر شہ کے ہو تیا جبر

مکہ شرف کا میدان ہمام
اور وہ شہر مدینے کی زمین
عایشہ کے گھر مین بعد یقین
خواب کی تعمیر کو بہر با صواب
یعنے کے سے ٹکڑے جائینگے
گھر مین جانا اسکے ای نیکو بنا
اور یقین یہ ہو ہجرت بربا
لایا اس آیت کو جبریل مین

لازیر ہو گیا اس سے تمام
تھی منور جلوہ گرد مہی یقین
کر زمین کو شوق گیا اندرون
اسطرح جانا ہی وہ عالیجناب
اور مدینے مین اقامت لائینگے
شرف خلوت ہی بی بی کی ہرا
کہ نبی کو حکم ہجرت آینگا
حکم ہجرت نہ ہو سوا یقین

حضرت صدیق اکبر با صواب
پھر دمان سے آسمان اوپر گیا
جبکہ وہ سکے کو آیا ماہتاب
جب ہوا سدا ر وہ عالموقا
وہ مرتابان ہی سالار نام
پھر کے جو سکے کو آیا ماہتاب
جو ہوا غائب مین مین پادشاہ
اور جانا آپ ہی خد سگذا

پس مدینے مین یقین نازل ہوا
پھر منور ہو گیا مکہ شہ تاب
درد و غم سے ہو گیا ہی زار زار
اور تبت رائے اصحاب کرام
ہی دلیل فتح مکہ با صواب
گھر مین وہ مدون شہ کا مائت
اس سفر مین ہر طرف جانثار
فل رب اذ خلنی منک خل

یہ روایت آکے جبریل مین
یا رسول اللہ اکثر کا فران
سکے سب سے تابع فرمان ہوئے
اب سے کو بھی رونق دیجئے
عرض ہر دم پر حضرت کے طرف
پس وداع انکو کیا سناہ جان
در باد کو مے نکلتا ہی ایک
تبت کئی اصحاب کتے سے نہاں
زن کو جوہ کرنا چاہے جویم
جلد یا شہر مدینے کی طرف
پر سا کین تبت کئے اصحاب

وہ ہونڈے آئے ہمارے گھر پر
 کان جھپکایے منہ نیچے گرا
 یاد رکھا ہو کہ جو انکا ٹھکان
 وہ ہونڈے نکلا ہی جب نہ بچیا
 دیکھ کر اس راہ میں ای محترم
 ہیں زمین میں یا گئے برسم
 کہ کھڑا ہو چکے کہ کاشمیر
 تھارہ

صبح کو سب کا فران بے خبر
 یک بلبا پڑ مجھ کو مارا بے حیا
 جلد جا کر جو پکر لاؤ یہاں
 شخص کچھ کٹاف جو اسکا نام تھا
 لیک کہ انا نارنگست قدم
 پر نہیں جانوں گے یہاں کہاں
 کا فران بس کا دیکھ غار

آہ جس شب کو چو گھر سے روان
 سنتے ہی یہ بات بوجہل لعین
 حذیب گشتِ نقدیق کو
 کوہ و صحرائیں ہو میں شہر
 گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا
 آسے ہیں دولو نیان و لبتین
 کہ میں واس غار میں و لونہا

کہ مراد الہی اور نہ جہن
مین کہی اسکی خبر محکم نہیں
کہ رسول اللہ اور صدیق کو
دھونڈنے لگے کہ بطریق
راہ میں صدیق کا نقش پا
پس قریشوں کا پاس دہ
قول دہرا ہے کہ دہ بولا دہ

یوں روایت لائی اسی کو مصفا
پوچھے والد نے کہا ان میں سے اب
شہر مکہ میں کروایا ندا
یہہ ندا سنکر بہت مشرکین
جب چلا گئے سے باہر مصفا
غارت تک یاد ہی کرتا نظر
اگر دیکھا این الحق نے خبر

ختر سیدی اسیما پاکدات
مارو کو میں جاہر آئی جب
۱۲ مارا وہ
بس ابو جہل لعین یوں کہا
سکونم دیو تنگے سوا شتر لعین
لے قریش کو ملک جاعت اپنے ست
امکان اُسکے وہ جا کے اُپر
کہہ کیا تھے میرا جانا ہو مگر

وہ کہیں	کہ باکری انگوٹھی	لے کہ لہجہ سے سن گئی	وں دیا مع وطر رکاوٹ	تو کہ کہہ عورت وہ ہمارا	کردار مرد کو مل گیا
کچھ میرا حق میری سزا	وہ عورت کے کاٹے ہوئے	ہی روات تلو کو کر گئی	شک سے وہ آوار کھائیں	ہو گیا ہی مصطل و دیوار	اسکو فرمایا یہ سب
مگر ہی ہمارا اس ماہ کا	حق تعالیٰ تو ہمارا	صاحب برساوڑی	دلکرت اسکے وہاں قرار	حق کیا مارل سیکہ عذر	قلب و عین کے ای
کڑے گلشن ہواوی ہر دم	عار سے واپس ہو کر	آدھن کچھ کھانہ	کا ہر کوئی تھیں ہر دم	اور شک کے آنکے خار نور	کا روک حائل سے
العین ہو کر کھانہ	وہ کوہ کے ایک تھیں	حق آتے حالہ وہاں	محض کچھ اسکو کھائیں	تو کو تو تباہ حرم میں	اسکی ادا تھیں
ہی روات مارا	نہی کھانا کھاتے	سوں کدھر کے کھانے	آستراں حاکم کی	عار سے باہر تھی شریف	سب کے طرف باہر
میں جس فارسی و مال	عروہ	ساہ نقوی رہا	تھار دینا اسکا	تو قلع راہ میں	ایک عیبی آئے
بھار سے اول وہاں	وہ حالہ مرد	آم مہدی کی	راہ میں تھا اسکا	تھی وہ عورت جس	اور نماں دوست تھی
ایک عورت کھانہ کھا	اسکی مرل میں	دگت سالار	تھی اسکی	وہ کئی تھی عورت	بھی ماں میں
کھانہ لاکے جس میں	اس نے	دو کئی لاکھ	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	ایک کئی عورت
اد سدا کر لاکہ	کسی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
اس تھیں لوصا ہر	تا کور میں	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
سہا کھانہ	دست اطرار	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
داں کر کے	کامل کھا	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
سرور	ایک مصطل	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
لے عروہ کو	آسودا	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
ان	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
انفرد	آم مہدی	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
وہ عروہ	اسکے	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
بھی محمد نام	سرف اماں	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
کے وہ عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
تھی دے	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
وہ دہی	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
کوہر	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
اور اس	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
کے طرف	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
اوہ میں	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
حاضر	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت
ٹی کھانہ	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت	وہ کئی تھی عورت

العرصہ و ماوشا و امیسا اور صانی ہوں و امطیر کما حت مدین منی و جسل و حس مستی و ماورہ ہما سرطان صبی و وہ لہ اید مسجد حوکی و وہ خدا سے اس لئے اللہ تعالیٰ و استیج اور یکہ عدل و ان بنیائیں یرر سے صحت میں لہنے لیا دیکھتے ہیں کہ جسم دروں اور کھدوایا تو مت کہیں مال عور کا و ان پر ہی مگر ساہ عالم اور صواب کرام پر صافی ایٹھ لکھا صاحب اور گرد و بار یک عالمیں اور ہر شکر ناما عمر ملی ہیں تہ و صوبہ صافی ہما حوتے عمر اور سکین کا آئے صحت تر تھے یا کرتے کلاخ یوں ہی رہی صبی ای فر حوتہ اور کی کو تو قطف تھی کہ لہار وقت سجدہ کر کے واسطے زید و نور امیج حوتے ہما اکو صبی ابدی اگر کا چاہیں اور وہ تھا اولاد میں کو کھانا خلق حاضر تھے ہوتا کے حق اور لوگ ان را مکہ کو پہنچ مار و مگر اس پہنچ سیکر دشتر ایدیل است کو تمام	ماورہ و دل صافی ہما سج سیکر نامانی لہ عرص یوں کر لے لے چھوٹ وہ جان سے دہلڑا توں کا شاہ عالم قضا صافی ہما تھا اسامہ علیہ ورحا سے تھی عیال و کشت لہ ظہم مالکین سے اسکے دو کسرم عکاس متعال را کو دیا داخل مسجد کا وہ دا قریبا اور لہا مسجد کے حاطہ وہ حکم رکھ سکتے ہیں ہر مگر ایٹھ لکھتے سرت نام اور دو عمارت طرب آہ قافلہ ویدے مگر سکین پر عیال کا ساگر تھا مدین انکا مانی ہی عمر لہار اور صبی تھے انکین لہار امیں ہوتی تھی کی ای طابع لوہر بر سے روایت آئی یا سکین کو ایک کفن تھی ہما دو کا اس کے پکرتا تھا سرور عالم کے دو کلا ہما ساحلے آیا مدینے کثرت ستا ویر لہا ہما مال لہا اس صحت میں تھا سرور ہما تہ گمار دم میں ماور اور لہا ان میں اس سکین حق قنایا دیکھ لہا ہما	مسکے اس میں لکھو ارتقا اس ماورہ ہما در حواری لائے سرور سے مگر لہار رشتہ و گردن لکھو ورت وہی حالت ہوئی ہما سرور تھا انو لہا صافی ہما لکھو لہا اسکے وہ دہر لہا صاب حک کر کے وہاں تری پتر مال سے صلیق کئی مالک اور یک ماٹھا صافی ہما لوہر یوں طابع میں ہیں العرصہ مگر مال لہا صاب ادسی مگر صبی تھی حما ایک واسطے طرف سے سرور یوں لہا میں ماورہ کے اور لہا صافی ہما صاب حب ہو اچھل قضا صافی ہما لوہر بر صافی ہما لہا اور داخل و سرور ہما حک تھے اصحاب معاد صافی ہما آہ اس مکتی کہیں وہ ماور کاہم حب صافی ہما لہا بھیت کے کو انکین لہا گھر سے نور و سکین صافی ہما ایسے اٹھا سکین لہا ماور کرا لہا کو کھو تہ صافی ہما تھی ہما صافی ہما لہا کوئی صافی ہما لہا تھا لہا صافی ہما لہا	الطی وادی میں ہما لہا جلد ماورہ ہما لہا کھتے مگر انکین لہا ہی روہر کا حاطہ حواری بھیر آتے ہی اوٹی اس حواری روہر و اس کا کئی ای صافی ہما مسجد حاصل ہی صافی ہما ماورہ کے سرت وہ لہا وقت عرب کے حواری لہا اور ہما صافی ہما لہا کہ ہوا معلوم اس سے لہا امت دلے اسکے لہا مسجد صافی ہما لہا اور ہر دیکھ طرف سے لہا وہ ہوا مقبول لہا لہا وہ طرف سے اسکو حواری ایک صافی ہما لہا ہی انکین لہا لہا لہا صافی ہما لہا آئے سرور صافی ہما لہا ماورہ کے لہا لہا ایسے لہا لہا لہا ماورہ کے لہا لہا ایسے لہا لہا لہا اسطرح کہ ہما لہا حویس لہا لہا لہا حوتے میں لہا لہا مالکین ماورہ لہا صلی ماورہ لہا لہا	وہاں عاریت صافی ہما لہا وہ صافی ہما لہا شاہ صافی ہما لہا ادسی صافی ہما لہا انکے لہا لہا انکے لہا لہا سکے میں صافی ہما لہا اور وہاں صافی ہما لہا قطع کر دیا ہی صافی ہما لہا کہ میں کو صافی ہما لہا آن صافی ہما لہا انکے لہا لہا تہ کہہ مالک کو ہی لہا طرب کو صافی ہما لہا اوہ ہما صافی ہما لہا حوتہ صافی ہما لہا کھتے میں صافی ہما لہا آہ ایسے لہا لہا ادسی صافی ہما لہا ہی روایت صافی ہما لہا اور لہا صافی ہما لہا اور اس میں لہا لہا کہہ صافی ہما لہا اور حواری صافی ہما لہا مدینہ صافی ہما لہا اس صافی ہما لہا وہی لہا لہا	او خلافت سے بہت عرصہ تھے واصل عام ہوا کو حکم اور شاہ لہا لہا سید صافی ہما لہا موصی اول نو صافی ہما گھر میں اسکے ہی لہا ہو وہاں کر کے اوہا ہم لہا لہا انکے لہا لہا اور کہہ لہا لہا ماورہ صافی ہما لہا ایسے صافی ہما لہا امیں رہتے تھے حار سے تھے ہی روا ہو گئے ہما لہا کہہ لہا لہا وہی صافی ہما لہا عالمہ لہا لہا حقانی تھے لہا حوتہ صافی ہما لہا میں رہا کر کے لہا صلی لہا لہا میں لہا لہا کو ہی لہا لہا یوں وہ لہا لہا
---	--	---	---	--	---

<p>ہو گئی واقعہ بلا شکر و گمان دیو گناہی انکو جو پہلا علم اسکے مانند ہو کر بھی تعین عمر سے جی کی توان سال تھا مرد وزن انداز تھے اسکے ساتھ لیگی ہی نر زوشاد و دوجہاں گو دین اسکے چھا چھو گویا اپنے یار و دین آخون ہی نہ دینا و عقبی میں بیشک ای نہ ہو گئی مشروع اذان بہر نماز فرض تھمے چار گزاری میں اور بھی اتوال سے ہنای نہ کہ تو گھر تھا ترا میسر ا پدر جب ہوا ہی ناگہان میرا گذر میں پوچھا کہ کسے ای فرزند شام کے جانب ہوا تو کارون میں کئے دن اسکے صحبت میں پس یامین جا اسکے پاس نہ وہ بھی محروقت بولایو کہ پاس میں کیے رہو ایک خبر اسکا ہجرت کہہ دینا امی میں کاروان جانا تھا ایک سو گز باغ میں اپنے رکھا تھا وہینہ مصطفیٰ کا تھا بدل آمد و دار یہ ہے صدقہ کیجئے اسکو قبول بولایو یہ ہدیہ ہی ای شاہ ہدا سب صحابہ میں باچیس تھے معجزہ تھا بہر برای بافار مجھکو یہاں سے اپنا میرا</p>	<p>جانب مشرق سے ایک تثنی ہو گیا مہی کے جگر کا وہ کباب جسنا تھو جواب باصواب عائشہ سے ہی نقل ای محترم ناگہان پکڑی مری مادر تھے تب بہت دین سیر دہشت ہو مرض کرنے یوں لگی اسر شاہ تھے ہمارے نین نینا لسن تن اور اس ہی سال میں یک لاندگا اور نماز فرض لہی سال میں ایک ہی جب فجر میں ترائت دعا اور اس ہی سال میں سلمان بجا قوم سے دہقا یوں کھا و دہ سنگے میں آواز انجا باصفا دین ہی یہ عینی کر تو قبول ایک راہب ملا جا کر شام اسکے مرتے دم کہا میں درو وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعا ہی ملک روم ایک تعقیب ترا وہ کہا پیغمبر آخر زمان اور غنیمت چھو لکھا وہ رو میں بھی ہو ہمارا اوکے جلد تر اور کئی دن بعد اسکا ہمسم الغرض پیغمبر آخر زمان شہ صحابہ کو دیا تقسیم کر تب تناو اس سے فرمایا نبی اور گناہین جو لایا تھا کہو چیدہ کر از شاہ اولیا باریموم جب گیا میں شاہ پاس</p>	<p>حکم سے مولائے ظاہر ہو گئی جوا تھا ہے زمین پر اتر باب شرف ایمان ہو امین کیا باب جبکہ چھپے ہیں مدینہ جلیک ہم خوف تب آیا بہت دین کر میری ماکر تھے لیکن فی یہ تیرا جو راہ بارک ہو تھے اسنے ہی انکار تھے بالکن ایک چہرہ سے آمان کیا چار تھمے ہیں حضرت کترین دہی رکن فجر کی تھمے نماز ہر نما یا ان شرف ہو گیا شہر تھا اسکا ملک امینہاں شوق سے اس کے اندر گیا جان و دل میں کیا انکو قبول سرع عینی اس میں کھانا پاس کے میں رہا ہوا درو موت آئی اسکو بھی جب انکار اب یہاں اسکی رحمت میں عنقریب ہو گا ظاہر ہو گیا اور فرمایا گاہدے کو قبول پہچانیں داوی انقری کو انکر مول لیکر اس سے بھر ہو کہ ہم جب شیخ کو کیا رشک حنان آپ کچھ اس میں نہیں کھایا بھی صحابہ کو دیا اپنے بھی و کچھ بچیس ہی تھے بقصور میری پیشانی پر تب بوسہ تھا جگر سا تھمے یک سال را</p>	<p>ماکتی لجاوے وہ عالم کو سب اور کبھی مان کی منی ہو کر زیاد اور اس ہی سال میں ای ہوا میں یکدن لڑکیوں کے ساتھ سانہ کر مجھکو سنواری ہر اس جب تلی میں پانی مقصور تم دونو نکا ہو کا خاکر دگا ایک علی مرتضیٰ باقی رہا اور دیا مرغیب وہ ایمان پر اسکے آگے ہمارا دھڑکا اور مغرب طاق تہ رکعت کی بھی نقل عبد اللہ بن عباس سے تھی میں آتش برتی بیچ و برہتے تھے بھیل و کتب نماز باب میرا اس سے جب آگاہ ہوا جب موادہ شام میں آنا ہوا وہ کہا موصول میں آنا ہوا ایک عابد سے دیا مجھکو نشان اسکی صحبت میں رہا پس چاچا ملت ابراہیم کی ستر و جہار دو کہا اس کے شانوں کی مینا آہ کر کے مکر اہل کاروان ساغہ اپنے بے مدینے کو گیا جمع کر کے میں تب تھو کر ہو میں کہا دین کہی ہر کشتا میں اپنے دین سچ جانا میں اور کھا کھدای کا میرا اور کیا تب حکم وہ سال را آگے جا کیا میں سلام</p>	<p>تہرے مغرب کے جانب جان تب باب کی زبید ہو ہر ای ہر شاہ عائشہ سے بھی ہوا شکا ملا کھیلتی تھی بافرغ جان و دل منہ دہلا بہتر بنائی ہے لباس لیگی مجھکو میرے حضور خوش رکے تھو سد الیہ لطف سے تب سکون سر دہا تب سلمان وہ ہوا آجل تر فرض تھے دودہی رکعت ای فنا اسے امین نا فرایش ہو آئی ابن عمر خیر الناس سے دین جاتے اسکو لاکھام اور تھے بعضوں منخول غار جلد ترتب قند کر مجھکو رکھا جانشین اسکا ہوا اسقف و گر ہی برا عابد یقین وہ مرنیک نھا وطن اسکا نصیب ہی مینا الغرض صحبت آئی اسکین وہ کرے زندہ یقین ای کا کھا ہو گئی مہر نبوت کی نشان مجھکو بردہ کے بچے ہر جا بحر مقصد کے شیشے کو گیا لیگیا اس شاہ عالم کے حضور جو کہا میرے اسقف بیگان یہ علامت دوسری بالیقین تخم کا اسکے کیا میں حساب تا کہ پہنا مجھے تب یک لباس بعد از ان پیچھے گیا ای نیک نام</p>
--	--	---	--	---

بی بی صاحبہ

ہذا کا کونسا

سلمان فارسی

کلی حصرت

کروں ہر وقت رطل سے رو بہ رو چہ نہ رست آ حق کا میں لایا قصہ اور وہ اس پر چہ رور حاجت میں نہ رہا تہ مجھے ہر گز نہ کہے آوہ مجلس کرتی وہ میر کے آئین گور ہر خوش ہوئے اعلیٰ کرام ہوئے خالی دل ہی نا اودک میر پر دوسے کو ساتھ دکر نو آواں میر سلمان صاحب کرم کلیک ویران کی وہ نام میر سلطان کی وہ اسمان صبرہ العصور سے ابر الوقت آبرو برمایا صورت مدیق لولای مانی بات ہر سکر علی پر س جلی ہے کہ اگر سنا اگر وہ بایں تر التبر تکید اور میں لایا میں ویسا توں یک تہست لانا اس امر کی لایا قہات سے کیلانی مسعودی کی کہ اس خرطی کو جو اب حکم ایک سرور کو کہ جس یوں ہوتا کہ کرم	سورج کی پانچ مگر کس اپنا کیا رہد اشکالہ صاحب اویہ جالس کی لایا تر میر کی طرح رویت آنسو دیا لطف سے ہر سحر کی اور امت سے لعل کی اور کرب سے بہت اگر اسکی جانی سے سبکی چست مراد میں کلیک گارو کو کر بامیں ملک کی انکام عقی عزت سرمد وصال ایں خوری کہ وہ کہتے ہیں کو کر اور ہی تجھے ہر ابر میں لوں کہ صحت سے ای سادہ عالم کو ماحر خو کہتا ہی کو کر اسد کرم کی کی مردہ ورنہ شاکہ حق قانی کی طرف انہیں سے وہ رطل یاروں اندھ سے نور کے تلے یوں حلقہ آمد نہ تھا نور کے سرور کو نور کے سرور کو	بے پاد و عیال فصل کرتے میں کو اپنے آئے کہ ایک کو کو نہ کام کر سہ و ما غائب یوں کہ ساگر واد اور پو تھا کہ لایا فرق آن دو فریق اور کدہ و راکو اور کیا و اس کرم اور ہوا رکاب اور نارس روح عمر ایس کی ملک جو ماحر کی کمال ناست کا ذکر تھکوں قد پر سا تھکے ہی میں سام اور کیا سادہ کرم س کا ظاہر و سام سادہ و پاکہ و ماری کہ تر از کج جاد کر راحہ و اسی میں جو حال و ہر کلیک آ پہلے میر کی را بہ تہ جو چھٹ تا کہ جو ماری نہ جاد و ہر	میں حوس سے دیکھ کر تھا سر اور ہر کلام کہ کاتھک را و عطا مالعین آرا کرم علاقہ سے کھکھرا سال اول سے کرم صاحب رہی و کرم تو کہتی رقی میں لاکھی و رلا رلا اور کیا یہ کرم تھا ہر وادی کی بائے میں ماحر امانی و کرم سال دوم سے تعلیٰ ایمان ماحر س کو کو ماحر اب کو کرم وہ آئے کیس لوں تھا ماحر اور پو تھا ماحر تہ کرم عطا واسی آئے کرم آکے کرم و عالی ماطر و کرم اور پو تھا ماحر تہ کرم و کرم یک کرم و کرم سکے و کرم حکم سے کرم	اور ہر کاتھک تہ ہر کاتھک وہ کاتھک تہ کاتھک میں کرم سابع کرم بہ کرم المرور کرم س راں کی ہر کرم تعلیٰ کرم ما راں کرم اگر کرم سال دوم سے تعلیٰ کرم س کو کرم اب کو کرم وہ آئے کرم لوں کرم اور پو کرم تہ کرم واسی کرم آکے کرم ماطر کرم اور پو کرم تہ کرم یک کرم سکے کرم حکم سے کرم
--	--	--	--	---

دوسرا ال بحر

کروں ہر وقت رطل سے رو بہ رو چہ نہ رست آ حق کا میں لایا قصہ اور وہ اس پر چہ رور حاجت میں نہ رہا تہ مجھے ہر گز نہ کہے آوہ مجلس کرتی وہ میر کے آئین گور ہر خوش ہوئے اعلیٰ کرام ہوئے خالی دل ہی نا اودک میر پر دوسے کو ساتھ دکر نو آواں میر سلمان صاحب کرم کلیک ویران کی وہ نام میر سلطان کی وہ اسمان صبرہ العصور سے ابر الوقت آبرو برمایا صورت مدیق لولای مانی بات ہر سکر علی پر س جلی ہے کہ اگر سنا اگر وہ بایں تر التبر تکید اور میں لایا میں ویسا توں یک تہست لانا اس امر کی لایا قہات سے کیلانی مسعودی کی کہ اس خرطی کو جو اب حکم ایک سرور کو کہ جس یوں ہوتا کہ کرم	سورج کی پانچ مگر کس اپنا کیا رہد اشکالہ صاحب اویہ جالس کی لایا تر میر کی طرح رویت آنسو دیا لطف سے ہر سحر کی اور امت سے لعل کی اور کرب سے بہت اگر اسکی جانی سے سبکی چست مراد میں کلیک گارو کو کر بامیں ملک کی انکام عقی عزت سرمد وصال ایں خوری کہ وہ کہتے ہیں کو کر اور ہی تجھے ہر ابر میں لوں کہ صحت سے ای سادہ عالم کو ماحر خو کہتا ہی کو کر اسد کرم کی کی مردہ ورنہ شاکہ حق قانی کی طرف انہیں سے وہ رطل یاروں اندھ سے نور کے تلے یوں حلقہ آمد نہ تھا نور کے سرور کو نور کے سرور کو	بے پاد و عیال فصل کرتے میں کو اپنے آئے کہ ایک کو کو نہ کام کر سہ و ما غائب یوں کہ ساگر واد اور پو تھا کہ لایا فرق آن دو فریق اور کدہ و راکو اور کیا و اس کرم اور ہوا رکاب اور نارس روح عمر ایس کی ملک جو ماحر کی کمال ناست کا ذکر تھکوں قد پر سا تھکے ہی میں سام اور کیا سادہ کرم س کا ظاہر و سام سادہ و پاکہ و ماری کہ تر از کج جاد کر راحہ و اسی میں جو حال و ہر کلیک آ پہلے میر کی را بہ تہ جو چھٹ تا کہ جو ماری نہ جاد و ہر	میں حوس سے دیکھ کر تھا سر اور ہر کلام کہ کاتھک را و عطا مالعین آرا کرم علاقہ سے کھکھرا سال اول سے کرم صاحب رہی و کرم تو کہتی رقی میں لاکھی و رلا رلا اور کیا یہ کرم تھا ہر وادی کی بائے میں ماحر امانی و کرم سال دوم سے تعلیٰ ایمان ماحر س کو کرم اب کو کرم وہ آئے کیس لوں تھا ماحر اور پو تھا ماحر تہ کرم عطا واسی آئے کرم آکے کرم و عالی ماطر و کرم اور پو تھا ماحر تہ کرم و کرم یک کرم سکے و کرم حکم سے کرم
--	--	--	--

اور فرشتوں کو گواہ کیا کہ
میکے کے اول ترے منظور نظر
تھے اور ہرے جو این بگمان
یا نبی تو بھی نہارت انکو تو
پس علی کو ساتھ لے کر مصطفیٰ
جب ہو جن جس مسجد میں
نجل فاطمہ با مرتضیٰ
ہر باندہ عافطہ کا شاہدین
نہل ہے وہ بکتر شیر خدا
کر لہ وہ بکتر کو لا با جلد تر
بست و بکتر کو شیر خدا
لا جیز فاطمہ ابی سید
کا رہنمائی ہے قبل قتال
و نہالی جنین کنان کشما
و نہ کہہ مہی کے باسن مصطفیٰ
ن سے تیاری ویسے کی کیا
سج خاطر رسول کا نینت
مع تب آسے ہن احماد شیر
سات نوک مردون کی کیا
اور نہ مرا کھلے اپنے لگا
یوں ہی نہر کو بھی فرمایا
اوسکے اور اولاد کو اسکے نام
ڈاکٹر خالون کھاندہ پودہ
ہر پیدگی مجھے کی جون تو پاک
اور وہیے انکو اولاد کیشہ
اور باہر کے جو کہہ جو کہ کام
گرد اولاد اسکے کہہ تے ہوئے
کہلے تھیں دیون یک ہر تہیز
یعنی ہر تہیز تو تہیز تہیز

دا قودہ اس جیز لہ رکھا
و یوں رضوان جنان جیز
ستر تک لاری رہے جاو دل
و دہر عالی قدر حسین سے
جانب مسجد ہوا دونی فزا
سرور عالم نے مہر پر خیر
خانہ معمور میں باندھا خدا
چار سو روپے کے درم بقیہ
چار سو درہم کو عثمان لیا
یوں لگا کہنے علی سے بسر
شاہ کی خدمت میں حاضر کیا
جلد تر لاوے وہ یوں غریب
شہ کیا کشت تحویل بلان
چار بالاش جن میں تھا خیر
دیکھ رو یا اور کیا ہی ہر دعا
بے تکلف وہ انام اولیا
اسپور کھا ہی مبارک لپا تھ
عرض ہووے کیا اگر امیر
کھائے میں سیرجی بیشک ظلم
اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا
نیک شوہر ہی تر رہا ہی تول
میں پنہ میں تیرے دینا ہونام
پھر جہی مانگا دعا حق شتاب
کھینچے ایسا ہی ان دونوں کو پاک
پاک کر انکو بھی ای رب قدیر
رکھا دے پر علی کے لاکلام
اور مبارک نگ بدلا توجہ
یا کیزک سے بھی ہر دیون خیر
اور ہر تہیز تہیز تہیز تہیز

اور فرشتوں کی گواہی جسم
منقہ عقد کج جب یہ ہوا
میں وہی خط وہی زیور تین
پس کہا یوں شہدین ہی مرقعی
اور دے رہی من ابوبکر و عمر
کر ادا حمد و شہی کر دگار
حکیم حق سے میں بھی ب
اور علی مرتضیٰ کے سر اوپر
عقادہ ایسا تیغ جو ہر دار بھی
یا علی مرتضیٰ اسالی و قار
جب بنا ہر عقدہ شاہ دوہر
یوں کہا صدق و درہم بھی
نا خریدے اس کو نہ لو جی
اور بازو بندھے دو قودہ

نامہ اشرف بہر و تہسم
شجر و طوبی کو یوں حق کہہ
پس لگا کہنے کو یوں روح الامین
کہلے ہی روح الامین جہف
پچھنے میں مسجد کو جہف بکتر
یوں لگا کہنے با جہف بکتر
یک طبع خرم از اسے جلد تر
کا نہ کر اسیر ہوتی تھی کبھی
مجھ کو یہ بکتر نہیں ہی ساز دا
حق میں عثمان کیا خوش ہوا
میں گنا تھے تین سو ہر تہیز
کہ عرب میں بولتے تھے کو طیب
یک قطیفہ ایک نیکہ ای خفا
اللهم ما کرک لقوم علی انفسهم الخذف
اور خرم چار و جسم کا بجا
مر قعی کو یوں کہا شاہ انام
اور وہ سفرے پر تھکا کھانا
اور دوسرے تھکے سے دست بول
یوں کیا ارشاد شاہ کا نینت
شاہ ہنس میں ڈاکٹر انا لعا
انکا حافظہ تو ای رہا کیم
پس خدا سے یوں کیا ہی التجا
جاو قہاب ہر دو اپنے فرشتہ
شہ رکھا نہر کے ذہے پر کام
اور وکان سے آنا کوئی چیز
آوہ دگا ہر شہ لولاک میں
کیا وہ بہتر چیز ہے فرماوہ
جملہ چھو تھیں یا سو در شمار

حاضر خدمت کیا یوں اب بکتر
منتشر تاحہ زبور کہہ میں
بلدا زبان مجھ کو کھاتہ تہیز
آسمان اوپر نہ رکھا ہر تہیز
بشاہ بولایا بلال نیک نام
اب سنو تم ای کروہ مسلمان
سب کمان کرنے لگے تاریدا
بجک وہ بکتر کو شہان کیا
ہر کجا بکتر میری تھے
اس تہیز کشت درہم لیا
ہی روایت دوسری انکام
الغرض صدیق اکبر ای شہ
یک کتوہ اور جکی اور گھرا
ان درہم سے بھی باقی دس
اور ایک درہم کا ستوا ہی مینا
جا تو بارہ میں جسکو یا لگا
پس وہ دس کو بٹا کو لگا
انکے وہ دولت سر اسکا لگا
یا علی میری کج جہا ہی تہیز
اور چہرک اسکے سرو سینے پر
فاطمہ کو پھر کہا وہ با شرف
یا الہی ہر دو لایر میں
اور کہا اوقت ای رب العباد
میں آتا پاکار و تہیز
نقلی ہی وہ دختر سالار نہا
اپنے خاطر ایک ناگی خادم
شاہ فرمایا کہ یہ وردہما
تو عمل لے میں اپنے نیک

اور کیا ہی کلم یوں خالق مجھے
حور اور غلمان انکو جوں لین
تہیز کی نبی سے کر ادا
ایا تو مجھ یا میں نے نہیں سم
جمع انصار و ہما جہر کرام
آخر مجھ کو یوں روح الامین
وہ انوہندی باہر آوہ
وہ دو تو ہا نہی ہا کیا وید
اسکی قیمت شاہ و مران کو
وہ شرف کی اجابت مجھے
ما تھ میں صدیق اکبر کے دیا
قیمت بکتر کے درہم و تمام
یہ جہیز فاطمہ لاہ حسنہ
منک بھی کشتہ آباستقا
یکہی ہی ام سیم مجھ شہ
اور با جیس ان تہیز جان
لا بلا سفرے پو یہ کھانا کھلا
اور وہ سفرے پر کھانا کھلا
خانہ شہزادہ انکا لگا
ہی ہی جنت میں سردار تہیز
یوں دعا حق سے کیا ای دیگر
پیرانی پیچھے تو میرے طرف
اور ہوں شہزادان و دو تہیز
وہ محبت تو بہر دونوں نہا
جھارتا دست مبارک سے کا
میتھنے سے روز و شب چو لکے پاس
تب کہا سردار جہا ہی ہر تہیز
وقت سے کہہ پڑھا کر بالہ دام
یا لگی کی لاف بیشک لکیان

اور فرشتوں کی گواہی جسم
منقہ عقد کج جب یہ ہوا
میں وہی خط وہی زیور تین
پس کہا یوں شہدین ہی مرقعی
اور دے رہی من ابوبکر و عمر
کر ادا حمد و شہی کر دگار
حکیم حق سے میں بھی ب
اور علی مرتضیٰ کے سر اوپر
عقادہ ایسا تیغ جو ہر دار بھی
یا علی مرتضیٰ اسالی و قار
جب بنا ہر عقدہ شاہ دوہر
یوں کہا صدق و درہم بھی
نا خریدے اس کو نہ لو جی
اور بازو بندھے دو قودہ

شاہ دین کا وہ چچا بھائی تھا
 ایک علم اجلا بھی اسکے ساتھ
 جو چلا یا پہلے راہ حقین تیر
 اور ہی حمزہ کا سہوہ دوسرا
 غازیاب تیس تھے حمزہ کے ساتھ
 پس گیا کے طرفہ وہ کاروان
 پہنچا تا آخر زیر وہ کاروان
 حضرت انسؓ عمر بن حفصؓ کی کاروان
 ان لوگوں کی سخت لایا کاروان پر جلد تر
 حضرت عمرؓ کو منان سمجھے تھے اس وقت
 جب رجب کا ماہ ہی ماہ حرام
 اسکی حرمت پر نہیں رکھے نظر
 قتل اور تاراج میں باندھ کر
 کہ نکرنا جنگ در ماہ حرام
 اور تھے پرخوف و آماج بھی
 آیت قرآن یہ نازل کیا

لایا تھا کہ میں ایمان بر روی
 تب ظلم بردار تھا سطح بجا
 آتھہ ترین عین چلایا بھی
 ساحل دریا تک کہ وہ کاروان
 اور محمدی شخص کہ تھا اشتی
 اور میرہ سعد کا ہی تیرا
 اور عبد اللہؓ جشع کا ہی میں
 تب یہہ عبد اللہؓ جشع کا ہی میں
 جفری مار گیا ہی تب زیر
 اسلئے جلدی کے وید رنگ
 تب یہہ وہاں اور دوسرے شرا
 جب نہا ہی یہہ ہر شاہ ہدا
 دے پشیمان ہو لائے عذرا
 کہ جو ہم سے ہو گئی ہی یہہ خطا

دار ارقم کے یقین میں قبول
 عایشہ کا جو خیر اچھا تھا
 میں خطا کی کہی کوئی تیر بھی
 پہنچا تھا جا کر ملائے ہوتا
 تھا وہ ہم موگن دین پر وفوق
 جو جو خرا بھی مصطفیٰ
 جانے جو تھا میرہ ہی یقین
 آتھہ یا بار اچھا ہو لے ست
 اور ہوا ان کا فرق و دوا
 تانہ واقع ہو جب میں جنگ
 مومنوں کھن میں کوڑا ہا
 جلد عبد اللہؓ جشع کہ بن ملا
 ہم فرماتے تھے یہہ ہی ماہ جب
 کہا غضب حکم کرتا ہی خدا

دکے سرداری اسے غیر البشر
 تر اندازی ہی وہ دونوں جوی
 پر نہیں سمجھا کے ہیں میں
 اور ابو جہل لعین بھی نہیں تھا
 جنگ ٹام وہ نہیں ہونے دیا
 کا فرقہ ان کا روان کا قصد
 بہن نبیؐ کی اقم المرس
 بطن خلد میں ملا کر
 اور غنیمت میں ہی آیا انکا
 چاندان تیسانہ آیا تھا نظر
 کر دے ماہ رجب کے تین حلال
 انکو بے اسطیٰ فرمے لگا
 اور وہ دونوں ایران و تبا
 کا فرمان کے کے حضرت رسول

عز و بدر

اور سہ سال میں ای با صفا
 اعظم غزوات یہہ غزوہ ہی
 قوت و شہادت ہو اسلام کو
 اکثر گمراہ کفار شریک
 نفل ہی ایک قافلہ از ملک شام
 مال تھا اس میں قریشوں کا کثیر
 اور سواران ساتھ اسکے تیس تھے
 بدر کے نزدیک پہنچے ہیں جب
 نبیؐ کا کہہا حق کا حیب
 نعم جلد اسکے طرف اب جلد تر
 یک روایت ہی کہ وہ پڑا
 کہ چاہہ میں یہہ بی کر دکار
 فصل اپنے نوکر انکو سوار
 میں برہنہ انکو کچھ پوشاک

دکے سرداری اسے غیر البشر
 تر اندازی ہی وہ دونوں جوی
 پر نہیں سمجھا کے ہیں میں
 اور ابو جہل لعین بھی نہیں تھا
 جنگ ٹام وہ نہیں ہونے دیا
 کا فرقہ ان کا روان کا قصد
 بہن نبیؐ کی اقم المرس
 بطن خلد میں ملا کر
 اور غنیمت میں ہی آیا انکا
 چاندان تیسانہ آیا تھا نظر
 کر دے ماہ رجب کے تین حلال
 انکو بے اسطیٰ فرمے لگا
 اور وہ دونوں ایران و تبا
 کا فرمان کے کے حضرت رسول

دار ارقم کے یقین میں قبول
 عایشہ کا جو خیر اچھا تھا
 میں خطا کی کہی کوئی تیر بھی
 پہنچا تھا جا کر ملائے ہوتا
 تھا وہ ہم موگن دین پر وفوق
 جو جو خرا بھی مصطفیٰ
 جانے جو تھا میرہ ہی یقین
 آتھہ یا بار اچھا ہو لے ست
 اور ہوا ان کا فرق و دوا
 تانہ واقع ہو جب میں جنگ
 مومنوں کھن میں کوڑا ہا
 جلد عبد اللہؓ جشع کہ بن ملا
 ہم فرماتے تھے یہہ ہی ماہ جب
 کہا غضب حکم کرتا ہی خدا

دکے سرداری اسے غیر البشر
 تر اندازی ہی وہ دونوں جوی
 پر نہیں سمجھا کے ہیں میں
 اور ابو جہل لعین بھی نہیں تھا
 جنگ ٹام وہ نہیں ہونے دیا
 کا فرقہ ان کا روان کا قصد
 بہن نبیؐ کی اقم المرس
 بطن خلد میں ملا کر
 اور غنیمت میں ہی آیا انکا
 چاندان تیسانہ آیا تھا نظر
 کر دے ماہ رجب کے تین حلال
 انکو بے اسطیٰ فرمے لگا
 اور وہ دونوں ایران و تبا
 کا فرمان کے کے حضرت رسول

جنگ بدر کے واقعہ

نقل ہی فوج مرثیہ دونا
مقرر ہوا حکم ابن ہشام
کا فراق جتنے دیر تھے کھڑے
اور یوں بولا ابو جہل عین
کاروان کی ہی حفاظت لئے
تم مجھ سے تعرض مت کرو
چھوڑ کر نصرایت و پیشین
بہرہ ہمارے تمام بازار لام جو
اور گھستا تھا کہ ہم نا آدین با
ہمارے چارے تھان و شوک کی خبر
یعنی اب ہم بدر کو جانا ضرور
یہ ہمارے قتل و غارت کی خبر
تب میں وہ شاہ مسلبن
تھے صحابہ جو رسول اللہ کے ساتھ
مشرکوں کا قتل کی جستجو
حضر انری تھے فوج مشرکین
تھے برسیا ہی بارشیں پکرن
ہی روایت ہے کہ میدان میں تب
تھے مقرر جو جگہ نہر باو یا
آئین کے تشریف ہم کرتے تھے
وہاں جو بھائی ہیں ہمارے سلبن
ہی ابھی مسجد وادی ٹیکنا
ای خداوند کریم کا ساز
پس تو اب اس لشکر کفار پر
عبثہ و شیبہ و لیدہ نابکار
کا فوان پوچھے اور میں تم کو
حکم سے تب شہید ہوا نشان جلی
دست حیدر کو لے کر تب لید
نغمہ زانو پر عبیدہ کے لگا

منزل جمعہ میں جب آتری ہی آ
عبثہ و شیبہ آمد لاکلام
قطرے اس کے نوک پر پڑے
کون ہی مقتول جانیں تھیں
شہر کے سے مسافر تھے جو
غرم بدر وہاں کی اس کے مت ہر
نشاہ پر لایا تھا ایمان بالیقین
مشرعات تھی انکی زشت تو
مصطفیٰ کے جنگ کے کراہت از
ہو با طرف قبائل منتشر
اور وہاں کرنا بہت فتن و غور
جا بجا ہو چکا میں منتشر
بولہا بہ کو نیات دے یقین
تین سو تھے وہ شہید تھے
تھے گئے کرنے سید و ظلو دو
چشمہ پانی کے غمے ریگڑ کی زمین
بھرے لشکر و عین پانی مودن
گشت کرتا تھا شہنشاہ عرو
اس کی نشت نہر زاید کہ ہوا
اور ہمارے بھی کہتے ہیں تہا
تیری الف میں کہ ہم کم نہیں
جو ناکہ اتار مبارک میں تمام
بہر قریشی کا فراق باغ و ناز
مومنوں کو دیکھتے تھے و ظفر
جنگ چا مومنوں کے لشکر کا
بولے ہم انصار میں ای کا فزو
کھلے حمزہ اور عبیدہ اور علی
ما قہ سے حمزہ وہ شیبہ طیبہ
یاس مرور کے لئے لا تھا

خواب میں دیکھا جہیم باوقار
اور رسول اللہ فغان کا فوج تھے
خواب میں بوجہ جمل شکر کہا
نقل ہی اون کا فزو کا کاروان
کاروان تو اب خطر کھڑے کر
عاقلانہ دہر و شہدائے قریش
عبثہ و شیبہ کو مانع ہو کہہا
وہ بھی مانع آئی انکو بار بار
بالضرورت بدر تک اب جانیں ہم
وہ ہمارے رکھنے کے جواز ان
کافری اور مشرکین میں شہدا
پس وہ مومنوں کو مانع ہو
ساتھ لیکر اپنے فوج مومنوں
تھے ہمارے شہر اور رسالت جان
تھے مہاجرین اور انصاری
لشکر اسلام میں پانی تھا
کرنے غسل بل احتلام
دست اشرف بنا بریز
بھی روایت ہے اس میں ہوا
نغمہ دیکھتا ہوا ہلکے سبھی
حکم پر تیرے شہید جان فدا
ہیں بنا ایک ایک مسجد وہاں
کبر سے آتے ہیں یوں بیدار
لشکر اسلام بھی باغ و نوا
لشکر اسلام سے بھی ای ہما
تب کہے وہ کا فراق زشت فام
سن عبیدہ کی تھی اتنی سے زیادہ
اور عبیدہ ضرب عبیدہ پر کیا
ساق سے گرتا تھا اس کے مغرب

مردیک تباہی گھوڑے پر ہوا
بالیقین مارے گئے مارے گئے
کہ میرے سے بہت شہید ہوا
جب خطر سے ہوا اگے روان
ہی روان بے دغدغہ تمام
یوں ہی کیمین میں کیمین
کہ بنی حق کا محمد ہے بجا
گرچہ فعل شکر ہی وہ انکار
تین دن تک ان کا قاتل ہیں
مستخرج کوئی ہر سرد عیان
فستق پر نہر یادہ کر آوا
عاقبت بد پناہ دیکھتا
بدر کے جانب چلا باغ و نوا
دو صد و چھتیس انصاری میاں
بدر میں حاضر تھے ای فوج
اور غمی بالو کی زمین ای ہما
چار یوں کو دے پانی تمام
ساق سے گرتا تھا اس کے مغرب
جو تھا انصار و نوا لجا اور طار
ہی بہت بہتر و گزرا ہی بنی
شہ کی بات کھدق میں فوجا
تا ہوا آثار مبارک کی نشاں
تجھ سے اوتر کر ہی سے کرنا جنگ
پس ہوا نوا ہر میدان میں
جلد نکلے تین انصار کرام
کہ نہیں شہید ہوئے سے کام
جنگ عتہ سے کیا تب وہ نوا
ضرب عبثہ کا بھی یک لکھ لگا
وہ کی بات عرض از شاہ مغرب

اونت بھی تب اس کے یک ہر تھا
پس گھر پر اونت کے پانے ہیں
یعنی از ان کے بعد مطلب
تب ابو سفیان اموی جلد تر
جب تعرض کوئی نہیں کہہا
اور ایسا ہی وہ عداس عام
جنگ پر اس کے نہر گزرا
ایک ہر ہر کو ابو جہل
بچ کر اونٹوں کا
بچہ نہر بولا وہ ربان قاتل
قتل مونا کشت میں طین
الغرض وہ لشکر کفار
بارہویں رمضان کی تھی قاتل
عذر بیماری کے قیہ کے طول
لشکر کفار تھا کے طرف
و مسودہ الایہ شہیدان
اسطرف ہوئی تھیں بالو کی زمین
کہ قرے اس کا پر کا فز فغان
یوں کیا ہی عرض از شاہ
چڑھ گئے خاص اس کا
پس ان و ان میں نہر
لشکر کفار پر نوا
منظر نفرت تیرے
لشکر کفار سے اور ان کا
یعنی وہ عرو پر یقین کے ایک روا
ہم چھپے ہوئے تھے ان کے
حضرت سید سے لڑا
حیدر و حمزہ کے اسکی مدد
یار رسول اللہ کیا ہوں شہید

وہ سوار اس طرح سے کہنے لگا
مار کر جا تو گیا وہ اسے ان
تھا وہ بعد مطلب منت
ہی قریشوں کو یہ لکھ بھیجا
تم بھی مکے کو ہی پھر جانا چاہا
جو کہ تھا
شہید ہوئے وہ دم آوا
جدو کہ کرتا تھے جلدی تیرے
جشن کر گا دین بجا ویر
بلکہ وہ بولا لسان حال
اور ہمیشہ نار و نوا
بدر کو پہنچ کر آتے تھے
اور شہر میں ہوا جنگ و طبا
رکھا تھا
فوج
ن
دین
جلد تر
س کا پر
لکھا ہی تب دعا
دعدہ ای رب
آسے میں میدان میں بہرینہ عین
وہ عرو اور روح باوقار
یعنی کرتے ہیں مہاجر کو طلب
اور ولید بے حیا سے عرضی
ہو گئے مقتول عبثہ مذبذب
شاہ فزنا کا لہان کیوں میں شہید

وہ سوار اس طرح سے کہنے لگا
مار کر جا تو گیا وہ اسے ان
تھا وہ بعد مطلب منت
ہی قریشوں کو یہ لکھ بھیجا
تم بھی مکے کو ہی پھر جانا چاہا
جو کہ تھا
شہید ہوئے وہ دم آوا
جدو کہ کرتا تھے جلدی تیرے
جشن کر گا دین بجا ویر
بلکہ وہ بولا لسان حال
اور ہمیشہ نار و نوا
بدر کو پہنچ کر آتے تھے
اور شہر میں ہوا جنگ و طبا
رکھا تھا
فوج
ن
دین
جلد تر
س کا پر
لکھا ہی تب دعا
دعدہ ای رب
آسے میں میدان میں بہرینہ عین
وہ عرو اور روح باوقار
یعنی کرتے ہیں مہاجر کو طلب
اور ولید بے حیا سے عرضی
ہو گئے مقتول عبثہ مذبذب
شاہ فزنا کا لہان کیوں میں شہید

جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم
نا تو ان جانیئے ہکو کا فران
چنگھون پر بار نائیر و چتر
دو نیلے اوس خرچ کے تمام
ہکو باہن حق ویا فتح و ظفر
دوست ہیں ہر دوہن ہر دو پل
جو لاو رتھا ز انصاف کر ارام
کس سے پاؤ کو جنت نشین
وہ شہادت پایا دیرنگ احد
اور بہت وعظ و نصایح بھی
ہو گئے مسرور و شادان و کام
اور پہناتے ہیں بکتر جلد
نا تھمیں اس کے ہی دین تھو
اور دوانی سے وہ بانڈا تھو
یا رسول اللہ تھے ہی اختیار
تم نے جو جد و جد لاؤ بڑا
چھوڑ دیں جنگ و کفار کو
نا تھمیں جد رکے دیباہی انکم
نا تھمیں وہ ابن منذر کو
تھے مجاہد غازیات بکتر
شاہ کے چلتے تھے آگے لاکھ
وقت تھا وہ بس غار صبح کا
دکپاہ بچا ہوا اس کے بغیر
راہ میں مولک جان بازی کر
اور بہان کر دیں انہیں تہ تیغ
تھے مقدم فوج کے باغ و شام
میسرہ پر عکرم تھا ای شہید
جاقریشون ملا تھا وہ عین
انکو لایا تھا اخذ کدہ عین

پر جو افغان کئی اصحاب
پس یہی بہتر کرم مقبل و قال
اور عبداللہ ابی ابن سلول
جون کے بن غرضی شاکریم
شکر حق ابی ہن فوج عظیم
اور کہا عزم کہ ہے کئی قسم
یون کیا ہی عرض ہر دو جنت
وہ کھا کر ہوتا ہوں شام و صبح
الغرض باعث ہو اکثر صحاب
اور بولتا تم اگر صابر رہیں
پس غار عصر پر حوض الورا
اور درجہ کے پو یک خلق کثیر
اسکو ہم کچھ جبردار کرنا کر
تھی جمیل اسکی تیغ ابدار
کب ہیں مکان کرین تیر خفا
اب پیمر کو نہیں یہ سازا
اب بجا لاؤ جو کچھ یون تھیں
ہی رویت دہری ای باصفا
جو تھا عبداللہ صحابی بصیر
ایک سو سب انہیں بکتر بوش
جب بنی نجار کو پہنچے ہیں
وہ ان اذان بولال لایا
تھی شکاف کوہ جو باحضر
تھو جب تک میں نہیں بلوگا
بچھریں اس کے مصطفیٰ
کافران بھی فوج کو تیار کر
فوج سے ان کا فوج انی خیر
اور کہا تھا انکو یو وہ ادب
پس کپا قوم کو ای اویو

بدر کے عزیزین جو حاضر تھے
جا کے میدانین کر بن جنگ
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول
گرد بنے ہیں ہی ہم ہون مقیم
آرزو کو جنگ ہی ہکو توایم
جو کیا تھو کونبی عتسم
گاؤ کا جو دج تو دیکھا جوہ
تھو اور حق بنی کو دوستر
جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب
اور کہیں ثابت قدم بھی جنگ
لے گیا لشرف و دولت سرا
منظر اس کے تھے ای خیر
بلکہ اسکی رائے کے تابع ہیں
نا تھمیں نیزہ تھا ای نکو تھو
ہم کہنے جرات تو اب کچھ مساف
کہ وہ با تھیا ہوں جو بکھار
کیجو صبر و استقامت جنگان
نا تھمیں مصعب کے جھنڈا
اُم مکتوم اسکی مادر بھی پھر
وے دلیری میں بہت پر جوش
وہ ان ناز شام سرور کر ٹھا
شہر جماعت پر تباہی بت غار
وہ ان کھڑا اسکو کیا خیر
تم یہاں گت ہوا ای باصفا
فوج اعدا کے مقابل کر دیا
اُسے سرور کے مقابل ای سپر
مومنوں پر پہلے پہل جیسے تیر
قوم میری لائی ہی اسلام
میں ابو عامر ہوں راہ طینو

پا ہے مروی اپنی ظاہر ہوتے تھے
بت صحابہ میں خلاف آیا ہم
حضرت حمزہ و سرور کا سم
ضعف پر ہو گا جا کر ت گمان
یون کیا ہی عرض مالک بن سنان
نالزون کفار میں جنگ
قتل دہیرا ہی انی شاہ جہان
مسرے میں جنگ کے از کافرا
لا جرم راضی ہوا خیر بشیر
فتح و نصرت تھو دیو گان
بھی گئے پیراہ بوبکر و عمر
اور کہے سعد و پیسہ باد
ان ہی باتوینے انی اکرام
دیکھ کر اصحاب حیران ہوئے
جو ہی اپنی را اشراف کر دی
اسکے اور ان کے دیرا
فتح دیو گیا تھیں راہ طین
اور قوم اس کے جھنڈا
شہ مدینے میں آنا گیا
سعد عبادہ صحابی نیک و سب
کر کے شتابی و ما اپنی خرد
پہنا پھر بکتر بوبکر و عمر
اور کیا یون انکو تا کی کید
گرچہ ماکجاوین ہم سب سیر
میسرہ پر تھا عکاشہ ہفا
اور طلحہ بن ابی طلحہ کے
تھا وہ بوعامر عین بد فاما
جب بلون انکو پھر ویدر
اوسکو بول اوس کی مومنوں

اس کے کرنے کے عرض غلاب
بعض بو شھر میں رہے ہیں ہم
اور جماعت یک ہما جری ہم
کافران پاؤنگے جرات بیکرا
ہکو و نعمت یک ہی بیکمان
بالیقین روزہ نہ کھو لیتے تھے
ہی قسم حق کی میں پاؤنگا خا
میں منہ پھر نکلا انی شاہ زنا
گرچہ کارہ تھا یقین اس پر
فوج کو پس حکم تیری دیا
ہو گیا تیار جب پیسہ ہر
وحی حق سے شاہ پر آتی ہی جب
ایک لیل میں شہنشاہ انام
اور بہت دل پشیمان ہوئے
ہم ترے تابع رہینگے ای نبی
حکم جب تک کر تو حق بے گمان
ہوونگے کفار سب خوار و ذلیل
سعد عبادہ کو بخشا بیدین
فوج بجا نبی حد کے چل دیا
اور سعد بن معاذ با ادب
وسرورن آگے چلا سوا حد
اور کپا سر پو خود اپنے رکھا
آوین گراں رہے کفار عین
یا آڑین ہکو سارے جانو
میسرہ پر تھا ابوسلمہ بجا
و کشتان اپنا و تھے بد صفا
سائے آیا تھا جو بچا غلام
بول یوا نکو دیا تر خیب جنگ
لعنت اللہ علیک ای فلا

سید محمد

تو غلام ملک لگا کر اس کو دیکھ کر کہیں سے نہیں دیکھا تھا

اور علم آوے ناگھلے دیر کر
اور اس کی باتیں رسالہ
سے علم سے خبر ما اسطراب
کہنے لگا کہ مجھ کو اس کے خدا
اور خدا خاص سے سب کے وہ
دن و گزرتے تھے انکو یا بار
اس سے جو تہہ پہنکے ہیں
ان حدوت جو اہل ہرج
دیکھ کر انھیں ہی ایدھا
اور معلوم ہی رسول خدا کا

و کہہ دے میں ہے اسے میں
گیا کی یہی ہو کر صبح
اور معلوم ہی رسول خدا کا
و کہہ دے میں ہے اسے میں
گیا کی یہی ہو کر صبح
اور معلوم ہی رسول خدا کا

خدا یا لیکن حق تعالیٰ مومن
سے ملانی کوئی ظہر کر
یہ میں اسی کو ہلکی کسر
کہ کہیں میں اس سے مامور
استعداد ایک سے اہل کسر
امید رائے گرسے ایدھر

اور جس تہہ ہو سے دستہ
میں مد اس سے ہیں ہی
یت نامیں کوئی حق تعالیٰ
کہ کہیں میں اس سے مامور
استعداد ایک سے اہل کسر
امید رائے گرسے ایدھر

ماکس نہ کرات
میں اس کے نام کا میں ہی
بہ ہیں مامور
ماکس نہ کرات
میں اس کے نام کا میں ہی
بہ ہیں مامور

حکومت کا حکم
میں اس کے نام کا میں ہی
بہ ہیں مامور
حکومت کا حکم
میں اس کے نام کا میں ہی
بہ ہیں مامور

اور اس میں مال ہی اس
لیکے اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
اور اس میں مال ہی اس
لیکے اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں

میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں

میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں

میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں

میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں

میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں
میں اس کے جو اس میں

وہ کہ اس مردانہ ہوتا تھا ابن عامر فوج کو کب کر ندا وہ سے دلیران ایسی جاندار کی شاہد ملک باہمی تھے جانتی غازی بھی اپنے تنوں کے تین بیمہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا بچے اذکو دیکھ کفار تباہ لو خالدا بن ولید نامدار یہاں گئے لاگے ہیں آخر کار میں دور عالم دینے میں یقین کے دینے اول اٹھایا تھا لو ہاں کے اسیوف کر دگار اور فرمایا رسول محترم پس اسید بن ہوا ای باب غسل دے بچوں کو اور پھر کیا میں دور عالم نے فرمایا کہ مان کا طہرے روئے لگی ہے زار زار استاد فرمایا کہ لشکر کا بیان حال تو کچھ جنگ کا چور ہیں اور جمادی الاخرہ میں باختر اور ربیعہ میں بعبہ میں گستا اس فوج غازیوں کی تھی اور شعبان میں بنی غطفان پر وہ کے لیے نیکو قسم تھی وقت شب جا کر ابی جندبہ اور ربیعہ میں بنی غطفان شرط یہ بھی تھی لکھی اس میں اور ربیعہ میں باکند گریبا اتحاد پس سے مارا خزاہی ہوا	اور کسی کو تم بناؤ یا یقین جنگ کی ترتیب پھر دینے لگا میں بازی ہر انداز کی کئے ہو گئی خون کے زمین آگئی لا سر سہرا لے نیام اندرون بہرہ اسدن اسے خالدا بن کہ ملک برائے ہیں دو سپاہ کر دیا ایسی شجاعت آشکار مال سب لوٹے میں دغا مونا چرخ کے منبر پر اسدن بن حن جان خدا راہ خدا میں وہ ہوا سیف کی مین و خالدا نامدار ہو گئے دو ناتھ جعفر کے قلم جعفر طہار جعفر کا لقب عطر دے پہنائی دھن سنا آج ہی پایا شہادتی گمان شد دیا اسکو تلی با دمار میں کروں یا ثابت کرنا ہی بہا نہ کیا ارشاد ختم المرسلین فوج یکنات السلاسل کی طرف تین ہوا صحاح کو اپنے ساتھ آہ کھانے کی بڑی قصد تھی لیکے پندرا غازیوں کو ای سپر پایا ہر غازی خندرا اونٹ کہا ہی سر اس تھی کا بید رہ فوج کے کے لئے عازم ہوا جکے دے میں چوتھے ہو رہیں مارکھیں یہ دوسرے کچھ خناد کہ ہوا خروج منہ اور اسکا	تب سب کو اسے ہی سیدی جو پریشان تھے فراہم ہوا ایک ہی یمن زیک تیر خداد جب شفق نکلا ہی برج کبود میں دوسرے درجہ کچا ہی ہو میسرہ اول ہوتا تھا یقین میں لکھا ہونے کو جنگ سخت کہ کچھ چشم زمانہ ای امن پس مدینہ کو مناجرت کئے در دو غم سے ہو گیا ہی شکار بعد جعفر نے اٹھا باوہ سلم وہ نشان لیکر وہیں اپنے لگا آکے دو ناتھ کچھ دے مونا پس از منبر سے شاہ دہرا شاہ نے کرنے لگا انکی یار سننے ہی سامنے بہ روئے لگی حکم فرمایا کہ اب جعفر کے گھر وہ کہا اب تو ہی کرا ہی شہر بار حق کیا رفع جالب مرض تب بھیجا ہر جنگ سالار شیر جبندہ کے قوم پر از بہر جنگ خر کر نو اونٹ کو اس واسطے بوقتا وہ جا گیا ہی کارزار اور رمضان میں انی حد کے ست اور بہر تینوں شخص اسکی قوم پر	ہو گیا اسرار خالدا بن ولید مصر کے میں آکے سارا تمام گرتے زخمی ہوئے اسوار بزرگ تھی زمین ہی آسمان ہی نمود فوج زنگی شب کی بجائی باغزو میں اسکو کیا وہ پیشین بین باستان فرسخ اور دیر و بتر ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں راہ میں بھی اور بک قلیہ لے اور فرمانے لگا یوں بہت سار پانی اُسے بھی شہادتی بہم خج دلفر تھی کی اسکو عطا اسکو وہ پراپی قدرت سے گھر کو جعفر کے ہوا رونق فرا اور وہیں رونے لگا بی خستار اپنے منہ کو انک سے دھو لگی بھیجو کھا نا کا کہ جلد زار شکنا سارا بیان بھلو ار دیکھا تھا میں نے وہ احوال سب بھاعمر بن ماص تب اسکا میر حکم سے شہ کے گیا ہی بیدر انکو کھلوایا ہی بن سعد نے مرگے چندا در ہو بیٹے فرار شخص دو دکر رسول کا نینات حکم مردانہ کے جب سر بسر	جسے ہما کو پاسے تھے تنو میر لیکے خالدا نازیوں کی بزرگ کا وراں یک تیغ سے چوتھے وہ جسکے سمبہر فلک کی نیکنا لشکر اسلام بھی تھا جسم بھی مقدم کو موخر کر دیا ہر جہاد نے کیا ایب جہاد دست خالدا بن یقین قتال قلیہ نقل آئی ہی کہ بدن آشکار کہ تمہاری فوج کی ای مومنو بعد عبداللہ رواد نے لیا پس اسدن ہی خالدا باغزو دار جنت میں جہان چاؤنا اسکی بی بی جو تھی اسکا منہ پوچھی وہ کہا ای شہر بن شہر جمع آئے عورتیں اکثر دمان تھوڑے عرصے میں خالدا بن تب کہا یعلیٰ خد کی ہی قسم فوج جب چھٹی دیکھ کے قرب حق تعالیٰ نے اُسے نفرت با بہر خمر کر کے تھے وہ فرار بحر سے یک آئی ماہی کلان جا نوزاوس قوم کے اور غور بھیجا غابے کو زنا کے امیر بھاگے دے اور لکے اولاد ونا یہ بہر بکا ہوا ای باغضا اور کہی قوم قزاق لاکلام یک خزاہی نے ہوا مانہ بن پس فریون سے جماعت ایک تب	فوج میں آئی بریتانی کشر کر دنا کفر سے آما جنگ جان اپنے جسم سے کھوئے تھے ہو گیا ہی شام کو یز در نام سب تھے یا تو نین شیریں سلم اور دفر کو مست دم بھی کیا کہ دیا پوری جوا غر دکی داد نوئے میں اس در زونج میل سخت موتہ میں ہوا یہ کارزار یہ جزو نامہ میں نام کو سنو جام ہے وہ بھی شہادتی کا جا شاہ سے بابا ہی سفا اند خطا وہ کہے پرواز ہر آن درما خالدا بھی صالحہ اور عاتلہ پاس جعفر کے کچھ آئی خضر اپنے گھوڑا امام انس و جان فوج کی لایا ہی میلے نے نوید جو کیا کھکر رسول محترم ابا اسبقال خود حق کا سب پس شد کو دھنی رحمت کیا لوٹ آیا پھر کے وہ جالبہ قبا کھائے پندرار ونا اسکو مونا مونا لائے جو با لوٹ میں جنگ چھٹا نثار فاعہ بد گھر مال و زربھی لوٹ لا مونا آگے جب صلح حد بیت ہوا ہم رہیں دے تھے سرور کے تمام لیکٹ زبا نہیں ہی وہ یمن نہ کہ کو اپنے ڈانپ لکر وقت تب
--	---	---	---	---	---

خداوند

بہر ان قوم ہندوستان ماہکے طرف ہو جو ن جہان مصلحتیہ فیضیہ پو اپنے ہو سوار وہ کہا انوس تھہر لعلان جا ابوسفیان کہتا ہی میل آہ جو انکا سہا ہی ظلم جو اور با این لشکر وجہ جمال شکر کا سجہ وہین لایا بجا ایک شہدائے کیا ہوا ہوا ہوا ایک چھٹکا حال اسد شاہ کا حرمت کچھ سے چھری واگر ہوئے نازل اب جوں میں جلا کہہ دین جاکرے جھنڈا گھر ہو کے تب ناپار خالہ بدین کو ای خالہ رکھ تو انکو کھینچ بھینے تغیر و بین ایسا ہی لکھا بول خالہ کو رکھے تا این تن جب قریش اور ظفر پاؤنگامین خلق کی کثرت بڑی تھی دیکھا یوں چاہیں و بکیر و نکال کا زان سپر چہ ہمارے دیکھ نا تھہرین شاہ کے تھا ایک عصا سب بڑا صنم کو تر وادیا کہتے ہیں بے بند اسہی قوم توڑتے ہی انکو یک بت تہی تین ہزار بن العوام با صفا تھے تان بھینے بلدی عین بڑ بلکہ توب جڑ تھہر کے دھن آپکو اسطرح پانا ہون بجا	چا جھنڈے لیکے گدے بانہر شاہ کو گھیرے کھنڈے ہن پر ہتا تھا اتنا تھا آشکار یہہ بخت ہی نہیں ہی ہی جان چار شخص کو دیا ہی شہہ امان اور جاکر جو رما در غار نور داخل مکہ کیا بقیل و فال اور کیا حمد و ثنائی کی ادا کیا معظم وقت ہو وہ دلفروز سید کو نین عالی جاہ کا کر زیارت تھی کے بہرہ ور اور کرے وہ خاص فریکوٹرا اور بوقت کر کسی سے نارے سر بہر ان پر چلا با اپنی تیغ جا کہا قاصد کا این رکھے تیغ شاہ جب پوچھا وہ قاصد کو بلا ور نہ تجھ کو مار ڈالوں بدین انے تتر شخص کو مار ونگامین وہ سواری سجالا یا طواف بلبل جطر گلشن میں گل تھے بہت لرزا یہ دیکھ کر وہ دیکھا یکت کو یہاں تہ جو نہ اسلاف ہیکل اور ناکہ وہے بتان دوم و در بدر کار ایک ن مٹلی ہی کالی خون جگر یوں ابوسفیان کو شہر مند کیا ان جو نکو توڑ دینے کے لئے توڑ دینے و بتون کو جلد تر کہ لگا ہی عرش سے جاسر مرا	قوم شہسج کو انکے بعد ان بدر تابان وہ دلالت کا ہام رعب سے اس لشکر حق کے یقین پس ابوسفیان کو بلا جلد تر پس نشان و فرج و قزو اتر کربت و نہر تین جو جہر کیا پس پیش غلبت پر دروگاہ سوزہ انا فتحنا فر محمد اقتاب نور ایمان سرسبر یا الہی یمن سے اس روز کے تر تھران غرض شاہ عرب اور بے ہتیار لوگوں کو سبھی پس کھڑا خالہ نے جا بوا پس تن مار گئے اڑا فران پھر لگا جبر نے وہ سیکان مرض کی قاصد ای شاہ ہدا شاہ فرمایا کہ سچا ہی خدا تب تو مجھ کو منع فرمایا خدا اور بوسہ حرا سود کو دیا انکے بکیر ونگ آواز بلند کہ ادا سر و طواف و ستلام جاء الحق و حق الباطل ان الباطل کان زهوقا نامدا اسلاف جو تھے دو بتان آہ کہتے ہیں کہ ہر روز نا بولاسر و ناملہ لگی یہی کہ اس کے دھونما زان پر غل عرض کی حیدر کو حضرت بن حب فرما چڑھ کر روشن تھی جس طرف میں تھہر کرنا ہو راز	تین ہو گدے تو ہی تین ہولان اور ستارے ہدایت کی قلم ہو گیا جبر ابوسفیان و بین جا کے لوگے میں اب دیکھ خبر داخل مکہ ہوا شاہ انام چھوڑ کر مکہ مدینے کو گیا سر جھکایا یوں پھر و انگار شاہ با ترجیح و آواز بلند کے طرح وہ روز ہو گا جلوہ گر یمن سے اس ساعت فیروز کے شہر کے کا کیا ہی قصد جب دے بن الجراح کے ہر ہنی عکروے چند شخص آیا دیان اور شاہ ہوا پائے بن و مونا ہو گئے مقتول ستر کا فران شخص ایک راہ تھیں سے ملا اور پتھارے بنی اوسکا جب آج ہی اس امر کو ظاہر کیا فرح سے بکیر بھی کہنے لگا پھنے ہو تا آسمان ای احمد جب ہوا ہی داخل بیت الحرام قصہ نادیر ہوا کھای تو جان نگہ ڈالنا بھی انکو خدا پھر ابد ناک نہ ہوے جائیگی تو کہا اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ جڑ تھہر کھانڈ پوانکو توڑا مر قتی توڑا بتون کو دے بھی نا تھہر اب لگتا ہی ہے ہی تر راز	پس ہوا رونق فراشا و خیار انکی بکیر کی کافران و جان بولایا جس کس کسی مٹھی تاوے لایا ایمان اب بیکو پناہ یاد وہ حالت کیا تب ناگہان تھوڑے عرصہ میں ہی پھر تیریم ادنت کے پالانکے لڑکے یقین پھر لگا پڑے کونوش الحان اور شب و پھر پھر کو فدا لال جھک کر کہنے تک لجا کر میناز حکم فرمایا ہی یوں تب برزیم بطن وادی سے روانہ کر دیا گرچہ خالہ جنگ سے باز تھا جب کتا ہی یہ خبر شاہ انام شاہ خالہ کو بلا عقد کیا آسمان جا لگا تھا آسمان کہ اُحد میں جب ہوا شہید الغرض بعد اسکے شاہ و جہ شہ کی تبعیت سے اصحاب کبار جبکہ بکیر ونگ یہ غل ہو گیا تین ہوا تھہرین ت کو مشر جبکہ بہر آیت پڑائی تبارین در زمان جاہلیت ای نہی بعد از انی عاقبت سے قریش اور ہیکل جو بت پر تھا تیرا ای ہیکل غالب ہوا او بجا ہوا شہ کہا بار بتوت کنین پوچھا اس حالت میں اس مصلحت تب علی سے ہون کہا لا رتو	ساتھ اسکے غار با تھے مخزن سے لرزتے تھے زمین و آسمان سلطنت تیر جیتے کو ملی ور نہ ہو جائیگی بیت شاہ جو دے تھے رنج اسکو کافران اسکو با این شوکت و عظیم جا لگا آسما سر شرف دین غلبہ شوق و سرور جان سے کے طرح ہو مٹھی اور پائمال جج ہر در سے کر دے سر فراز ایک ٹکڑی مہار کی بھیر اور یوں زمان خالہ کو کس پر وہی لوگوں کی جب ابتدا جلد تر خالہ کو یہ بھیجا پیام وہ کہا قاصد اگر یوں کہا وہ کہا اسطرح مجھ کو سرسبر میں تب بولا تھا از بدوید جب ہوا داخل حرم درمیان سب تکبیر ت کہنے پکارا شہر کے میں نزول ہو گیا شیش سے حکم کے تھے در زمین وے تائب گرے ہیں زمین قوم جرم کی جو آئے تین تھی پو حنے لاکے وودونکو ہمیش توڑ کر اسکو گر اسے بر ملا دیکھ تواب و ہیکل نیچو گسرا اب تھا نیکی مجھے طاقت نہیں کیا ہی تیرا حال حسن یہ کیا مگر وہ نہ امان ستا و غم
--	--	---	---	---	---

ایک جگہ اور جگہ
میں لکھا ہے

سب سے اعلیٰ کی پست	موسم خزاں ہوں گے تھے	او کسم یہاں تھے آست	ہاؤ جو آنکھوں کا محاسب	انہی سے کہے گی تم کو کلم	میں میں دس سال کو کلم
پست سے اعلیٰ کی پست	سے علی ایساں چھوڑ	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
کوئی آنکھوں کا گواہ	ہاؤ نامہ او اودو پو	الوص و رجوئے ترس	انکے چھوڑ دے کسم	انکے دل بہرہ دانی تھی	نیکم آئی کی جس جہاں
مگر کوئی نہ لاتی حواس	کلم کا ہر ہائی انی حواس	یکے وقت سے آسایا	کو کسم یہاں تھے آست	اور ہاؤ نامہ اودو پو	لانی وہ دیکھو کسم
موسم خزاں کی ایک ٹھکانا					
سب سے اعلیٰ کی پست	موسم خزاں کی ایک ٹھکانا	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
پست سے اعلیٰ کی پست	سے علی ایساں چھوڑ	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
کوئی آنکھوں کا گواہ	ہاؤ نامہ او اودو پو	الوص و رجوئے ترس	انکے چھوڑ دے کسم	انکے دل بہرہ دانی تھی	نیکم آئی کی جس جہاں
مگر کوئی نہ لاتی حواس	کلم کا ہر ہائی انی حواس	یکے وقت سے آسایا	کو کسم یہاں تھے آست	اور ہاؤ نامہ اودو پو	لانی وہ دیکھو کسم

یہاں سے لے کر

سب سے اعلیٰ کی پست	موسم خزاں کی ایک ٹھکانا	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
پست سے اعلیٰ کی پست	سے علی ایساں چھوڑ	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
کوئی آنکھوں کا گواہ	ہاؤ نامہ او اودو پو	الوص و رجوئے ترس	انکے چھوڑ دے کسم	انکے دل بہرہ دانی تھی	نیکم آئی کی جس جہاں
مگر کوئی نہ لاتی حواس	کلم کا ہر ہائی انی حواس	یکے وقت سے آسایا	کو کسم یہاں تھے آست	اور ہاؤ نامہ اودو پو	لانی وہ دیکھو کسم

سب سے اعلیٰ کی پست	موسم خزاں کی ایک ٹھکانا	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
پست سے اعلیٰ کی پست	سے علی ایساں چھوڑ	کارہ ہر وقت کے تھے	او کسم یہاں تھے آست	لوں عاید تھے ہاؤ	نکارو ای ای ان کوں
کوئی آنکھوں کا گواہ	ہاؤ نامہ او اودو پو	الوص و رجوئے ترس	انکے چھوڑ دے کسم	انکے دل بہرہ دانی تھی	نیکم آئی کی جس جہاں
مگر کوئی نہ لاتی حواس	کلم کا ہر ہائی انی حواس	یکے وقت سے آسایا	کو کسم یہاں تھے آست	اور ہاؤ نامہ اودو پو	لانی وہ دیکھو کسم

اور یہ جوق انجودیت عابدانہ	نئے بکھڑاں اسکے دستے	ریت دراپٹ اینجی تھا	چرخ تو ہندان کو میاں لڑا	نہ تھا مارو بوخت کے تہا	لائے یہ سہم و کھو سہا
اور سواج انکا جوتہ اکوت	پوچھتے تھے جس جری لولب	اور ہوا انکے ہی تھے دستر	پوچھتے تھے انکو ساگر نہ کون	پوچھتے تھے انکو لولب و سات	ارناست و ملہ باطل سند
آہ یک سہ سے ابلیس لعن	دکھتے تھے وکھو بونگ تہا	تیرتی میں رکھا تھا جادو	دے رکھے شرکین تو دینا	نچ کر تہا یکساں و بڑا	سب تہا کہ جابجا تروا ودا
وہ زیر کپاچ کچھ فصل سے	نوح علیہ السلام کے وقت	پانچ زبان جو حقیقت میں ہر شخص کے	یاس موجود میں انکے پوچھنے سے	اتر ارجا	پوچھتی ہی باک کفر و ترک سے
اور لکھتے ہیں محقق سارمان	پانچ قوم پنج کسے جو تہاں	یاس ہر شخص کے موجود میں	پوچھتے تھے ہر ایک اکثر انگین	ہی بدن ہر شخص کا ودا کجا	روح کا خوب ہی و ویکھاں
جو وقت اسکوتن سے ہی مجسم	اگے اسکے شی ہی ویکھاں	بروش میں ہی بدن لاکھا	دیکھتے تھے ہر شخص ہتا ہی مدام	ہی کھانا نمین اقسام کے	اور دینا زینت امت کے
نیز و دوشاک کوسر و اونچا	شاند و عام سے ہو کا میرا	اور نقوی اور ستم ادویر	اور ریاضت و زرخ و	بہت آسانی ہی بہت ہی	من پرستی ہی حقیقت میں جری
اور سواج ہر ایک کا سنا	نفس اسکا ہی بلا شک لگان	کیونکہ اسکے جو کھا ہی تمام	ساتھ واپس ایک ہی تمام	اسکو خوش رکھنا ہی بہت ہی	اسکو ترج دینے سے رہنا ہی
تا ہمداری سے اسکے بالقدور	طاقت و نقوی میں لانا ہی	اور نقوت ہر شخص کے ہی تمام	اسکے نیچے ماپان اور شبرا	کو قوت آئے رکھنا ہی یقین	یہ سہ سہ ویا کرس میں اور میں
اور ہٹانک لکی دلوئی کرے	کہ با حکام خداستی کرے	اور نقوت ہر شخص کا ہی تمام	مال کی ہی دوستی انی بالکل	بس کو ادا و صد فیض میں	اور دوی لکھا کے حاجت میں
خرچے سے روکتی ہی جادو	اور آمیز اس سے یہ رکھنا ہی	کہ نہ میرا مال آمیزہ	دفع کر دے جو سے آقا و بلا	اور ہر ایک شخص کا لکھنا ہی	جائے اسکا ہی سیدان لعن
کہ دوسرے حصہ اور دقت کے	آسمان دو اتر کر ناگہان	جو کھا اور ناکیا اوکار ہے	دیکھ وہ بر باد یک پلین کرے	و سوسے فاسد عقیدہ ہی ہے	اُسکے اور ہے سمجھ الفکر ہے
پس عبادت سے یہ پانچ اسلام کے	جب تلک بندے کو دیکھا	تہا لیاں قوی ناہو چکا	حق بجا اور اس سے مومن کو	یہ بیان اسکا ہی آخر حذو	دیکھتے تھے غریب زمین ہی
استشمال میں یازین	جا کے حضرت نے کیا جنگ حنین	دوسرے رہ گئے ہی ای غنیف	یک ہوا زن اور دہتر تھا	یہ سب اسکا لکھ ہیں بالبعس	کہ کجا بفتح کماستہ دین
سے قبائل جتنے در ملک عرب	ہو گئے تار مشہ عالم کے سب	جب بچانے جنگ کا و سب فوج	اسلے ہی ہو گئے مکتوبہ	جب تھے دس فوج کی ہنر	یوں لگتے تھے کو باہم فوج
کہ حنین میں جانتے قوم ویش	طو جنگ کا زار و فوج حیش	اس نے ہر شاہ واقف ہو گیا	سورب ہو دینا و سب تہا	ہم یہ گراؤ میں ملنا نام جنگ	فتح ان پر پانچ ہم میدرگ
ہم چو دینے اگے جنگ کر	ہم ہی جانتے بھلا اقدام کر	بہتے یار و فوج کیا اسلحہ	کہ ہم مکتوب ہو گئے و دھما	انکا لونا جا بگا مال و مال	بس وہ میں مازم ہوا ہر قتال
غازیہ ہمارے بار ہزار	جنگ حنین اور ہی پہنچا استکار	تھا کان نہ جو کہ شر دار ثقیف	فوج لے نکلا ہی اپنی اتی	ہو کما حجت بڑی ہی اس یقین	بات یہ سہ کو پسند آئی نہیں
کیونکہ ہی فتح و غلوار کر کار	فلت و کثرت سے ناہو ہزار	تیرا اندازان بہت اس میں	سب کین گریں جیسے تھے جابجا	اور جو تھا مالک ہوا زک بڑا	وہ بھی اپنی فوج لیکر چل دیا
قوم کو اپنی کیا تھا حکم او	مال واد و لاد و زنا سب تھو	راہ وہ سید ہی اتی اکر سند	تہا کہین پت اور کہین فوج	سرور عالم ز سحرائے حنین	صحیح ہو تہا و و کبر کو پسین
خود رکھ مر ہو و لڈل پر ہوا	چلے باہرے از ہر سے کا زار	اور بھی اگر گرسے یکا ر سب	غازیوں ہو گئے لاچار سب	جا بجا اور بہت سنگ و شجر	غازیہ ہمارے تھے نالوں میں اتر
جہاں مشرق ہو سہ میں کین	بھل گئے لاکھ ہر اس میدرگ	اور تھے کے جو تھے و مسکین	جب نصیف انکا تھا ایما و دین	تھا ہر ادل پر جو خالدا مار	تھے سلی چنڈا تھا اسکے سہا
مارے ترو کب لکے رنگ	یہ سب شیخین و علی پاک ذات	اور عباس و قیرا بن النوام	مصل و امین اور اسامہ یک نام	آہ لاگے بھل گئے بے اختیار	فوج میں آیا تزلزل ایک بار
چند باران رہ گئے سر و سر سہا	رہ گئے ہیں بس ہی با مصطفیٰ	پکڑا تھا عباس سرور کی دلا	ناگ بوسیدان عارت با سوا	عم سرور یعنی عاتر کے لیسر	تھے ربیعہ ہی ابو معان و گرد
ابن سعود و قثم جعفر بجا	چھوڑا ہر گز نہیں تھا باک کو	کہتا تھا سہ میں ہی چون لکھ	اور میں ہوں ابن عبد مکتوب	یہ سب میں سچا تھا کا ہوا ہی	مجموعہ منیر نہیں کہتا کبھی
فتح کا وہ کیا مجھ سے خدا	ہی یقین وہ فتح بیشک دیو کا	پس کہا جسکے شاہ خیار	بہت الزموا ایمان کو تو یار	سب پکارا انکو وہ ای ارجمند	پر مد بلند ہی پر مد آواز نہ
کہ رسول اللہ کیا ہی تم کو باد	جلد تر تم آوی فرخ ہند	حکم سنتے ہی ہی کا و ہشت تاب	دور سے ہنر بہت سے دہتر	مرکبا سستی کئے بنکے یقین	کو دکر دے دوڑنے لگے میں
ہو کے ہب جمع کیو غاریان	شاہ فرمایا لڑو با کافر	لے کٹر یک مت سرور با شاہ	بھیک دے آئے کہ با شاہ	کوئی نہ تھا کفر میں اب بتر	انکے میں جسکے پر نہ ناہو کٹر

انکا انجی کلاک

۱۰

تاریخ

بے تردّد و فساد دیا اور دو جا بکے کہ کس کے ملا کیا بنایا اب اوکاڑہ والے خطر اور فرما تابی یوں صدق کو ہو سکے جو دستانہ حال سا الغرض جدیلی کا مال تمام اور صحابہ و سر بھی جلد تر بولتا ہی یوں قنادر با و دار ای خدا راضی تو رہے عثمان نصف چھوڑا اس میں نہ ہو چکا اس دھاکے میں برکت کھڑا ادغام بن علی ابانور میں رکھا یک صاع از پر عباس ان سب کو ہی جی حفاظت کیلئے نب کہا ہی اسکو شاہ مرسین یعنے جبکہ طور پر موسیٰ گیا اسلئے چھوڑا یہاں اسکو رسول وہاں سے جب نہ میں امن کیا بڑا تقسیم فرمایا وہیں اور در دست زیرین العوام ہی روایت خوشیم با صفا کر خشک پانی کا بہتر طعام میں تو بہرہ مند یوں بنا کو بھی نہر پائے تھے وہاں قوم نمود جبکہ آزا تھا یہاں ہی کا غصب اسیبت گھوڑوں پہنوا مبتلا جا کے منزل میں کیا ہی بخت یعنے تباہ لگا گھوڑا گیا طے کے لوگ لگا تھا کراہین	من کسی کا مال یوں نہ فرما کا ٹانگہ و لون کہ رو میں چنا کہ جو بوں بچھا ہی وہ نسل غیر کیا بہرہ البی فخر کی تاس میں بار بار اس طرح سے کہنے لگا وہن حق بن بہت تابی کام حسب طقت اسے لا مال و زر اوٹ بھے اس فاطمے بن کھزار میں بھی خوش اس کے ہوا دل لگا نصف بہرہ رضا فی الجلال مال محمد عبد رحمان کو دیا تو بوقت حاضر یک لاکھ چور اور یہاں یک صاع لایا بے ط حکم فرمایا مدینے میں رہے کیا تو اب سب سے راضی نہیں تب خلیفہ ہی وہ دارو کو کیا مرضی لشکر ہوا اسکو ملول شاہ موجودات لشکر کی لیا سب قایل میں امام المسلمین یوں ہی بانٹا ہی قایل میں تمام جنگ کو نا آمدینے میں ہی تھا فرش بچھو انتظار ہے اسی ہاں جب نہ نک پکھون زانہ دم نہ اس کے فرمایا ہی بارو کو زود کوئی مت آتو رکھو بخر فید نم بھی در آسب آفات و بلا حکم بہرہ فرمایا سب کو رسول شاہ پڑھ کر ہم کیا پیا تھا شہ کے لشکر میں اسے بچھا ہیں	الغرض جدیقی ان مال سب آج ہی در مجلس لاروس س کہا بند مال پنا نام مجھ سے اب راضی ہی بنا خاطر میں کر رہے ہوں راضی بالہ دم کہتے ہیں لہذا در جنگ موک فاصلہ یک حضرت عثمان کا اور بہرہ اوٹوں کو الائی نیم عبد رحمان بن عوف نادر خدمت عالی میں اب حاضر کیا یوں ہی اکثر اسناد سے نامور بوعقیل یک صاع لائے ما کہا اس سے وہ یک صاع خرما عطی وہ کیا تب عرض ای سلطان دین کہ تری لبنت ہوا البی سیر ساعہ الغرض لشکر ہوا تاجر جب حرف میں جا کر ملائے شہ تاب عاز زمان تھے فوج کے ستر ہزار تا تھ میں صدیق کے چھند ابرا سیمند پر نہ نے طلحہ کو کھسا دھوپ میں یک روز آبا ہی دگر بو خشم اس کے سپہ دیکھا ہی جب کو بھی ہمارا سبب سفر کہ جو تھی قوم نمود ای مومنو اور بہرہ و سر میں کھانا ت کھا اور گزر و جلد نہ ہوا زار زار کہ رہیں سب آجکی نہ ہوشیا اور بکلا دوسرا یک شخص نے اور یکدن راہ میں پانی تھا	حرج کرو الا احد کی رہ چن اور بھی ترا ہے جس میں حاجتوں میں سیر ہی خرما نام اسکو بہرہ پیغام بھی یاد دل میں کر رہے ہوں راضی بالہ دم جو کیا سب مال سے اسے سلوک نام کے جاے لیے تیار تھا اسن بھے ہفتاد سیر کام بھی دوم حاضر کیا جالین سہ سب خوش ہو گیا ہی یو دیا ساہ کی خدمت میں بچھے مال و زر نام سے تاسی ہی ہڈا لیکے رہے تھاکے اور رکھا کوئی غرض کہ مجھے چھوڑا نہیں لبنت مارو ہی جون کوئی سیر کو ج فرما با سہن شاہ عرب اور کہا احوال سب عرض جواب قول دوسرا لاکھ تھا اکھا شمار لطف سے سرور فرمایا عطا میسرہ بر عبد رحمان کو کھسا اسکے عقین دوی ہا نیکیو سیر استاک برزان ہو گا کہنے کو ب رہ میں جاسنہ سے ملای جلد تر تہر آزا تھا یہاں اپنہ سونو مت یو پانی آزا کھا نہ کھا کرتے اسخفا ربنا انخار کوئی نامکمل اکیلا نہ رہا آہ آسب اوٹ اپنا دھونے شہ دھاما لگا نو میجر سار	موتی یک کھنڈ کا ٹکڑا بے مال اور کیا ہے عرضی ساو خیار یوں کہا حریٹ لوی کا نام سے ہی صحت میں بہر پیغام میں کر رہے ہوں خوش بر جان بک روایت ہی کہ وہ بھی در کر اسے موقوف وہ بحر سخا اور وہ دسار لایا وٹس ہزار اور کیا بہر عرض ماسدا نکسار تو حور کھا اور بہر لایا جوال اور بعض فی بیان بالمال پانی کھینچا میں لوگوں کیلئے نقص ہے حیدر کو شاہ بحر و یا رسول اللہ ہا اطفال و زنا فرق اتا ہی کارو تھا نہی تب مدین میں منافق یوں کہے شہ کہا ہی چھوٹے کا قبل و تا امین اوٹان بھین مار ہزار اور نشان انصار کا ہی لکھا اور ہر اول پر تھا خالد بن ولید باغ میں اپنے مومن و مومنین دھوپ و بار میں چلا شاہ ہوا شہ عرض بچھا ہی جا میں لکھ اور ایک اسکے ارواح پلید یہ لکھ آزا تھا لکھوں سر سر آپ بھی جاو کو منہ بڑا دگر ناگہاں یک شخص نکلا سب اسکو تباہ راوڑا کر لے گیا جب توکل اپنہ ہی جا بھجانی	ایک دن آزیگے من ایے دیا نخاڑا صدق اسکو مال دیا حق کہا صدق اگر کو سنام عزت یک پیدا ہوا اسکو بک مومن موت میں سب خواہین ہو گئے پور دم حالیس ہزار شاہ کی خدمت میں لا حاضر شہا دو خرم ہو کھا شہ خیار کہ دم رکھا تھا میں شہی ہا دیکو بہرہ دولا میں برک و لکلا بچھے تن سے اپنے رب یو دیا فرمود میں دو صاع بہرہ فرماوے کر خلیفہ اپنے اہل بیت پر کہا مجھے اب چھوڑا تابی ہا ماں سر لہذا نہ نہیں دوسرا ہی کہ نہر خائف کرار سے میں چھوڑا تھا تجھے بہر ہر سال اور تھے دس الف گھوڑے لہوار وہ دبا ہی زید بن ثابت کا تھہ یس ہوا آگے روا شاہ حید آپ پاشی کر کے دیا کمرہ تو ماز و نعمت بہت تھے کب ہی روا اور جہر جب ہوا اسکا گدہ سب یہاں پائیں نہ ہر نکو دہرا جو آئے میں غسر اوٹ کو مانگا ویاں جلد تر پائے خاک کے لئے بارمان وہ ہی طے کے بھار و دین گرا اس ملکہ پانی کی تسکی تھی بڑی
---	---	--	---	---	--

جنگ تونک

الغرض اسبابی عبد اللہ بھی لوگ تب کر کے تیار نہ ہوئے تب کیا ارستاد لوگوں کو تکڑا دی اور اب بھی چلا ناخدا کی راہ میں ہوؤں شہید کر کیا ہوا جی نہ دنا نام تجہ کو تپ دیگی اس سے ہی جان اور نبوک و پرین پچھے جبکہ آ دفن جب اسکو کئے پرین قہر شب قبر میں تھے لے کے تباہ کہ ہو میں خوش نہ واس اچھا	سیکھنے لگا تھوڑا رانہ بھی کہ نبوک اور پرین سب جنگ کہ تو اسکو چھوڑ دے اب ہی حال کے غلبے میں ہی لے گیا اسکو فرمایا بنی نے ای سعید خون اسکا کا دود پرین حرام دار دنیا سے تو ہو دیگا روٹ اسکو تپائی ہی شہید کیا میں بھی حاضر تھا یقین دیکھا ہوں انکو فرمایا تو کشتہ خیار تو بھی خوش نہ دے اس سے سدا	ابن ان ازب کمال شوق سے تب عمر نے عرض حضرت سے کیا کہ وہ بخت کر کے آیا ہی قبول الغرض شکر کر کے فیہ البشر پوست کوئی جھار کالے آؤا عرض پھر اسنے کیا اس طرح تب پس خدا کے راہ میں ہی اسید اور اسی پین پیا ہی فاش کہ موزن تھا جو حضرت کا بلال کہ تمھارے بھائی کو ای با شرف یوں کہا ہی ابن مسعود کہین	بیتھمہ بی بی نیت و فوف سے بار رسول اللہ پہ لہو لہی نے آ اب یقین اسکو خدا سو رسول جب چلا اسکو تک ای نامور شجر سرہ کی وہ لایا چھال تب کہ شہادت ہی مر مقصود اب جائے بیشک ہو ای تو شہید کیا سدا اور شہادت آئی ہاتھ وہ لیا تھا تب چراغ ای بلال تم دونو بچھاؤ اب میر طرف کاش اسکی جا پرین مناعین	مصطفیٰ شرف و از بسند دیکھے قرآن بلند پڑھتا ہی اس پر ظلم ہوا بقیہ فعل مرض عبد اللہ نے تہ سے کیا شاہ اسکو اسکا بازو پر بند شہ کہا ازب ہر خوشی دی رہ اس پرین پس وہ مقبول خدا حار زنی کا بیتا جو بلال قبر میں ارا تھا خود فیہ البشر پس بنائے ہی میں اسکو کھانا تہا زہی مری سدا کا سب	پڑھتا تھا خوب تر وہ اجنب یونما زہین نخل جسک سب کہ یسین مخدور سیکل اہل حال یا رسول اللہ اب کیجئے دنا اور کہا اس طرح نبی سے دنا جنگ کی نیت سے تو نکال ہی رہ غنا ملازم شاہ عالم کا سدا ہی کہا تو نفل وہ فرزندہ فنا اور جنازہ اسکا ہو بکر و مسمر اور اس میں کھو کہا ہی یہ دعا دایما راضی رہے بس اس رب
--	---	---	--	--	---

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوہ نبوک میں حضرت کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اس لئے وے مرض عتاب میں آنا پھر بڑے نفس کشی میں پڑنا اور بے وضو ہو کر نا تو قبو ہوا چونا

اور دروغ تو کالی با صواب لے بے عذر صحیح جو رہ گئے گرچہ بو ذرہ گیا تھا ایمان لوگ بولے یا بنی آنا ہی اب یا اب تہنا تو اور تہنا مرے اور تو جتنے اٹھا ہی قدم اور ہی باقی تین یاروں جو حال اور مشرف شرفا یان ہوئے عذر کہہ ایا نہ تھا کینین کوئی غزو میں کبھی سن لیجئے اور لوگ اس وقت سیاح جوڑ کے لوگ جب نکلے میں تب میں کہا بولتا تھا آہ میں یہ کیا ہوا اور قبائے این حیات ستار اور اس غزو میں وہ سالانہ تب نماز ابن جہل اسکو کہا الغرض وہ نے خیر الورا	نہیں ہو جو شہ کے ہمراہ رکاب جائے دے پانچ پر اچھا تب لیکا شرمندہ ہو نکلا بعد ران کوئی تہنا اور پیا دہ نیک تب اور تہنا روز محشر میں اٹھے تاٹے اگر ہمارے سے بہم یہی ہے کہ کعب ہمارہ و درہال اور رسول اللہ سے بیت کئے جس سرہ جاؤں شہ میں یقین دو شہر میرے نہیں ہمارہ تھے وہو میں نہ ہمارا اسکے تھے آجکے دن کام ہی کل جاؤ نکلا کبھی دولت آہ میں نے کھو دیا آہ جہر پر تنگ تھا اور ناگوار جہ کو گا ہی یا د فرمایا یحییٰ ہی قسم حق کی سخن توبہ کہا جب شد کی طرف رجعت کیا	اُنے تھے اکثر منافق کرمان یک ابو ذر بنو شہر دوسرا اونٹ اوکا راہ میں جب گیا وہ ابو ذر ہی کہا شاہ ہدا بعد اسکا حال ہو چھا مصطفیٰ ہر قدم کے واسطے بے اشتباہ کعب بن مالک کا قصہ مختصر الغرض وہ کعب لکلا پسر اور ہوتا تھا بھی اسباب سفر اس سفر کے واسطے لیکن ایابا گھر میر حاضر تھی بن ہر چیز جب پس گئے میں تین یوں ہی گذر گھر سے باہر اپنے میں آتا تھا جب جن کو جھوٹا اور سچا عذر تھا پر نبوک اور گیا دو بار جب یا رسول اللہ کبھی معنے یقین جب خبر میں اسکے آئی گشتا	آہ تھے بعض مسلمان بھی جان کعب بن مالک ہی لے تیرا بے ساما دوش پر لیکر چلا پس وہ جب دیکر بچھا ہی آ اونٹ کا قصہ وہب ظاہر کیا بخش دیو گیا ترا حق یک گناہ پہلے لکھتا ہوں یہ سن لالو تو حال سے اپنے دیبا ہی بو خبر مرکبان بہتر تھے حاضر میر گھر میں خرید تھا دو شہر راہوار میں نیاری نہ کرنا تھا تب لشکر اسلام گذرا دور تر در دو غم زاید مرنا تھا تب سب گئے وے بھی منافق کے سوا کہہ دیا ابن اسیر اس طرح تب اس سیکلی کے سوا دیکھے نہیں اور میر اور دو غم زاید ہوا	رکھتے تھے عذر صحیح اُنے کئے اور مرارہ بن یس ہی چاروا شاہ بچھا تھا نبوک اور میر مرحاکہ شہ اٹھا ہی اور کہا شہ کہا لوگوں میں سب یقین اور ہی دوسرا تو شہ لایا ہی غنا وہ ستر با صفا انصار کہ نبوک اور پرین جو میں گیا میں کبھی ویسا نہیں نہا لدا ہر ہو جب گرم چلی تھی فوف بولتا تھا خلیں جہاں غارنا تاہنے سے جب کام بون جا مارا تاہر بس افوس کے ملتا تھا میں تھا ہی مجھ کو نہایت سچ و سدا برد و کپڑے بھی اور اپن نظر جب نماز بات شاہ دوسرا لایا جب تشریف شاہ کا ملتا	پڑھتا تھا خوب تر وہ اجنب یونما زہین نخل جسک سب کہ یسین مخدور سیکل اہل حال یا رسول اللہ اب کیجئے دنا اور کہا اس طرح نبی سے دنا جنگ کی نیت سے تو نکال ہی رہ غنا ملازم شاہ عالم کا سدا ہی کہا تو نفل وہ فرزندہ فنا اور جنازہ اسکا ہو بکر و مسمر اور اس میں کھو کہا ہی یہ دعا دایما راضی رہے بس اس رب
--	--	--	--	---	---

کہتے ہیں وہ اندون میں لکھام اُس سے پوچھے ایک دن ان کا بیٹا اور اسکا لفظ بھی ہو اپنی تنگ جب ہوا تو بہت خوش تھا کہ قول	کر دیا تھا کہ بہت اچھا طعام۔ کہ وہ تو بہت جلد کھیتے ہیں بیٹھ بیٹھ جیسے سے بھی جی آؤئے تنگ تب یہ آیت پائی ہی شریف	اور کبھی بہت تنگ تھا وہ چوم رہا کیا نشان ہی اسکی اب بوجھ جس طرح سے کب نے تو بہ کیا اور اُسکے وہ دو بار باصفا	اور بہت روز تھا ہر دم پر ہلا تب کہا یوں انکو شیخ ذوالقدر یعنے وہ شیک مرارہ اور ہلال شیخ دین بکر ورائی ایمان	جو ہر تنگ تھا وہاں عافان تنگ تھا کہ آپر جو وہ یقین ہو ورائی اُسے ہر دم ذوالقدر تنگ تھا کہ آپر جو وہ یقین	
<p>وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ عَلَىٰ مَا لَكُمْ مِنْ حَقٍّ وَرَسُولٌ كَمِي الْأَخْيَارِ سِرٌّ وَهُوَ مَا اسْلَمَ</p> <p>ابو لبابہ رضی اللہ عنہ</p> <p>ابو لبابہ رضی اللہ عنہ</p> <p>ابو لبابہ رضی اللہ عنہ</p> <p>ابو لبابہ رضی اللہ عنہ</p>					
بولبابہ پانزدہ دن آپ کو تنگ لگا اُس قوم والوں کے تمام پس اُس سے بھی ہی شاہ و انبیا جب اُس قلعے میں تین مہینے وہ کہا مان آؤ قلعے سے اتر بہ خدا کی اور رسول اللہ کی تو حضرت سے نہ بارگاہ سے ملا بہر خبر جب شاہ عالم نے سنا جب ملک اسکو نہ بخشا وہ رب کھولتی تھی اُسکو بوقت نماز وحی اُسکے باہین نازان ہوئی اس خوشی کا کیا ہی فرما تھا در پر جریکے کھڑی رہ کر تھی کھولنے اسکو دین دیکھیں اور مجاہد کہا تیرا ان میں اسلئے باندھا گیا تھا اور وہ کیا بی بیان کیا جب حضرت کے بل یک مہینا نہ کرے لگے ملا در پر جریکے ہی بٹھلا یا اسے بولی اسطرح حضرت عمرؓ اُسے جا کر عمر کے آواز تھا اسلئے تھی کہ تم کہا میں کہا کہ ہوا ہی اذن ابو جلد آ	لکھام سے مسجد کے یکا نہ تھا ہوا شاہ کے خد متین بہت بھیچے پیام بولبابہ اُن قلعے میں گیا ہین بہت پرورد اور بخوشم اور پھر راہ تہ اپنا حلق پر ہوا یہ قیامت آہ اُس سے ہو گئی بلکہ موسیٰ مسجد بنوی گیا لطف سے اسطرح فرمانے لگا آہ اسکو کھچ کھول لو میں اب اور برای حاجت ہوں مرار مومنوں کو سب خوشی حاصل ہوئی شاہ عالم نے کیا ارشاد تب اتم سلم نے بشارت اسکو دی بولبابہ نے کہا یوں انکو تب آئی یہ آیت اسی کے شانین ہی ابھی در مسجد شاہ انام آہ حضرت کو کہے ہیں تنگ دل تا سزا اسکی انہیں پہنچے تھا تا کہ بے اذن وہ آئے نزد میں میں مسجد کو گیا سن یہ خبر اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب حکم گر ہو وہ رسول اللہ کا میں گیا اور عرض خد متین کیا	وہ بھی اس غریب کے بدلائی ہو چکا بولبابہ کو روانہ نہ کر دین اُسکے استقبال تھا اُسے پہنچے بولبابہ کو تب ادکچ حال پر یعنی زیر قلعہ جب آؤ گے تم پس پشیمان اور شرمندہ ہوا سخت یک زنجیر سے اپنے تئیں گر مرے نزدیک وہ آتا مجھ کہتے ہیں لڑکی تھی اسکی ایک ج یونہی ہند را دن ہو میں مفتی اتم سلم کے تھا گھر میں مصطفیٰ بولبابہ کا گندہ بخش گیا حکم گوشتہ کاہنیں آیا تھا تب تم نہ کھو لو آؤئے نا شاہ اہم	محقق اسکی یہ قصہ ہی جان شورہ نا اس سے کرے بہانین مردوزن پر وچا اُسے یہود رحم آیا اول کار دنا دیکھ کر فرج میسر جانو ہو جاؤ گے تم جلد استرجاع کی آیت پڑھا لکھام سے مسجد کے باندہ لڑی ہوا اسکی بخشش میں خدا سے مانگتا پاس اپنے پدر کے آتی تھی وہ اور رعایت اسکی تب جاتی ہوا یکسٹ شاہان خندان وہ ہوا اُسکا توہاب قبول ہی خدا بعد ازان گوشہ کی یہی فرض ہوا آپ ہی کھولے بالظنا و کرم	یعنے اباہی قریب پر یقین۔ کہ تھا ہم سو گز اُسے انکا جب اور زن اطفال سب کو لگے پوچھے کہ کیا مصیبت ہی اسکی اب بولبابہ گرچہ ایسا کہہ دیا پس کیا رجعت دین روز تو اور بولا کوئی ناکھولے مجھے کیا کردن کر بعد و حق یقین دانہ خرما کھلاتی تھی اُسے اور رعایت کا بھی جانا تھا تو بنی کہتی ہی کہی میں شاہ ہے میں پوچھی کیا بشارت دین جب سے بنی جی اصحاب رسول شہ نماز صبح کو آیا ہی جب بعضے بڑے بولبا کر کے چوک معنی ایلا تم ہی جانئے یہ سب شہ کی ملا لگا ہوا اور تھا اُس شاہ کا جو یک غلام جسے یاروں سے بہت تنگ تھا اُس غلام بامصفا سے میں کہا میری بی بی کی مفاخر کو عین پھر گیا جب میں نے کرا یا کلام کھولا میں اللہ اکرے زبا	جب محاصر ہو گیا تھا شاہوین اُس اسکو کہے ہیں کہ طلب اپنی تھی اُس سب ظاہر کے پہنچے اس قلعے کے اب ہم آئیں سب اور تھی دل سے پشیمان ہو گیا اپنے منہ کو اشک سے دھونا ہوا جب تنگ نہ ناہنچے مجھے یوں لیا ہی باندھ جب تئیں اور پانی بھی پلاتی تھی اُسے تب کیا تو بہ قبول اسکا عجیب کہ ہمیشہ اچکوت خوش رکھے بولبا گرچہ ہے بشارت دیجئے بولبابہ کا ہوا تو بہ قبول اسکو دت پاک سے کھولائی بھی نہیں حاضر ہوا تھا ہر تنگ کہ نہ زن سے مرد زید کی کرے اس لئے ان سب تب ایلا کیا کہ ریح اسکا ہم ہی شہو نام وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر اذن لے میرے لئے اب جلد جا میں آیا ہوں کیا شاید لگان اُسے ایسے میں پکارا وہ غلام اور کھاتا تھا جو ٹھوگو کو کھانا

فریاد ہوا جس کی کیا کیا کیا
 کہے وہ وقت نہ تھوڑے پرست کے
 دیکھتا ہوں تجھ کو جس میں میں
 مائتہ پر درو تری مت پر ہی
 کا خود کو عیش اس دنیا میں بنا
 اور وہ جب نعمت و اربابان
 اور آری ان والہ نعمت میں با
 اونٹ پر اپنے شہاوت کنگر
 جب علی مدیق سے جا کر ملا
 پہنچے ہیں کے کو داد و کونج
 نگر کے دن پاس حرم و کن علی
 مشرکان بھی در در چارہ
 وفد کی معنی جانت ہی تھیں
 اور وہیں سال میں خیر الدوی
 سات اسوا و ان کھلے جلد تر
 اور کہیں شاہ عالم کو سلام
 جبکہ ب فلن غوبے میں ازان
 پہنچے وہ دو دن تک علی
 یونی اگر دے کے شہ کو سلام
 اور کے وہ سفر مل شاہ ہوا
 دی کا ہوا شاہ کو ب انتظار

انہی سب حرم کی ہی اس میں بحر
 کہے کے دیا اور سے کنگر
 اور ایسی محنت و شدت میں
 حق تعالیٰ دے فراموش کی
 اور ہمارے واسطے معنی میں ہے
 پاتے ہیں دنیا میں ہی پھر ان
 حضرت مدین کو شاہ جہان
 بھیجے کے میں سنائیوں تبارت
 پوجھائی مدیق نے ای ہرگز
 مومن کو ساتھ لے مدیق بنا
 ہی سنایا بسکو باستان علی
 جس گھر چھتے ہیں بالیوں بنا
 جمع ہی اسکا خود دای ہل ہین
 نامہ خزان کے لٹا کر کو لکھا
 پہنچے جب نزدیک زان کر
 آنے پھر آنکھ کو لار نام
 بات کرنا چاہے شہ سے با نیاز
 بول اب کیا ہی تری راجلی
 تب جواب اون کو دیا شاہ نام
 باب میں علی کے فرما تا ہے کیا

اور وہ کہا آذہ سب بارت سم
 یہ سب رعایت پر خیر میں کیا
 قید و کسری جو بس کھا رہیں
 بات یہ ہستی ہر درے آغا
 یہ جو فرمایا دوسا لار نام
 راوی کہت ہی سنائیں جیبتا
 کر امیر تاج با تو و مشرف
 جسے جانب سے سنا ابو برات
 بول تو آیا ہے کہا ہو کر کیر
 جزمیت اللہ کو قلام کیا
 سال آئندہ کو مشرک نے آ
 پس ابو بکر وستی و مرتضیٰ
 طور پر فرست کے بھی ایمان

جن کیسے آپ کے زیر قدم
 سینہ جرات مراد و نے
 کیسے با حق میں سدا شایین
 اور سید با جگر فرمائے کھ
 محض تھا وہ اپنے تقسیم عام
 تب کیا اقرار مدق دگرت
 جلد تر یہی ہا ہی کے کس طرف
 اسکو رہنا ہی قرابت اسکے سات
 یا ہونا ج تب کہا ہی و خیر
 حسب شرح میوائے انیا
 ج کعبہ کر سے ہرگز ادا
 آکے پھنچے درجناب مصطفیٰ
 نام ہی ادق لکھو گا گریبان

صانع یک ہوا و کو زہ اب کا
 شاہ و پھر کیا کون تو وہی جوں
 ہی بد شک تو رسول اللہ کا
 ای بن الخطاب کیا جانا ہی تو
 در نہ وہ انوار و ہر لار شرف
 بنفیان تک جگر و ہر نجاری
 شرط و عادت حق ہرین ہر قدم
 کر تر تابع ہوں میں ہی پکد تھا
 اور طریقے پری اپنے کا فران
 صلح تھا جس شرکوں جان لین
 اس برس میں ہی اتنی دندو
 وہ کی و راق ہر دیکھتے تھیں
 دعوت اسلام حق امین قسم

اور کہ گھر میں نہ تھا اسکے سوا
 ہر شہر کو لکھوں نہ دون ٹریل
 بارگاہ حق میں اب کہتے دعا
 کیا نہیں ہر بات پہچان ہی تو
 اور ہر دو دوزخ و لذات طیف
 یارسول اللہ رضی اللہ ربنا و ہر اسلام و ہر تاج و ہر رسول
 تب علی مرتضیٰ کو مصطفیٰ
 اس کے بھیجا علی کو ایسی علم
 محض ایمان سنا دینے برات
 حج سجا اس ل لائے ایمان
 صلح کے ایام تک ہی دوزخ
 لائے ہیں ایمان اس سر و پوزو
 آگیا کجالتیں ہر نئے میں ہین
 بس دسارے مشورت کے کہ ہم
 مسجد نوی طرف آئے ہیں با
 شہر کہا چوڑو کہ پھر مدین و نام
 بوئے ابن عوفی اور عثمان کل
 جاوین با و خدمت سالار
 وہ کے ایمان لگائے ابا
 کہ جواب کیا یقین لڑن تھیں

ہجرت سے دسویں سال کا احوال

یہ تین کرے گران سب چنگار
 جبکہ بھیجا انکا اوقت نماز
 شہ نہیں انہر کیا رالتفات
 وہ کہا پوشاک ہر ایشیں
 او کہا حق کی قسم ہی با یقین
 شہ فرمایا کہ میں اسکا جواب

اور ہینے کی انگوٹھی ہر شہر
 ر و مشرق وے کھڑی نیاز
 اور میں ہر گز کیا ہی لے ہا
 سب نکالیں اور ہینے کے لگین
 پہلے ساتھ آئے تھانہ طائیں
 آج کے دن ہی نذر لگائے ہا

کینچنے دامان زمین پر لے ہا
 منہ کرنا چاہے اصحاب کرام
 دے نکل مسجد با ہر نگدل
 لہو بول کا ہر سارے کس
 دعوت اسلام شہ او کو کیا
 اب افات تم کو راشت میں

تب علی مرتضیٰ کو مصطفیٰ
 اس کے بھیجا علی کو ایسی علم
 محض ایمان سنا دینے برات
 حج سجا اس ل لائے ایمان
 صلح کے ایام تک ہی دوزخ
 لائے ہیں ایمان اس سر و پوزو
 آگیا کجالتیں ہر نئے میں ہین
 بس دسارے مشورت کے کہ ہم
 مسجد نوی طرف آئے ہیں با
 شہر کہا چوڑو کہ پھر مدین و نام
 بوئے ابن عوفی اور عثمان کل
 جاوین با و خدمت سالار
 وہ کے ایمان لگائے ابا
 کہ جواب کیا یقین لڑن تھیں

ہیں ہر بات انی ہی آبا و قار
 ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب
 من المشرقین فمن حجابک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
 لنعبدا عبادة ربنا و نأمن بآلائہ و انفسکم ثم ننتقم من
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین۔ ہر بات سورہ ال عمران میں انی ہی اسکوایت با ہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغات نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا الیاذ باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا کلمہ جو والا لیا طرف مریم کے۔ انھوں نے یہ شک
 نہ تھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا۔ تب ہر بات شریف نازل ہوئی۔ ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب۔ یعنی ہر شکال میں ہی کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی
 ہے اور تم تو تقدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکا بن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے شکم سے پیدا ہوا اس لئے اسکا بن اللہ جانتے ہو۔ امام قزوی نے کہا کہ اللہ کا
 نے ان ہر دو پھر مگر کی روح کی پاکی اسلام میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پھر مگر کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی۔ پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہر
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو۔ پس ہو گیا۔ یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سرابک حق
 بات ہے ترے ربا کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المشرقین پس مت رہ شک لایا ہون سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حجابک فیہ پھر جس نے جگر کرے ترے سے عیسیٰ کے باب میں من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج کچا تجھ کو مسلم ہیں وہ

ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب
 من المشرقین فمن حجابک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
 لنعبدا عبادة ربنا و نأمن بآلائہ و انفسکم ثم ننتقم من
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین۔ ہر بات سورہ ال عمران میں انی ہی اسکوایت با ہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغات نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا الیاذ باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا کلمہ جو والا لیا طرف مریم کے۔ انھوں نے یہ شک
 نہ تھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا۔ تب ہر بات شریف نازل ہوئی۔ ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب۔ یعنی ہر شکال میں ہی کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی
 ہے اور تم تو تقدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکا بن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے شکم سے پیدا ہوا اس لئے اسکا بن اللہ جانتے ہو۔ امام قزوی نے کہا کہ اللہ کا
 نے ان ہر دو پھر مگر کی روح کی پاکی اسلام میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پھر مگر کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی۔ پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہر
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو۔ پس ہو گیا۔ یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سرابک حق
 بات ہے ترے ربا کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المشرقین پس مت رہ شک لایا ہون سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حجابک فیہ پھر جس نے جگر کرے ترے سے عیسیٰ کے باب میں من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج کچا تجھ کو مسلم ہیں وہ

ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب
 من المشرقین فمن حجابک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
 لنعبدا عبادة ربنا و نأمن بآلائہ و انفسکم ثم ننتقم من
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین۔ ہر بات سورہ ال عمران میں انی ہی اسکوایت با ہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغات نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا الیاذ باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا کلمہ جو والا لیا طرف مریم کے۔ انھوں نے یہ شک
 نہ تھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا۔ تب ہر بات شریف نازل ہوئی۔ ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب۔ یعنی ہر شکال میں ہی کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی
 ہے اور تم تو تقدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکا بن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے شکم سے پیدا ہوا اس لئے اسکا بن اللہ جانتے ہو۔ امام قزوی نے کہا کہ اللہ کا
 نے ان ہر دو پھر مگر کی روح کی پاکی اسلام میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پھر مگر کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی۔ پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہر
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو۔ پس ہو گیا۔ یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سرابک حق
 بات ہے ترے ربا کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المشرقین پس مت رہ شک لایا ہون سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حجابک فیہ پھر جس نے جگر کرے ترے سے عیسیٰ کے باب میں من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج کچا تجھ کو مسلم ہیں وہ

ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب
 من المشرقین فمن حجابک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
 لنعبدا عبادة ربنا و نأمن بآلائہ و انفسکم ثم ننتقم من
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین۔ ہر بات سورہ ال عمران میں انی ہی اسکوایت با ہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغات نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا الیاذ باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا کلمہ جو والا لیا طرف مریم کے۔ انھوں نے یہ شک
 نہ تھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا۔ تب ہر بات شریف نازل ہوئی۔ ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب۔ یعنی ہر شکال میں ہی کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی
 ہے اور تم تو تقدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکا بن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے شکم سے پیدا ہوا اس لئے اسکا بن اللہ جانتے ہو۔ امام قزوی نے کہا کہ اللہ کا
 نے ان ہر دو پھر مگر کی روح کی پاکی اسلام میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پھر مگر کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی۔ پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہر
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو۔ پس ہو گیا۔ یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سرابک حق
 بات ہے ترے ربا کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المشرقین پس مت رہ شک لایا ہون سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حجابک فیہ پھر جس نے جگر کرے ترے سے عیسیٰ کے باب میں من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج کچا تجھ کو مسلم ہیں وہ

ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب
 من المشرقین فمن حجابک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
 لنعبدا عبادة ربنا و نأمن بآلائہ و انفسکم ثم ننتقم من
 فجعل لعنہ اللہ علی الکاذبین۔ ہر بات سورہ ال عمران میں انی ہی اسکوایت با ہر کہتے ہیں اس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ خزان کے لغات نے حضرت کے خطاب میں حاضر ہو کے
 کہا کہ کس نے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا الیاذ باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہی اور اسکا کلمہ جو والا لیا طرف مریم کے۔ انھوں نے یہ شک
 نہ تھا کہ کون بندہ ہے جو بغیر آپ کے پیدا ہوا۔ تب ہر بات شریف نازل ہوئی۔ ان مثل عبس علی عند اللہ کھنل آدم خلقہ من تراب۔ یعنی ہر شکال میں ہی کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی
 ہے اور تم تو تقدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ان باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکا بن اللہ نہیں کہتے بلکہ جسے بغیر باپ کے مان کے شکم سے پیدا ہوا اس لئے اسکا بن اللہ جانتے ہو۔ امام قزوی نے کہا کہ اللہ کا
 نے ان ہر دو پھر مگر کی روح کی پاکی اسلام میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پھر مگر کا ہر طور اللہ کی قدرت اور خرق عبادت سے ہی۔ پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خلفہ میں ہر
 یعنی پیدائش اسکے قالب کو مٹی سے نشہ قال لہ یعنی بس کہا اس قالب کو کھن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو۔ پس ہو گیا۔ یعنی ہم خاک کو کہہ کہ آدم ہو اور ہو اکو کہے کہ عیسیٰ ہو الحق من سرابک حق
 بات ہے ترے ربا کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فلا تکن من المشرقین پس مت رہ شک لایا ہون سے اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف
 ہے لکن اس سے ابلی امت مراد ہے فمن حجابک فیہ پھر جس نے جگر کرے ترے سے عیسیٰ کے باب میں من بعد ما جاءک من العلم بعد اس کے کہ بھیج کچا تجھ کو مسلم ہیں وہ

عید

ایک

نہر ذی قعدہ کی تہیجی سیرین
 کیونکہ سبھی تہیجی سیرین
 حج بیت اللہ میں کر کے آوا
 معرکے دو قمر گنت کر آوا
 اور جن سے بھی حلی مرتضیٰ
 اور قواعد طین اسلام کے
 اور فرمایا تمہارا خون دلا
 اور سوم جاہلیت یک ظلم
 بھی کیا اس طرح سے ان ہونو
 یعنی مرد پر سے وے بالفرد
 بعد فرمایا سنوای باادب
 بعد فرمایا درویشی ہام
 اور دکھایا تو بہن راہ ہدا
 اور کیا راہ خدا میں تو جہاد
 پس کہا ای مومنان بائیز
 پس کیا ارشاد یوں سالارین
 یک اذان اور دو قمر گنت
 عز و زاری و ہاکی ہی دعا

تھا مبارک سیر کا روزائی میں
 کہ چلا اب اساتذہ با اسوہ حال
 پھر کے آتا ہوں اگر چاہے خدا
 باندہ صحر احرار ہم آگے چلا
 آگے گئے جن پر پیر سے ملا
 امین بولا شرع کے احکام کے
 آج کے مانند اور ہر ماہ و سال
 کر دیا میں قریب سب ذریعہ
 خورقوں کے باب میں حق سے دور
 روز و شب تکمیل بجا اپنے کو دوا
 چیز دیکھیں چور تا ہوں تم نہیں اب
 شاہ یوں پوچھا زار صحابہ کرم
 اور حقوق اپنے کیا سارے آوا
 شکے بہر قانون کو وہ شاہ عباد
 پاک کرتے ہیں دلوں کو تین چیز
 اب سنے ہیں جو میرے حاضرین
 شہ پر رہا ہی جمع کرتے نظر و محرم
 حق کیا بقول اسکی التجا

لیکے ہر اذان رفیقوں کو تمام
 کہ وہ جانیں بھی بات کہ ہے جس
 مت جدائی سے ستر غم و جزین
 تبلیغ بھی کہنے لاگے ہی بیکار
 الغرض ارکان حج سب کر آوا
 اور کیا برپا ہدایت کا علم
 سب وہ بیشک تم ہی جانو جری
 جاہلیت کا یہ باطل ہوا
 بن لیتیں سکے باندیان و بولہا
 گر یہ کام نہیں فتوہ آج ہوا
 اسکو گروہ و طیس بکڑ دگے تم
 جبکہ تم سنو لوں روز حساب
 جو امانت پاس تیرے تھی یقین
 اپنی انگشت شہادت ایمان
 ایک انعام سن ہی مگر
 غائبوں کو اپنے پہنچا دیں ہر روز
 پس جلا عرفات پر جو کے سوار
 جمع دعا غرض کے دن مافوقین

عازم مگر ہوا اساتذہ انام
 جاوین شاید بریگٹا و اب
 میں رہو لگا آگے تم میں ہی یقین
 کہنے لاگے یوں ہی صحابہ کبار
 بطن وادی میں ہی یکہ خیر
 کر دیا یہ ضلالت کا ہم
 کوئی نامار سے کسی کو لاکھام
 جو روز و داد و ستد انکھاسا
 حکم سے اسے ہوئے پھر حلال
 انکو بے سختی کے ما و دوسرا
 بالیقین مگر دنا ہوو گے تم
 باب میں میرے تو کیا دیکھو جو
 تو کیا دے سب ادا لایا شہدین
 تب اٹھا کر تلخ سوسے آسمان
 خیر خواہی بھائی مومن کی دگر
 اسے پہنچانے میں لا دیں مقبور
 کوہ رحمت پر جو پہنچا با وقار
 دے مواہب میں کی مدد کو یں

ب مدینہ میں جو تھے غریب و کھانا
 دے انھیں تکسین الخا و کرم
 برہم نماز ظہر نکلا فقرا رسول
 مسج ذیجہ کی تھی جب بار یوں
 وہ بلاغت سے نہایت پور تھا
 شرک کی سب بیخ اور مینا دوہ
 اور خون باہلیت چھوڑ دیں
 اور حقوق مرد و عورت کا پنا
 حق تھا لہی ہی ان پر یقین
 انکا حق یہ تم ہی اسی تھی یقین
 بیٹے تو ہی چیز قرآن کریم
 دے کہے تم حق سے بولے گئے تمام
 اور کیا ہو لکھتے مسج و شام
 بولایا اللہ اسپر جو گواہ
 مومنو تکی بھی جماعت کا لازم
 اذق سے آتہا ہی پر باجلا
 رد و قبلہ رہ کھڑا وہ پاکدہا
 اور سعادت ابدیہ کے دریا

سب لگے رونے کو بار و برفنا
 یوں کیا ارشاد سالار ارم
 ذوالحلیفہ میں کیا ہی جب نزول
 وار و مگر ہوا سالار یوں
 اور فصاحت سے بہت پرکھو تھا
 ہی الکھیر اور کیا بر باد وہ
 اب کسی سے کوئی وہ بدلہ نہیں
 مرد کی اسان و الفت کا پنا
 کہ تھا سرش تک نا اوسے غر
 کہ انھیں بچھا و نفع اور پنا
 اسی کتاب اللہ فرقان عظیم
 کہ تو پہنچا یا ہیں حق کا پیام
 اور کیا تو خلق کو دعوت تمام
 یوں کہنا دو بار ہی وہ دین پنا
 دفع لے ہوئے ظلمت کا جو جم
 وراذان بولایا تب انکھال
 اور بیٹے نکال تھا کر اپنے مات
 آنے میں کتنے دعا لائوں جان

عزیز
 عین
 عین
 عین

شاہ فرمایا کہ فاضل تر دعا
 میں بھی اور اگلے برس رہا دنیا
 آج کے دن جو کہے ہیں بالیقین
 ہی بھی تم یا نواہی ملین
 لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لک الملک ولک الحمد وھو علی کل شئی قدا بزر

شام تک سدن رہا ہی کاروا
 یا فی ہدایت اسی جاہ نزول

ایقو امکلت لکم دینکم و اقممت علیکم فحمتی و رحمتی لکم الاسلام دینا

اس مبارک دین کی تکمیل سے اہ جب کامل ہوا دین تین تب بہت تکسین دیا انکو جہنم سال آئندہ نکالی مومن مسجد مرکب ہوا اپنے ہی چیز حق کہا تب کتب بنی بنوین جسے ظالم کو بغض بنی صحاب	سب صحابہ پس خوشی کرنے لگے کس طرح میں لگا شاہ دین مغفرت چنے لگا انکی سبھی نار ہو گئیں تمہارے و دینا قبلہ رہو آگے شہر میں کھڑا برہ بخون کا یقین لگا کم لکین اس دعا کا حق نہیں بھیجا جواب	پر بہت مدیق تب رونے لگا آخرت کا اب اسے پہنچا سفر اوکھڑا سال روج راز دار پس آتہ عرفات سے شاد ہوا اور لفظ سے دعا وہ حق کی اسکو بکڑوں واسطے مظلوم جب کیا ہی صبح مزدلفہ میں آ	منہ کو اپنے انکھ سے دھو لگا یہ جو ہوا ہو گیا دیران جلد تر مجھ کو سوتا تھا قرآن انکھ آگے مزدلفہ میں انکھ شہ کور اور کہا تسبیح اور تحسین ہی اس سے شہ بولا کمال بکڑ سے شاہ عالم پھر وہی نا کھا دعا	پوچھے یا ران اس سے نہ کوا سبب جب تھے بہر مزاج صحابہ کرام برسنا ما اس برس دوبار ہی پڑھو دینا ہر بغشاہ و ہوا رات میں غرض کے سالار عرب اسکو تو قافا لگا رہا ہے یقین دگر بہر نما لستے تب آیا جواب	یوں کہا مدیق اکبر ان کو تب درود وقت سے لگے رونے تمام مان یہ میری موت کے آثار دینا پس غماز مجھ کو کر کے آوا مغفرت امت کی چاہا تمہا زربا کہ نو دے مظلوم کو غلبہ برتن کہ دعا تیری کب میں مستجاب
--	--	---	---	---	--

لے راہ میں حج تھکنے کے فیض اور نیابت کی لہانت کا کمال عالم دنیا کا یہ ناقص مقام جس کی پاکی اپنے رب کی جوتی اور گنہ بند و گناہ سے بخشوا ہر تمکین حسیع ناقصا جذب ہوا کے کمال اندر تمام پس تہے ابتلع کو بھی ای ہر ہے یہ سورہ سار سورہ کی خبر نقل کی یہ سورہ پیش شاہدین فاکر مت کر نشان میں تیر خندا

بحر فریات فی من تھن جوئی جلوہ گر تھا آئین بیت یقیل و تا بھی نہیں تہا لایق شادنام ساتھ ایک حمد کے لب کہوئے انکی بخشش کے لئے کیجئے دعا التجا حق سے کرے سرور عیا لیوے یک رنگ کمال کی نیکنام یمن حرمت ہی تہے کر قبول پھر ان کی کوئی موت ای خبر جب تفاوت کی ہی خبر لایین دیکھئے قرآن میں فرماتا ہے کیا ذکر اور تہج و استغفار میں

اور ہر ایک شوق میں تھن کر گیا ہو سکین جب تک قلم مقام حکمت حق یہ تعاضد کی توبہ اور دیکھو گیارہمین تھن کر تھن کر دے سکین میں تین کو نظام اپنی درگم میں کرے کو طلب

وَضَعُوهَا فِي سُرَّةِ رَسُوْلٍ اَللّٰہِ پش پش بدین کے وجود پاک کی جب ہوئی نزدیک ہر در کی حل شغل کر تسبیح اور تھن کر یہ اشارہ آئین ہی یقیل و تا تہا اسی کی پیر کی کی جس ہے مقرر بخشے والا دی اکتوب کا مل بنا دینا یقین پوچھے کیوں تو تہا ہی بولا لاہ پھر کہ ہی عقبی کا سوا بغیر یہاں پس امر آخرت شاہد ہوا یہ دعا پڑھتا تھا اکثر روز و شب

وَضَعُوهَا فِي سُرَّةِ رَسُوْلٍ اَللّٰہِ پش پش بدین کے وجود پاک کی جب ہوئی نزدیک ہر در کی حل شغل کر تسبیح اور تھن کر یہ اشارہ آئین ہی یقیل و تا تہا اسی کی پیر کی کی جس ہے مقرر بخشے والا دی اکتوب کا مل بنا دینا یقین پوچھے کیوں تو تہا ہی بولا لاہ پھر کہ ہی عقبی کا سوا بغیر یہاں پس امر آخرت شاہد ہوا یہ دعا پڑھتا تھا اکثر روز و شب

خوب و وقف اور بہت آگاہ تھے وار دینا میں نہیں حاجت ہی حکم فرمایا ہی یہ ہر عزوجل خلق سے تجرید اور تفرید کا کہ مکمل ناقصوں کو دے گا نقص استعدا جو انکار ہے دیوے ناقص کو ہی تکمیل ہی اور یہ کہہ خن کی حرمت نہیں آئین ہی حضرت کی حلت کی خبر تب کہا جبریل ہی حق کجیب جہد اور کوشش میں کرنے لگا

يُحْيِي بَارِدًا وَكُلًّا شَاهِدًا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ کیوں یہ پڑھتا اور بہت کرنا ہی

اکو یوں فرمایا سوا بہترین یعنی تہے اگلا اور پچھلے دونوں بھر جو ذکر مغفرت مولائے کی جو نہ در نسخ قیام تہا جان آہ فرمائے لگا ہی تب ہی ہی روایت آخر ماہ معسر ایک دن پچھلا شہادہ جو جان عایشہ کے گھر میں کچھ تہن لیں عایشہ کے آیا جرحیہ طرف گھر میں حصہ کے لگن تھا ایک ٹرا اگے مسجد کو بعد عز و وقار پس وہ بند سے بے قول اسر شہ کہا خاموش رہا ہی خبر ابن مودوم کر م باصفا غایت اشفاق سے روئے لگا اب کیا کھنا تجھ کو میرا رب

وار باقی کے طرف بوسے ہیں مغفرت کی ہی وہ علام العریب ہے وہ تشریف اور تکریم ہی نسخ میں قیام صد کی تھن ہول اور رحمت کہاں سکر انکی گھر میں بیوہ کے ای نیکو سیر کل رنگے بولیو ہم نے کہاں بہر خدمت ہم وہیں تہمیں آسکے جرحے کو دیا عز و عرف آئین تھلا شاہ کو ای ہٹھا خاص منبر پر ہوا اپنے سوار پاس جانا حق کے دینا چھوڑ کر پس فصاح جذب ثار و نگو کر نقل کرتا ہی کہ وہ شاہ ہوا اور کیا ہی حق میں ان سکو عا لیون تادینا کو باعقبی کو اب

حکم بھی تسبیح و استغفار کا کہیغفر لہ اللہ لکما ما لقد تم من ذنبک وما ما آخر اور بعضوں کہا حضرت یان النضر کی عرض محابون کجب قر کی تنگی و تار کی کہاں ہو گیا بیمار لار عباد بی پیا بچھ میں سب نگر یہاں شہ کہا کیا دل سے راضی ہونا ایسی تھی بطاقتی شہ یقین ڈالنے لاگے ہن پانی بہر جوہ حق میں شہدائے احکام و خدا کوئی سرور کا عرض سمجھا نہیں

پوچھے کیوں روٹا حالانکہ ای ای برادر شاہ تو مصوم تھا کہ بلفظ مغفرت ترانہ میں در کس نے بچھ لایون تو زار زار کا جانو یہ تہنہ اتمت ہے یقین باوجود اسکے وہ بار کو نظر عرض خدمت یون کس نے فرمایا فضل میں عباس حمد کو بلا بی یون شاہ سے یکدن کہا بعد پکڑے پھنکر خیر البشر پھر کہا بند سے کو یک پرور گلا آو رو رو کر بہت کہنے لگا لے گیا تشریف گھر میں بعد از خاص تار و نگو کیا اپنے طلب پس کیا یون انکو وہ حق کا عیض ادا ہی کیا یون با ادا

پوچھے کیوں روٹا حالانکہ ای ای برادر شاہ تو مصوم تھا کہ بلفظ مغفرت ترانہ میں در کس نے بچھ لایون تو زار زار کا جانو یہ تہنہ اتمت ہے یقین باوجود اسکے وہ بار کو نظر عرض خدمت یون کس نے فرمایا فضل میں عباس حمد کو بلا بی یون شاہ سے یکدن کہا بعد پکڑے پھنکر خیر البشر پھر کہا بند سے کو یک پرور گلا آو رو رو کر بہت کہنے لگا لے گیا تشریف گھر میں بعد از خاص تار و نگو کیا اپنے طلب پس کیا یون انکو وہ حق کا عیض ادا ہی کیا یون با ادا

شائین تہے بشارت یہ دیا جرم کوئی اس سے میں ماور و ما ایسے ہی اُسے کنا سے کر تو غور ساگر مصوم کو کما تو م وار ہے ور نہ ہی مصوم وہ سلطان دین رہتا تھا ہر روز یک بی کی گھر ای نام خاتمہ سہنستان نامتھ کہا ندون پر انکے مصطفیٰ غسل دیو آج تم مجھ کو ٹھٹھا اور مبارک سر پوچتی باز نہ کر دینا و عقبی میں بخشا اختیار ہون ہمارا بپان تجھ پر خدا پھر وہ بیماری لگی تہے دین اور نظر ان پر پڑی سرور کی جب تم سے ہوتا ہوں جدا میں عنوہ تب کون تجھ کو غسل دینا بول اب

روایت

ایک ہنسے کسی لگے از و تا اور جدا کی لگا کرنے کلام میں قبول ہون لٹاے کر دگا عایشہ کے گھر میں ای نیکو صفات تب لگے رو نیکو یاران بھی نہا شوق اسکا ہے مجھے سرور جہا

جا کہ امیدی سے شہ کا کام
سب مجاہد روئے بے اختیار
وہ کہی تری جدائی سے تمام
حق کی تو دین و پناہ میں تم تار
اور دو دینار میں یکہ شاپین
نیچھے آنا جاتا بے شاہ و ہدا
ہی روایت پانچ دن قبل وفات
یعنی سجدہ کرتے تھے میں قبور
اور کہا بعد از مرے ای رہنا
جانو میں تلو بہر سب عینچا دیا
جلد مسکینوں بوسا لار نام
اس ہی بیماری میں یکہ شاپین کا
بعد اسکے ہوش میں آیا جیسا
روزیک بنے کا تھا وہی علم
تیل ہرے گھر میں کچھ ہو کر
اور روایت ہی کہ شاہ نے جن
کہنے لگا ای بشیر وای نذر
اور لگا کہنے کہ ای روح الاہن
فاطمہ کہنے لگی رو رو بہر ہا
آہ ای با با ترے شیرین کلام
در دو خاقون دیکھ بہر پھر ہنر
اور پھر آتھ کہ شہزادگان
روتہ تھے آئے سب اندر ہون
دیکھ لیں تارو نور ایک تار
بہر کہوت کردیون در دوہم
جا بنو قرآن کو تم اپنا نام
ہیں سب صحابہ رسول کا نام
اتم سبہر لیلیٰ شاہ ام
فاطمہ نے یون کی عرض جنا

وہ بھی گریان ہو گیا حق کو ہم
تھے در دو دیوار بلکہ زار زار
آہ یون روئے میں آنکارا
حفظ دیاری میں ہو اسکے دم
لے گیا تشریف مسجد کے تین

روایت

روایت

دو بیوا گھر رہو اے مسلمین
اور زما کرے لعنت خدا
سخت ہو اس قعر میں حق کا غیب
لوگ جو آگے تمہارے تھے یقین
سب یہودوں اور نصاریٰ پڑنا
کہ قبور انہی کو ایسے سب

روایت

آئے لیکن سات ہی دینار زر
حکم فرمایا ہے وہ بی بی کو بت
وہ کئی فرصت پائی اسی رول
یک زن انصاریہ کے آگے گھر
سات دینارین وہ شاہ انہا

روایت

شہ کہا ان میں از دنیا دیون
پس علی کے گود میں سر کو رکھا
کون یہ میری پوتیرے ای پڑ
پھر کہاں دیدار تیرا یاد لگی
اور کہا یون حق اسی رول پیل
ہو گئے سب بی بی بھی زار زار
آہ تیرے بعد کیا جانوں کہ ہم
دیکھ اب یار دیکھ اپنے مصطفیٰ
گرچہ یہ امت مری نیکیو سیر
اور میری ال کو در کل حال
جون مسافر کو کہن سے پڑنا
بولا امت کے لئے روتا ہوں میں

روایت

دیکھ غالی آہ حجاب رسول
شور و غل و سیاہی دوشہر دن
آپ کو تیکر کر سونے مسجد جلا
طاقت و تقویٰ میں تم نہا سدا

در دو وقت سے بہت رنجون
فاطمہ زہرا سے تب و شاہ کل
آگے مسجد میں گزارا ہی نماز
پس جدا ہوا ہون میں نہا سے

جب ہوا بجا شاہ انہا
ہو گیا پہوش کہہ ہر شاہین
پس وہ دینار دو کو منگو ای تھی
اور کھایا اسکو بھی یہیام
تیل کے خاطر نہ رکھا یکدم
یک وقت شاہ مردان کو کہا

اب بہت نیر ہوں نیر ہوں
اور مبارک رنگ متغیر ہوا
آہ فرماوے شفقت کی نظر
یہ سعادت یا تم میں کیا زندگی
فاطمہ کو کر عطا صبر جمیل
اور علی مرتضیٰ انھا اشک
بتلا ہوں کہ محبت میں ہم
پس تلی انکو ب دینے لگا
بعد ہی سب متون کے سرسیر
نوح کی کشتی کے تم جانوشا
ہیں میرے یاران تمھارے پنا
نکر سے آنکے حزن ہوتا ہوں میں

روایت

بھی زمین پر گر پڑا و دیکھ خو
پوچھنے لگا وہ کیا ہے شور و غل
اور کہا ای مومنان بیان
اور جاتا ہوں طرف حق کے اب
سکے وہ آواز لا لار نام
پس کیا سرور بھی اسکا اقتدا
وہ بنائے تھے ساجد پیش
سجدہ کہ اپنا یقین بنو اسے
منع اسے شکو میں کرتا ہوا
آیا تھا یک روز سرور کے حضور
عائشہ کو حکم صفت کا کیا
فرستہ تعظیم وہ بانی ہنہن
آپ ہی نظر ابو بکر یا تبھی
کہ ہی حال نزع میں شاہ نام
کیا فاطمہ کا لکھے جو در کسم
سن علی اسکو وہین رو لگا
انکہہ مویخا آہ اپنی ناگہان
مر قحی کے آئے ہیں تب اشک
رحم کئے بعد فرماوے ترے
جان و دل میرا داہو تجھ پڑ
موت کے بچے میں ہے تیرا یدر
دیکھ ہرے صبر و طاقت چو
ذات سے تیرے اس خادون
کہ یہ فرمے لگا خیر البستر
پہلے سبک پائین گس خلد برین
جو نہین اسین چڑ پاپا یا وہ گھا
آہ خود رونے لگا بے اختیار
یق ہی انکھای اب مجھ کو خیال
تب کیا ارشاد دیون شاہ جہان

مرض الموت کا بیان

مرض الموت کا بیان

کودک دے کے چھ درج	محسن است ہوں کہ	نوجوانوں کو سادوں کو دیا	سادہ لادوں کو کھریاں	است آتے کہنا کو ک نام	مالعیں و سادوں کو کھریاں
نوجوانوں کو سادوں کو دیا	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں
سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں
سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں
سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں

روایت

شاہ و ماہاب ماسارے

روایت

کودک دے کے چھ درج	محسن است ہوں کہ	نوجوانوں کو سادوں کو دیا	سادہ لادوں کو کھریاں	است آتے کہنا کو ک نام	مالعیں و سادوں کو کھریاں
نوجوانوں کو سادوں کو دیا	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں
سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں
سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں
سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں	سادہ لادوں کو کھریاں

Handwritten marginal note in Urdu script.

اور فرمایا کہ تو سبے اول	حوض کوثر پر لیگا مجھ سے کل	اور میرے بعد ہی بھائی سے	آہ کو دیات یحییٰ بنی نوحے	تو ہنودل تنگ ہو کر مہر پارس	صبر کرو صبر کرو صبر کرو
اور جب کہ سچا تو ای باوقار	کر کے ہوں لوگ دنیا اختیار	چھوڑو تو دنیا کو عقی کر قبول	بہر وقت یا در کھڑے ہر گرجو	اور یہ کہ لئی روایت ای خبر	کہ یہی شہسکی دیت تھی خبر
کہ نکاح رکھو غار کو کھو غار	خوش رکھو باغی غلا کو کھو غار	حق بجالانے میں انکے جاو غار	تم در حق سے سدا سرور عیار	پیت عجل کو کھلاؤ اور پناؤ	بان نری سے کرو اور ستاؤ
المرض کہتے ہیں عزائیت	کی اجازت گھر میں آئی طلب	کہ رہوں میں تابع فرمان	حکم کرو ہو کر و کھا بھن جان	اذن فرمایا سے شاہ و امام	باداد آوہ کیا شہ کو سلام
اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا	حال زیر پوچھتے تھے اس سب	مالک دوزخ کو وہ پروردگار	آہا یہی ایسے روتا جبریل	پوچھا سرور کمان روح اللہ	بولاعز رانبل تب انی شامین
چرخ اول پر ملا یک بیک	میں لایا ہوں نشان غلیم	کہ سنو ارادہ کو تم نے شاب	اب کیا ہی حکم ایسا نکار	شہ کہا ای دوست میرا ونا	مجھ سے استخائیں ہو کیونکہ انجا
عرض کی جبریل ہی شاہ کرم	اور کیا یہ حکم جو العین پر	جب ملاقات اور تری امت بھی	اور فرستوں کو میر فرمایا خطا	کہ کھڑے ہو باندھ کر تم بھن	آج آتا ہی سما پر بافتح
اک دوزخ کی بجھا دے جلد	اور دیر سے بنی کو یہ خبر	اور قیامت میں شفاعت تری	داخل جنت ہونے لگی بنی	سب سے دل اور انکسرت تمام	آتی ہی روح رسولی با شرف
مجھ کو بولاجا رہی جلد تر	دیو لگا مجھ کو خدا و دنیا نام	ملا داعی میں ہے تیرا تھار	چھوٹے لٹے لوگ لیتے ترے	کہ تو دل سے اپنے راہی ہو لگا	داخل جنت ہونا ہی حرام
حوض کوثر اور محمودیت	دیکھو حق مجھ کو مقامات علا	بھر گیا روح الامین نزد خدا	بلکہ ہی شتاق تیرا کردگار	شاہ فرمایا یہ سن ای جبریل	خروج و محبت اس سے بعد لیگا
اور بہت ایسی ہی درجہ علا	در دانت کا ہی مجھ کو گھر	اکہا سرور سے یہ روح الامین	عرض یہ درگاہ عالی میں کیا	حق نے فرمایا کہ کہہ بد سلام	کہ میں بہتر بہت بات طیل
پر مجھے ہی فکر امت کی بڑی	گر کرین بخشن بخشن تین تا	پاؤ سے کیسا آدہ درجہ و طال	سکے فرمایا اسے تب شاہین	موت اپنے کسی کو یوں خبر	تیرے امت کے گز گار انکام
تو اپنی موت اگے ایک سال	ہو کو تائب اسکو بخشن بر سر	ایک ہفتے کے بھی اگے ای بنی	یک ہفتے کے بھی اگے ان کی	شاہ بولا ہے ہینا بھی بہت	شاہید اگے یک برس کوئی ہتر
ماکر سے تو بڑا تو کیا ہو کمال	کہ وہ بندہ اپنے مرے قریب	تب رسول اللہ نے بانکسار	حق کہا مرے اگے ایک روز	پھر کے آیا ہی ہر فرمان طیل	تب بھی توہ نامی سر ہوا گر
باری تو م یوں ہوا حکم دی	شرک سے سرور عیا ہو دور تر	اپنے عصی سے اگر موثر سار	یوں کیا ہی عرض ای پروردگار	بخش کر دوں اسکو جنت میں قرا	بخش کر دوں اسکو جنت میں قرا
موت کے اگے بھی یک امت اگر	حشر میں ہوؤں شفع میں زور	شاہ یہ سنکر بہت شاد ہوا	جان و دل سے شاکر پروردگار	اس طرح کہنے لگا جبریل سے	اس طرح کہنے لگا جبریل سے
تب کہا یوں حق ای ہر حسب	منع عصی سے ہی شامت ہونا	دوسرا امت کے جو ہیں مذہب	شامت عصی سے انکے کہیں	اور دنیا میں ہنر و قہر و غذا	اور دنیا میں ہنر و قہر و غذا
شرط ہے ایمان رہے باقی کر	نیک یوں پر انکے شکر حق کرو	تیسرا یہ ہے کہ ہفتے میں دو با	اپنے الطاف و کرم سے کو دکا	میری امت کے جو کچھ اعمال تین	میری امت کے جو کچھ اعمال تین
بہلا امت کے گز گار و کوب	تو ہی ہو گا امت کو کھا سبغ	سکے یہ باتیں بنی سے جبریل	جا کہا نزد خدا وند جلیل	پھر کیا عرض ای حق کر	پھر کیا عرض ای حق کر
جس طرح لگا اعم کے بعد تین	اکے آنے دیو نیلے مجھ کو خبر	کوی مرسل ملک تیرے سوا	اور فرشتے حق کے ہفتے میں دو با	اور فرشتے حق کے ہفتے میں دو با	اور فرشتے حق کے ہفتے میں دو با
بخشش انکی جرم کی تا مانگے	شق ہے غم سے خامہ تیراں پہا	اب طہان لرزان مراد لگا	ذکر غم اگے کروں کیا قائم	ذکر غم اگے کروں کیا قائم	ذکر غم اگے کروں کیا قائم
یہ روز حشر با نشان رنج	مخضر کہنا ہوں تھو تا تم سنو	تم سنو یہ ذکر غم پر نظر اب	بلکہ کیا ہی اب جا اب پر	بلکہ کیا ہی اب جا اب پر	بلکہ کیا ہی اب جا اب پر
جو عمل امت کے ہو یوں خبر و خبر	ہیتمہ کر خدائیں شہ کے باادب	حالت سکرات میں اس کا سر	قبض روح پاک پر شاہین	قبض روح پاک پر شاہین	قبض روح پاک پر شاہین
لٹ پٹاتی ہی یہاں میری بار	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	کہ ہی شاید خواہش سواک اب	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر
گر یہ کہہ سکتا نہیں ای ہونو	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	پس کیا سواک اچھی طرح سے	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر
آہ بایا حکم عزائیت جب	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر
یائے اسطر ح دینی ہے خبر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر
دیکھنے سے اسکے بھی میں بہت	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر
چاکر دانو توں اپنے نرم کر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر	ما تھ میں غمی اسکے کیسے کو تر

اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ

اے تجی نیکو آبیں جس سر
 خدا صحرے است بار بار
 مرنا ات عمری کلا کی کس
 سے معاف سے بہت سادہ
 حسان لکے بہت کچھ بول
 نول ہی مہر اسے تہا نام
 اور کلاں درون ہی سادہ
 اسکو معاف دی بہت شاد
 تہا کلا دروچ دوسر
 تھی ہر مولیٰ دوا مویں
 ادب و وسادے ملک کا
 حالہ کہتی ہے قوج منسلے
 اور دوات دوری الی کہ
 او وکوری ہل دیکھیں
 اداں نامقا دے گ
 آدای ناما سسا
 حالت کہی بھی ن دیکھ
 اہی سرج دوج دیکھ
 سچ واداستہ بہت کھا کے
 راہوں میں لکے دے داسا
 نامو اتوا توالی صبح و سہم
 جیتے الی ماہر سرسہ
 لعل لولاسر عام مات
 اہم بہر مات کھانکے
 ہر ای ابلیس اس سرسہ
 لوبہ کی ہی قمرت سکی ادا
 کھسکے جس ساسا ماماں
 اور شداد ساسا ماماں
 مرد عالم کے ملک رلے

کرماک رنگ سکا سر
 اور نہ کوا صفا کما سر
 اس جی کر گیا تمام
 لوبہ کہ ارادہ کلا
 فیکر مگر عرض لگوں
 عی حال میں کرا کلا
 عمر داس کھوں دیکھا
 دگرا تو تہا ہر سال
 اس جہاں عالم باغیظ
 مرکز تھا و امین العین
 ساسے عالم ہر سال
 حساب ہوسم مرتضیٰ
 حادسا حالہ لک
 عسے و توجو عی سہ
 مت و دوسر کی دلی
 ہر موعود اس کی کچھ
 کہو دوسرے امویا
 اسکا سر و دوسرے
 ا فلام جو سہ
 کھنکسہ رجاں ہوتے دلا
 وہ کھو ہر کہیں کھا کھا
 رسا دی ہے پس اناظر
 مامو خاکے ہرک جی
 لہ ہر دانی جی ان ہر
 اور پور مرت سانا م
 لے لور کو علی ہر عر
 لوں تھا تھے دوسر
 اہر دواس الیہ سرگ
 حضرت دارون کو یا ک

سرمہ گاہ و عہاد
 تو را مار و مای ستند
 دو کاسا عریض تہا
 اور ات ہی مری سر
 وہ کہا ان مری و دیک
 ایی اسکی عا تر قس
 سے ہی طریض آنا صا ہا
 اہیلین سید عالم سر
 انا اللہ وانا الیہ راجعون
 اے عیسیٰ لکھتے ہا
 آسمان میں ساداد امداد
 مری واداد مرداد
 کہ جس مویں جیوں کچھ
 مس دیکھیں اسکا کتہ
 دن کرتی قی و دیکھ
 کوں سمجھا اوج اٹھا
 ملے عہاد مارو ہر
 اہم تہا سنگا دیکھیں
 لگاتے اہ و غدا کی
 لوک کھائی رنگ سر
 آخری وقت کھا کھا
 السلام الی اہست مصلیٰ
 اور عسے کام کا اور لہ
 اندر متاقی کے مام مہر
 تھا ہر اوار ملک الی ماما
 اہ کلا لوں ماما کا دفر
 اہ عمام اس الیہ
 غلیہ عسے کا حد کھنک
 کھنک ماما الی برعص

اے ماسی کلا و ہر
 عسی سیکار میں کھے
 حلقہ کرتا بول تہا
 آدہ آہر اسد رسمی ہر
 ماما طرف کوا کتہ
 ر لہا ماما عمار
 عسے مویں آنا صا ہا
 گودیں عہاد کلا کھ
 انا اللہ وانا الیہ راجعون
 آسمان میں ساداد امداد
 مری واداد مرداد
 کہ جس مویں جیوں کچھ
 مس دیکھیں اسکا کتہ
 دن کرتی قی و دیکھ
 کوں سمجھا اوج اٹھا
 ملے عہاد مارو ہر
 اہم تہا سنگا دیکھیں
 لگاتے اہ و غدا کی
 لوک کھائی رنگ سر
 آخری وقت کھا کھا
 السلام الی اہست مصلیٰ
 اور عسے کام کا اور لہ
 اندر متاقی کے مام مہر
 تھا ہر اوار ملک الی ماما
 اہ کلا لوں ماما کا دفر
 اہ عمام اس الیہ
 غلیہ عسے کا حد کھنک
 کھنک ماما الی برعص

اے عہاد کلا کھ
 لولامو یابیلے عہاد
 قس عاں اسکا کلا کھ
 کلا کلا کلا کلا کلا
 کوری اٹ لولامو یابیلے
 آیا جی ایسے میں سر لک
 دیکھتے عہاد کلا کھ
 اور جی مویں دوات ہر
 لوبہ قی مایہ الی مری
 اور لولامو یابیلے
 ہر ماما کھ لولامو
 مری واداد مرداد
 کہ جس مویں جیوں کچھ
 مس دیکھیں اسکا کتہ
 دن کرتی قی و دیکھ
 کوں سمجھا اوج اٹھا
 ملے عہاد مارو ہر
 اہم تہا سنگا دیکھیں
 لگاتے اہ و غدا کی
 لوک کھائی رنگ سر
 آخری وقت کھا کھا
 السلام الی اہست مصلیٰ
 اور عسے کام کا اور لہ
 اندر متاقی کے مام مہر
 تھا ہر اوار ملک الی ماما
 اہ کلا لوں ماما کا دفر
 اہ عمام اس الیہ
 غلیہ عسے کا حد کھنک
 کھنک ماما الی برعص

دوسرا پہلے کلا کھ
 ہے مری کلا کلا کلا کلا
 قس کلا کلا کلا کلا
 لوبہ کلا کلا کلا کلا
 لولامو یابیلے عہاد
 آیا جی ایسے میں سر لک
 دیکھتے عہاد کلا کھ
 اور جی مویں دوات ہر
 لوبہ قی مایہ الی مری
 اور لولامو یابیلے
 ہر ماما کھ لولامو
 مری واداد مرداد
 کہ جس مویں جیوں کچھ
 مس دیکھیں اسکا کتہ
 دن کرتی قی و دیکھ
 کوں سمجھا اوج اٹھا
 ملے عہاد مارو ہر
 اہم تہا سنگا دیکھیں
 لگاتے اہ و غدا کی
 لوک کھائی رنگ سر
 آخری وقت کھا کھا
 السلام الی اہست مصلیٰ
 اور عسے کام کا اور لہ
 اندر متاقی کے مام مہر
 تھا ہر اوار ملک الی ماما
 اہ کلا لوں ماما کا دفر
 اہ عمام اس الیہ
 غلیہ عسے کا حد کھنک
 کھنک ماما الی برعص

حضرت کوثر

قتل من کرو تو کجا اس کو بجا
جو منافق بن انھوں کے دست پہ
جب عمر اس طرح سے کہنے لگا
کہ یقیناً ہر موت کم ہوگی
پھر کہ بوسہ دیکر رو دیں گے
گر ہمارے ماتم ہو تا خستہ
بیچ تو اب ہم سے ای ربا نا
اسکو بولا بیچ جا ای با دار
بعد از ان عینی بن پر جرحا
بعد حدیث در و مصطفیٰ
جب پڑھا ہدایتیں وہ باہر
دست و پا اسکے گویا یار
کوچہ و بازار میں ترستے تھے
یاد دہ پاتا بخشن میں درختا
سہ کتابہ حق تعالیٰ ہے بجا
آیتیں قرآن کی وہ ماصفا
خطبہ معتدلی سے وہ اعتد گیا
عسل او ترجمہ اور تکفین کا کام
کہ ہم سے اہل باب بیشک اہر
زید بن ثابت کہا سالار یون
پس کہا ابو بکر صاحب کرام
مرتبہ حکم امت پر نماز
بعد وہ لوگ اصحاب کرام
بعد از امتدلیق کس با و لا
باقعہ میں اسکے ہی اٹکا اختیار
کون سکھتے تھے کچھ کچھ
پس خلافت منبر مدین کی
جبکہ عباس دعلی مرتضیٰ
کون ہے عاقل پہنچائے مگر

مرو در عالم نہیں رحلت کہا
شاہ کھوا دیو کجا دیکر سزا
لوگ کو وطن من سے تہ تہ تہ
اب بلا تکان شام ہی نقل کی
ہون مرے مانا یہ تیرے پرندا
ہم ابھی کرتے ترسے پر جاننا
اپنے پیغمبر کو ملوا سو سلام
وہ نہ بچھا کر وہ لولا چہ تہ
ہو گئے مہو ہون اور نقس حار
گوا بانگو کوئی بھی بچھا ہے رہا
اور نہ وہ بعد ہی معالیٰ جناب
کہ ہدایت جس سے اسکے سوس کیا
جا بنو گویا ست نام ہی میں بھا
لوگ بچھے کہ تہ رحلت کیا
بولا متعلق بہ ہے ہم سے نما
اور ہمارے بھی ہو گیا یار
مخافہ نشی اور ہمارے یقین
تم متوجہ جاکرتے ہو امام
دے تھے سب کی گاہی ہر سراز
ما تھ پر بیت کئے اسکے تمام
انکا اور سارے صحابہ کو بلا
اور تمکو بھی مختار است مار
من بدل خوش ہون غلٹ تہ
بالیقین اجماع سے ثابت ہوئی
اور رجال باہست با مصفا
تب کہا عباس نے ای باہر

بلکہ بیوشی ہی اسی سرسبر
بولے تھے لےنے منافق بیخدا
ایت اہل ربی کے رکھو کہ تہ
پچھی ہی صدیق کو جب بچھر
پاک دشت تھا تو دین حیات
اور تکرار منکر و نکر سے لو
یا محمد با انام بحسرو بر
بعد از ان اسکو کھایا ہفتا
ہو گئے مہو ہون بھی سنا فیر
بعد از ان فاروق بھی خطیر
زنت کا میں شہ کے تھا ہوا
یو بس تم اسکو سبائی بل یون
آہ جب مبتدی اگر سے سنا
سب لگے کرنے کو اتر جاتے
آپ آیا ہے سیفے کے طرف
تب کہا مدین انکے انکے بیت
پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے
ما تھ پر بیت کرو تم اسکے سب
اور نہ زوان امام بحسرو
حضرت عباس جید یا وزیر
پڑھ کے خطبہ یون کہا ہم علی
تم نے اب جاننے کو آج بکتیں
پس علی اور دوسرا یا ان بھی
عسل پیغمبر کی تباری کئے
کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا

جون کہ کھی موسیٰ کو کوہ طور پر
اگر ہی ہو یا با تہ وہ وفات
جلد تر کہی ہے اسما باکدات
آیا ہے گریان و نالان طہر
پاک و طیب بھی ہے بعد ہما
تو یہاں چشم سے اپنے ہوا
اسے رب کے پاس ہوا ماکر
ہے بلا تکان تہ اب رحلت کہا
اور لغتوریون کے سب بل یون
اور یون لوگو کہ نہیں کہنے لگا
تا ہمارے کر کے سب مذہب کار
اس سے راہ رہن نیا کو فیر
جلد زان ہون میں پر گریزا
انا لہدیہ ترے لگے یعنی سب
جمع الضار و مہاجر با شرف
ہے امامت از حریفی و فریش
وہ فریش کا اکا بر سے رہے
مین بھی بیت اسے ماکر یا ہون
لوی تھا ہم سب بستک کو سز
طلو اور مقداد بھی ای اہل خبر
اسکو ہے ہر امر پیشان حل
پہلے بیت اس سے اب کو یا ہون
ما تھ پر بیت کئے اسکے تھی
روایت
ایک ندا ناگاہ ایسے بن سنے
ترک نہت کون کرے اہل خبر

بلکہ یہ امید و افق ہے مجھے
اس نے تلوار اپنی کر سلم
غیب بھی ہر موت کی نشان
اور جہنم پر شاہ کے بوسہ یا
ذات تری ہے ملند شامین
لو تکرار سے روئے سے اگر
بعد زان فاروق کو نہر دیکر
کہا ہوں لو میر سنائی مانو
آمین و آج ہی نازل ہوئے
کہ کہا تھامین جواول اشکا
بعد وہا سے کر سے وہ انتقال
نعل ہے فاروق سے ای مجرم
اور کہا اس طرح سے ابن عمر
بعد اہل یہ سے سب عزت
تھے و مان کر اہل ہی لہوین
سب صحابہ کے ایک قبول
جون تھے ہم الضار سالار ام
اس سے بولے بو عبیدہ اور
پس خلاف کے بھی لہو یا زوا
حضرت عباس اور سر خدا
اسکو میں کرتا نہیں ہوں لاکام
ب کہا اسکو سبائی فریضی
جو کئے ہن اس سے بیت لگا
نضر قطع ہے یہ اجماع طیل
پاک ہے شب زخم المرسلین
پھر ہوی آواز دوسری جلد باب

اسعد و بنامین وہ جیتا ہے
اس طرح کہنے لگاتے وہ مجسم
تب لگی کہنے وہ با او و فغان
سرا تھا ابنا ہنس زاری کیا
تجدد شہ اور سرانے سے یقین
چشم سے چشمے پہاڑے سرسبر
دیکھا وہ اس جوش حدت پر گلی
کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطاب
اور بلا سے ہم خطیر پڑھا
آمین قرآن کی یہ ہے پڑھا
سب ہو تھیا و ہن جبران
آسکے ہی ترے بن بشارت ہوئے
کہ نہیں رحلت کیا شاہ پڑھا
بلکہ جب جا یا بلا با دو اہل
کہ کہا وہ حق تعالیٰ کی قسم
گویا پر وہ تھا ہمارے منہ پر
کراد ا صدیق عالی مرتبت
بولے تھے اس طرح الضارب
کوئی نہیں اس سے کیا ہر گرد
یون جیسے کہ بھی بن الضار
ایسے تھے دفت پر خیر البشر
آٹھ کے بن و ہر دو اسکا
شاغل تجویر و تکفین تھے بجا
اعنی معن کے لے اب الزام
کہ نبی بچھو کیا تھا منوا
جملہ اصحاب ہن تیس ہزار
اس خلافت کے اہل تھیا و مل
عسل مینے کی اسے حاجت نہیں
بے تردد غسل و زنجیر کو اب

۱۔
۲۔
۳۔
۴۔
۵۔
۶۔
۷۔
۸۔
۹۔
۱۰۔
۱۱۔
۱۲۔
۱۳۔
۱۴۔
۱۵۔
۱۶۔
۱۷۔
۱۸۔
۱۹۔
۲۰۔
۲۱۔
۲۲۔
۲۳۔
۲۴۔
۲۵۔
۲۶۔
۲۷۔
۲۸۔
۲۹۔
۳۰۔
۳۱۔
۳۲۔
۳۳۔
۳۴۔
۳۵۔
۳۶۔
۳۷۔
۳۸۔
۳۹۔
۴۰۔
۴۱۔
۴۲۔
۴۳۔
۴۴۔
۴۵۔
۴۶۔
۴۷۔
۴۸۔
۴۹۔
۵۰۔
۵۱۔
۵۲۔
۵۳۔
۵۴۔
۵۵۔
۵۶۔
۵۷۔
۵۸۔
۵۹۔
۶۰۔
۶۱۔
۶۲۔
۶۳۔
۶۴۔
۶۵۔
۶۶۔
۶۷۔
۶۸۔
۶۹۔
۷۰۔
۷۱۔
۷۲۔
۷۳۔
۷۴۔
۷۵۔
۷۶۔
۷۷۔
۷۸۔
۷۹۔
۸۰۔
۸۱۔
۸۲۔
۸۳۔
۸۴۔
۸۵۔
۸۶۔
۸۷۔
۸۸۔
۸۹۔
۹۰۔
۹۱۔
۹۲۔
۹۳۔
۹۴۔
۹۵۔
۹۶۔
۹۷۔
۹۸۔
۹۹۔
۱۰۰۔

ای خداوند جمیع کاسیات الغرض جن جن سے فانی ہوئے تھے جیسے یون ہی بنیا میں یون یون ہی بل جاب بھی اور بنی کہ سوا ترے بنی کے غیر پر اور غما بہ درد و غم جاب اور مرکب شہ کا جو یون تھا آہ اب طاقت نہیں ہے و ظلم اور مبارک قبر سے خاک کا صفت علی مصائب کو اٹھنا آہ اب لکھتا ہوں اسکا ترجمہ آہ از تجر جیل شاہ انبیا کاش اس درد و غم میں تھی	اگر اس امت میں مری موت چٹا تقریب سب آگے نہ آئے ستوم رمضان کو جلت کھن نئے اسی نام میں ہر آن زمان ہم نہ کر سکتے ہیں اب ہر گز نظر جن تو کیا ہے بلکہ حیوانا ہر اس لم سے روز شب رنجو تھا کہ لکھے آگے یہ حال درد و غم اپنے انکھوں پر کھین دے دنا صفت علی الایام ہر لیا لیا یعنی فرامی ہے ایسا فاطمہ جو کھڑے ہیں غنیا اب مجھ کے جان نکل جاوے تو میری ہی بھلا	اور اس امت میں میر ہر شکر حضر زہرا کا کیا بلون الم ہو و حق سے اسے جلاں سلام اور یوحنا م سے کئی صوب کیا حق نے کی انکی دعائیں سب قبول اوقتی شہ کے سواری کی جوتھی دور تھا آہ ہر سو وہ جزین بر کلام فاطمہ ای نیک نام آہ وہ نالان و گریان ہوتوار لغنی علی نورا تہا مجبوسہ کیا نہیں اس شخص کو بھی بہرہا وہ مصاحب دین گرا نام پر یا رسول اللہ ترے بعد انہیں	کر شفاعت سے نبی کے ہر دور کہ یہاں آڑھ میں اس کا قلم اور اسکے بدلہ ہر مردہم رنگے بیمار ہو کر اس کا کار ہو گئے اندھے و مرن و مرن یعنی قصو اچار سے پانی تھی اور اپنا سر ٹیکت ابریزین اب یہ کرتا ہوں بیا کو ختم شہر یہ پڑھنے لگے بن لوگا یا لبتہا خربت مع الزفرات سو گئے جو قبر رسول کائنات رود روشن ہو یوں راتین ہر بہتری کچھ میرے جیسے میں نہیں	آہ ہم یون زرد مال لیا ہوں ماسو اللہ سے وہ ماتھ اٹھا اپنا کب پر لکھوں بنے بنایا ہوں نہ سے سرور عالم کی زبان شاد یہ شرف ہرین ماتہ زیا ہوں تو بلا شہدہ دیکھتا تھے جیتا سب یک غیب سامان بن آہ ہوں کہ مرانہ نبوی تک تھے مینا بجا	اور بدلتی محبت میں لیا ہوں جو کچھ صاحب خدایت میں فنا جسٹان میں بھر اپنے سنا کے آہ اس کے ہم اپنے حریف و زوان جون مجاہد کو شرف تھے ہر ادرت ہی خبر میری زیا جو کہ بعد مات عشق ہے عشق میں ہر مردہ و مرن آخر اگر ہو لاکھ مال گے عا	بہرہ لذت دیدہ نہ تھا ہوں اپنے انکھوں سے شاہ کا دیکھا ہوں یون ہووے مہن میں اپنا بھائی ظہر ہوتا تھا میں سرور عالم کا آہ مہن وہ بصیرت نہ رہا ہوں عقد میرے لیے سپنا حضرت کا خاک پاکی ہم سرور بنایا ہوں جس دن بھی کی جگہ مرن میں آہ یہ وقت بھی ہم پوزہ آہ ہوں جلوہ اپنا وہ زمانہ دکھایا ہوں	آہ دیدار نبی ہر کو شہر ہوا تبع ہر قدم وہ پروانہ میں جا دوسر شہر کو نوران جو دکھا آہ انکھ تدم اس کے من دکھا کر نام تن کا آٹھ بھی رٹو لگے رت و دور دور کے بھی کھینا	قبر اشرف کی بلندی شاہ کے آہ ہر شاہ کے بعد وفات مالیشہ بھی باندھ کر حجر کا اور کئی مانگے دعا ہی ریتا ذکر کیا انسان کا بلکہ ہر فلک اشک تھے بس اس کے انکھوں کے یک گنو میں جا کر اور جادیا ہے روایت حضرت زہرا بنوں ماذاعلی من شہ تریہ احمد لاجر لحدک فی الحیوة و ما پھر نہ سونگے وہ کوئی خوشبو آہ کسے ہی آواز غم میں میری میرے طول زندگی کے خوف شر رائیں ہر انہ بھایا ہوں تھے یہاں شہ عالم کے طبع زمان اور دنا ہر یون اپنی خود کا وہ آہ انکھوں کے ہمارے موی قیمت جون مجاہدہ سنتے تھے ہر شہر اب ناکہ ہر دین بھی دیکھا ہوں دولت محبت باطن تو اسے آہ ہوں کب تک خون جگر آہ ہر گم کا کبھو یوں ہر سطح نہ کہہ لو صلا اپنی دوری کا میں درد دکھایا کئی عشاقی سلف تھی کئی داد ایک دن نہ نبی ان کی جا کیا آہ یون کہنے لگا وہ جس منظر نام حضرت کا وہ سنو سنو کیا بس سنتے ہی وہ خود ہون پر دیدہ و لکھو مرے نور کو یون	بے روایت چار انکھ کی رکھے ناہنی گاہے نہ کی زہرا بہا درد میں تھیں شاہ کے شام و صبح آہ ہر جلد آب اندھے بنا کہتے تھے وا احمد اور و ملک کچھ کی اس درد میں ہی اپنی جان کیا سعاد و دو جہان کی وہ لیا آہ بعد دفن برقرار رسول ان لایشم مدی الزمان غولیا ابکی حفاظہ ان تطول حیاتی ایسی خوشبو اس میں ہوتی آہ قیدی ہو گئی ہے بیگان رود ہی ہر غم پہ لاجی ہے مجھے گور ہر لقا ماتھ نہ آیا آہ ہوں حکم پر اس کے ہر رخ و الم و عا یون خودی کا نہ بنائے دیا ہوں پاؤں دیدار رسول کی دولت آہ معتبر ہوں نہ سنا ہوں کہ قدم سر پہ ہر منزل کی پہنچا ہوں ہے دولت پہر بھی ماتھ نہ لایا ہوں بال پر ہو تو دینے کی طرف آج کہ انزیری دعا کا نہ دکھا ہوں درد و غم ہر دل و جان میں لایا ہوں چھوڑ کر بار و طن اپنا یہ لگے آہ غصے سے سوار و اق کو بھارتا ہوں کہ ہر اس عمر کا واقعہ وہی پیغمبر آہ تہ سرور کو میں نہیں تھا ہوں مرغ ندو کماندہ مرینے لاگا سخت کیسا یہ کھر کھر پھریا ہوں
---	---	--	---	--	--	---	--	--	--

ایضاً من

مصنف

اور کمال کا تمام صفتیں جو میں نے
 سرور میں ہر شے خداوندی کا
 مایہ مرا کر دی ہے یہاں
 تو میرا دل بھی اسکی ہوا جی بول
 کہتے سطرہ بھی میں مانتا
 ایہ الفاظ "ابہرہ" صاحب
 اعلیٰ سلاموں یہ الفاظ و
 عیالیں احبابیہ الیہ علیہ السلام
 حقیقت میں عینی ہر ملک
 جیسا کہ آسمانی ہر مکتوب
 مرتبہ کی مثال اسکی دیا
 ایسا مدد ہے صوفی و دعا
 اسکی اپنے فیضان میں
 انکا اسبابوں ہر اور
 اور انکو مجھے درود
 اور ملت الیہ پہنچا دینا
 گزشتہ ہے آتے سالانہ
 اور فیاض شاہ مریض
 ہستی لولا احادیث کثیر
 اور مایہ است صوفیہ
 عرض ملت کے اس سے
 لولہ ای ہوں ملین میں
 آخر کار کو ہی انکے منع
 اوہن یامیں جو ہیں ہر ملک
 جو کہ در ملاحت میں وہاں
 وطنی لکھتا ہوا ہاں
 جس کے کان میں میرے
 ہیں میرے کہنے کے
 اور بدیں لکھتا ہاں

گو مار میں ہر شے خداوندی کا
 آج تک کیا ہے میرے ہاں
 اور یہ ہے ہر شے خداوندی کا
 اعتقاد میں ہر شے خداوندی کا
 قرص میں ہر شے خداوندی کا
 لکھتا ہوا ہر شے خداوندی کا

غیر تریف من حضرت صاحب حقیقی سے زندہ رہنے کا سال

جو سے مدد ہر ملک فی الحقیقت ہر ملک اور میں ہر ملک فرس میں ہر ملک بیوں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک	ہے ہر ملک ہے ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک	ہے ہر ملک ہے ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک	ہے ہر ملک ہے ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک اور میں ہر ملک
--	--	--	--

حدیث

گو تے میں لکھتا ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

حدیث

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

حدیث

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

ہے ہر ملک
 ہے ہر ملک
 اور میں ہر ملک
 اور میں ہر ملک

فہرست تصانیف و تالیفات حضرت مولوی عبدالحی ضاد اعظمی

فہرست تصانیف و تالیفات	رقم	تالیف	سر و لوا ریح	ن	تاریخ
۱	۱	مختصر معانی الصلوۃ یہودی کی تصنیف سی مقدس	۱	۱	۱
۲	۲	آداب لباس	۱	۲	۲
۳	۳	ترجمہ اسرار القلبی	۱	۳	۳
۴	۴	ترجمہ مختصر یکصد و بیس مائیل	۱	۴	۴
۵	۵	والی العتہ	۱	۵	۵
۶	۶	مرآت الصلوۃ	۱	۶	۶
۷	۷	معیار الصلۃ محمد الزمین در دعوات دین	۱	۷	۷
۸	۸	ترجمہ زاد الآخرت امام عسکری	۱	۸	۸
۹	۹	اختصار ترجمہ دعا	۱	۹	۹
۱۰	۱۰	عقاید	۱	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	ترجمہ عقائد عند الخلیل بھی پہلی تصنیف تھی عقائد میں	۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	ترجمہ عقاید دینی	۱	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	عقائد ضروری	۱	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	ترجمہ عقاید عامی مع شرح مختصر	۱	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	خواہر العقائد جو عقیدے کہ قرآن حدت میں مذکور	۱	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	پہلی کتاب دعا و دعاوت میں میری پہلی تصنیف	۱	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	تفسیر الامان - اس میں اپنی تفسیر مذکور کا مانا	۱	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	الاعتقاد الامان خواہر اعتقاد مسیحی مع شرح	۱	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	ترجمہ مصباح ایمان	۱	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	حقائق مختصر ایضاً عقائد عقاید	۱	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	سیر و تواریح	۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	الوارحی - یہی پہلی تصنیف مختصر سی سر میں	۱	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	فہرست بیعت اس میں حضرت کی نور ربیہ سے دعا	۱	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	حکام احوال محمد مذکور ہے	۱	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	سائل التبیان	۱	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	ایضاً سائل مختصر	۱	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	احاطۃ التبیان	۱	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	مجموعات موسی	۱	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	خواہر طبعی ادب و کرم محمدیہ پر رسالہ	۱	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	سیر وحدت رب سے سب سے کے آداب میں تھی	۱	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	حالیہ ستر مطبوعہ راجہ جامد علی شہزادہ گلپور	۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	رہنما اللہ پر درہ حایل ستر ستر	۱	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	مانی خان الستر	۱	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	طرد دوم حالیہ ستر مطبوعہ راجہ جامد کے ساتھ	۱	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	مصمم ہے -	۱	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	خواہر ضروری دسر محمدیہ مولانا سادہ	۱	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	محمد الحریک کے تصانیف سے حد و اداس	۱	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	ترتیب کے ساتھ میں کہ گئے ہیں کہ جس سے حضرت	۱	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	کی قرآن کریم کا احوال معلوم ہوتا ہے گونا گونا	۱	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	سر میں حاضر اس میں کی تصنیف ہی	۱	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	سراج السنوہ یہ کتاب میر میں مطلق و مبطل	۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	حکامک المذہب پانی ایسے میں ہندو	۱	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	سر میں سراج السنوہ طبعی ہو کے آئی	۱	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	اسکا نام سراج السنوہ ہے	۱	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	خواہر السنوہ السیر والذکر کتاب قرآن کے	۱	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	تیسر میں تھی حضرت کی عمر ربیہ کا احوال	۱	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	اس میں مذکور ہے	۱	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	ملاحظہ الستر حضرت کی عمر ربیہ کا احوال	۱	۴۸	۴۸

فہرست تصانیف و تالیفات حضرت مولوی عبدالحی ضاد اعظمی

ملاحظہ فرمائیے

ملاحظہ فرمائیے

تاریخ	علامت	سیر و تواریخ	علامت	تاریخ
۱۲۵	ق ۵	تاریخ مدینہ منورہ	۳۸۰	ق ۵
۱۲۳۰	ق ۵	خلاصہ تاریخ الخلفاء - خلفای اربعہ اور خلفای بنی امیہ اور خلفای عباسیہ کے عہد حکومت کے وقایع - اور نوین	۵۷۳	ق ۵
۲۵۰	ق ۵	عہد ی تگ بوند و مصر کے حکام کا احوال اسمین مذکور ہے	۵۷۳	ق ۵
	ق ۵	نسخہ مناقب شیخ اکبر قدس سرہ	۵۷۳	ق ۵
	ق ۵	مطلع النور - در مناقب قطب دیلور مصنف نے اپنے مرشد مولانا مولوی حافظ سید شاہ محی الدین قادری دیلوری کے احوال میں لکھا ہے -	۵۷۳	ق ۵
	ق ۵	جواز محفل میلاد شریف بطور مشروع	۵۷۳	ق ۵
۵۸۵	ق ۵	نبین الاسناد فی عمل المیلاد	۳۴۲	ق ۵
۲۰۰	ق ۵	مغنیہ محقر فی میلاد سید البشر -	۳۴۲	ق ۵
۱۱۰۰	ق ۵	تحقیق المحققین فی میلاد سید المرسلین -	۳۴۲	ق ۵
۲۵۰	ق ۵	مبیدہ النبی فی اثبات میلاد البقی -	۳۴۲	ق ۵
۵۸۸	ق ۵	رد الرد -	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	قصاید نفیۃ زابد از صد عدد -	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	رسالہ در حکم قصاید نفیۃ	۳۴۲	ق ۵
۳۵۰	ق ۵	قصاید خوانی کے جواز و غیر جواز کی تشریح اسمین مذکور ہے	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	فلاح کونین در فضیلت تذکرہ حسنین کریمین	۳۴۲	ق ۵
	ق ۵	حدیث	۱۷۰	ق ۵
	ق ۵	اربعین اول - اربعین ثانی - اربعین الثالث	۲۰۰	ق ۵
	ق ۵	اربعین رابع مترجم - اربعین خامس مشروع مختصر	۱۴۵	ق ۵
	ق ۵	پنج گنج - ایمان و نماز پنجگانہ و میام رمضان و حج و زکوٰۃ کے فضائل و ثواب اور اسکے ترک کے عید و عذاب کے احادیث کا ترجمہ اسمین بر قوم ہے	۲۰۴۵	ق ۵
۲۵۰	ق ۵	خطبہ ترجمہ حرمین شریفین سے فقہاء ہند و مواعظ	۵۰۰	ق ۵
	ق ۵	فضائل صدقات - فضائل تہجد	۵۰۰	ق ۵
۱۲۵	ق ۵	سنة الصائمین - یہ رسالہ مختصر میام رمضان و اہل بیت	۵۰۰	ق ۵

تاریخ مدینہ منورہ

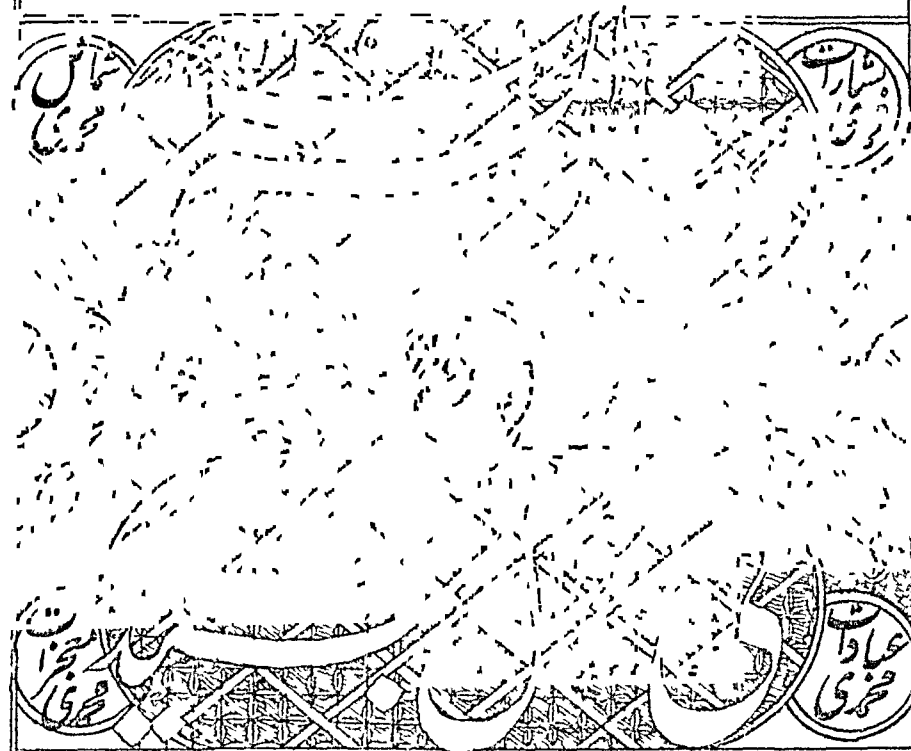
جواز محفل میلاد شریف

اور آپ کے اولاد و ازواج طاہرہ - اور خلفای اربعہ - اور ائمہ اہلبیت - و ائمہ اربعہ کا ذکر مختصر اسمین مذکور ہے -
 ردۃ الابرار - حضرت کی مہر شریف کا ذکر مختصر اور آپ کے ازواج و اولاد و امجاد - و خلفای اربعہ اور ان کے ازواج و اولاد - اور ائمہ اہلبیت کا ذکر امام حسن سے مہدی موعود تک تفصیل کے ساتھ اسمین مذکور ہے -
 قصیدہ فضائل اہلبیت -
 شرح الشہادتین - در احوال حسنین کریمین حسین شہادت کے ابراہار و صحیح روایات مذکور ہیں -
 سگزار شہادت - در احوال امام حسین رضی اللہ عنہ - حدیث لقمۃ الاجاب - حسین خلفای راشدین کے مناقب اور ہر ہر کے خلافت میں جو جنگ و جہاد واقع ہوئے اور کتنے ملک نامہ آئے - مفصل مذکور ہیں -
 حدیثۃ الابرار - مناقب اہلبیت ابراہار کے اسمین مفصل مذکور ہیں - یہ کتاب ہم حدیثۃ الاجاب کی ہے -
 رسالہ طبقات مجتہدین -
 چہار گلشن - ائمہ اربعہ کے مناقب اسمین تفصیل کے ساتھ ترجمہ تذکرۃ الاولیاء - در احوال اولیاء متقدمین تذکرۃ الصالحین - در احوال اولیاء متاخرین تحفہ مرغوب - شرح محبوب القلوب - جن کرامات کی تفصیل محبوب القلوب میں منین آئی اسمین آئی ہے -
 نواید قدسیہ در مناقب غوثہ - یہ رسالہ غوث اعظم کے مناقب میں بے نظیر - مواعظ آیز ہے -
 تنویر العقول فی اثبات اسلام آبائے رسول تحفہ مقبول - در مناقب زہری بتول تاریخ مکہ معظمہ

جلد	صفحہ	ترک و بدعت	جلد	صفحہ	حدیث
۳۷۵	۵۸ ج	رد مدویر امام تہذیب الصالح الحق	۳۴	۵۸ ج	طہرات النہ فی امام السنہ
		سلوک الصوف	۸۳۱	۵۸ ج	تحقیق اسعافہ
۱۲	۵۸ ج	رسالہ امانات الصوف	۲	۵۸ ج	فتوایہ سعافہ
۲۸۵	۵۸ ج	عصرۃ التوحید	۴	۵۸ ج	رسالہ تحقیق و عصمت و امامت
۱۳	۵۸ ج	یدعیہ	۶	۵۵ ج	آداب و عیال و حکم معاش
۱۲	۵۸ ج	معد المریدین	۵۵	۵۵ ج	نعمۃ الالاحد فی آداب الساجد
۲۲	۵۸ ج	سموہ اصحاب - ترجمہ عیدہ اوکیا	۱۳۵	۵۸ ج	رسالہ حکم مرد عید گاہ
۱۳	۵۸ ج	معین التالکین	۶	۵۸ ج	رسالہ مسائل اسلام
	۵۸ ج	نعمۃ المریدین - ترجمہ صوفیہ	۶	۵۸ ج	فصلت علم و علما
	۵۸ ج	رسالہ کے حوالہ داری ہندی مکتبہ دارال	۱۱۸	۵۸ ج	اخلاق و آداب
الحمد للہ والمثل			۳۹۴	۵۸ ج	ترجمہ حق الاسلام جو جامع حق و حقوق اللہ و حقوق الناس
ماں مصنف حجاز السرنے جو ایں الی کی عمر سے صبیحہ ماں کی اسرار و احوال کی			۱۳۳	۵۸ ج	حقوق المؤمنین
سہی اکبر تصانیف میں عقایدیں گرا سیرت و احوال میں ہیں ہیں حوالہ			۶۳	۵۸ ج	قرآن السعید فی حقوق الرد میں
مادہ صرف جرمیں انہم اور بدعت و اصلاح میں پیدا اسحق و عادات و لون			۲	۵۸ ج	ترجمہ خلاصۃ الصغایہ امام عالی
درود و طالعین دو ترک و بدعت و ماحول میں سات سلوک و تقویٰ میں ساطع			۲	۵۸ ج	عصہ دم در اعلیٰ
صیغہ انکسولاج علماء دین کے اسکا بعد حکم ایک لاکہ دین پر بار و مای اللہ			۲	۵۸ ج	ترجمہ صہبہ سود و مد لعل
ایک اسکا اہل لائی اسکا کاتب تصانیف میں اللہ کے علم میں اسکا دیکھا و معدود			۲	۵۸ ج	فتیہ ماہرہ احمد علی حق و عہد والی
مطبع حاتم عام کرے اور اس کے نصف سہم و اس کو دیکھا پرے اسکا			۲	۵۸ ج	نعمۃ السات فی الاعمال الصالحات
حصہ والوں کو اس مسلمانوں کو سمجھ دے آسن محرمہ صہبہ احمد احمد			۲	۵۸ ج	نعمۃ المسلمین و حکم علی محتسب
المصنف شمس الدین احمد			۲	۵۸ ج	ورد و وظائف
عفا اللہ عنہ			۲	۵۸ ج	اسناد احمدی و وظائف محمدیہ
سیوم رجب الاول ۱۲۹۹ ہجری			۲	۵۸ ج	ورد موی علی
			۱۱۲۳	۵۸ ج	رد ترک و بدعت و محاشی
			۶	۵۸ ج	تہذیب العوام
			۲۵۶۸	۵۸ ج	اصلاح العوام و اتباع ربہ جہ الامام
			۵	۵۸ ج	۴ رسالہ در در امر
					نعمۃ لکھنؤ در مدح کبیر اہل قبلہ

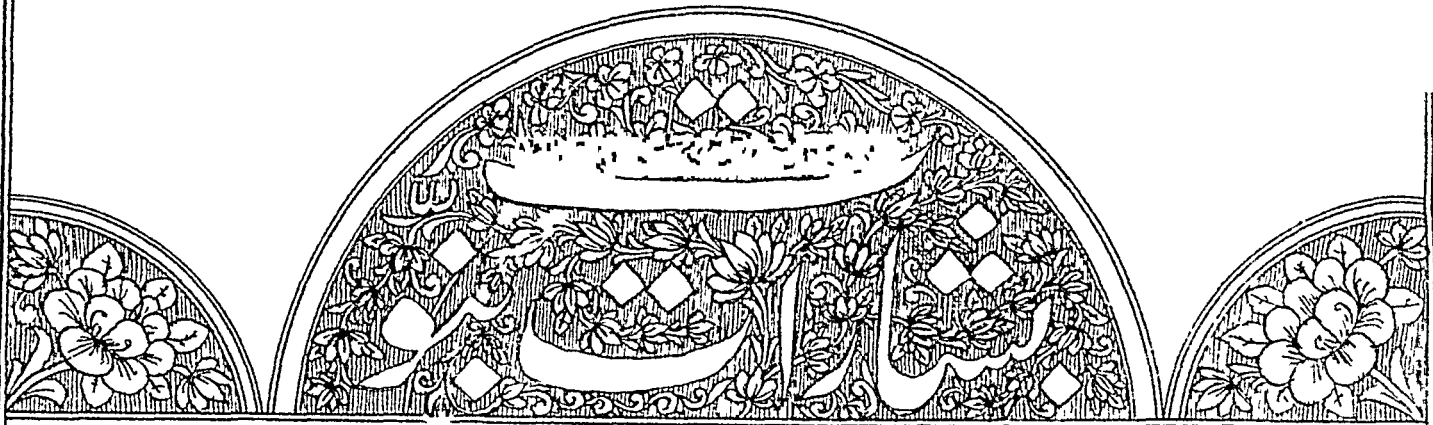
یا ایھا النبی انا ارسلناک شایداً و مبشراً

بجوہ تعالیٰ ہدیہ جلد دوم خان السیر جو مشعل بی چار رسالوں پر پہلا رسالہ ابتداءات محمدی جبین انجمن ترقی تعلیم کے بنیاد
ظہور جو اگلے اسمانی کتابوں اور اہل کتاب علماء و نسی نبوت کو بحین مع فتح تو بہات یہود و نصاریٰ بائیں پسین مد کو دین



دوسرا رسالہ شمال محمدی جبین حضرت کے سر آپا مبارک و سیرت شریف کا بیانیہ تفسیر عبادات محمدی جبین حضرت کے عبادات
نازور و زوجہ زکوٰۃ کا بیان مع اختلافات ائمہ اربعہ کو بھی گویا چارہ بند کا فتویٰ جو بیجا مہجرات محمدی جبین ان کے انیس ہجرات

بہارین طبع مطبع محمدی واقع معسکہ بنگالو سی تان دھان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھتا ہوں بعد و صلوات میں کوئی کتاب اس خالی	حضرت کے جلو کے سارے ای بھائی وہ دیکھ کر عالی	جتنے ہیں کتاب آسمانی علماء کتاب جو تھے	اور حق کے صحیفہ میں ای گہانی بے شمار معترف تھے	انین کر محمدی ہی اس امر کی دلیل باہر	تبشیر قدم احمدی ہی قرآن کریم سے ہی ظاہر
میں ذکر محمدی ہی یقیناً بہر کردہ شاہ انسا کا	تورات میں اور ہی بہ انجیل کیونکر کرے انھوں نے گمراہ	اب جانیں عوام لوگ اتنا علم پر ولے نہیں ہی ستور	کر دیکھو اگلے انسا کا تو اگلے کتب میں ہی مذکور	قرآن میں وہ خالق برکات اب لکھتا ہوں چندہ بشارت	ظاہر کیا شاہ انسا سات سن اکو تو عقاد کے سات
عبداللہ بن سلام کیت اگلے جو کتاب میں سماوی	عالم جو براہود میں بھٹا دیکھا تھا وہ انین ذکر نبوی	یوسف جو خدا کے تھے پیبر جو یا تھا وہ تب آپکا مان	اور عشق میں آپ کے تھا بیجا مشتاق لقا بہت ہوا ہی	تھی اسکی مدینے میں اقامت اور مکہ با صفا میں حضرت	اگرتے تھے یہود اسکی عزت جب پائیں خلعت نبوت
پہر بات ہوئی جہانیں شہر جب روز بروز اُسے سنتا	ہر جام میں بھی تھا ایسی کا ذکر اور برتا تھا عقاد کا	کرمہ با صفا سے ہجرت وہ عرض کیا نبی ان ای ہر وقت	آئے بدینہ جبکہ حضرت میں ابن سلام ہوں مقرر	اوصاف شامل پیبر تب ابن سلام جلد آیا	اعجاز و فضائل میں پیبر دیکھ اسکو کئے شاہ والا
کجا اس سلام تو ہی کہہ میری موسیٰ پر جسے نوریت	عالم جو بی درو از میرتب تو ساج مریسے ہوں ہر بات	کیا حق کی کتاب میں مقرر ای سرور انبیائے والا	ہی وصف مری اب بیان کر یہر کیجئے وصف حق تعالیٰ	دہ عرض کیا ہی آپ پہلے اللہ وہ ایک ہی احد ہی	کیجئے وصف خدا بیاں کیجئے بے عجز و نیاز ہی صد ہی
جبرئیل امین نے آبرعت اسکو نہیں درو پر ہی	اور اسکو نہ دتر و پسر ہی توحید سنا یہ جب خدا کی	وہ یک ہی کی کو میں جناب ہی بولامین گواہی یوں لے	اور خود وہ نہیں جانا گیا سیچے ہیں رسول تم خدا کے	کوئی نہیں اس کے جو رکا ہی تم کو بھی تمھارے دین کو مولا	سب خلق کا ایک خدا ہی غالب سب پر یقین کر یگا
یا ایہا النبی انا ارسلناک ساهداً و مبشراً و نذیراً	اور حق کی کتاب ہی میں صبی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	یا یا ہوں یہ وصف کی ہی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	یا یا ہوں یہ وصف کی ہی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	یا یا ہوں یہ وصف کی ہی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی	یا یا ہوں یہ وصف کی ہی یا یا ہوں یہ وصف کی ہی

یہ اے میرے نبی والا	ہم بھیجے تجھے گواہ شہر	اور بھیجے تجھے بشیر کر کے	سب خلق طرف نذیر کر کے	کہ حشر کے روز ہو دیکھنے	امت کے اپر گواہ اسپنے
	تا نیکن کو خوش خبر سنا دے	بدکار کو نارستہ دے			

اور سورت میں وہ اور
 طور سکا سن مو لا
 اور سوسا سیصل
 کہ کوہ حرامی ایک است
 حلف بھی دس مہری کی
 از روہ نقضت سے سجد
 من باخوہ حاصل کو لا
 بزعم کا فیلہ وانی سا
 اور کوئی رنغریسی
 اسکا رجا اس کی گنگا
 حامل بھی ایسکے من لندا
 نس عمی کہیں کر کر فال
 سے وہ ہو اور لہ
 نس جانو عمر سہرہ
 حضرت کی دال حق جان
 صحو گار سے ایک مہر
 سہا و گنگا حکم وہ مرا جو
 کو رہے راد و دل لولا
 مس پر و در دال میں ہم
 کہے ہیں ہو دگر سے
 موسیٰ کے حاد مہر
 نس اسار مولیٰ راد
 اور اس کے سوا نہیں ہر
 اولاد جو حاصل کے ہیں
 و مانگا حکم اسکو تو
 اولاد سے اسمعیل کے دیک
 بہ اس سے مرادی مقرر
 سواس سے مرادی کو کار
 سکی ہیں بات اصلا

لا نامی مسلم خصل
 خزانہ خلیجی بیروسی
 اکیس دس بیانی ہر
 اس کو حجل کر کے
 اللہ سے ایک کو عطا کی
 کر لوئے کوئی صلہ نہ
 فال میں رکھے گنگا
 آباد ہو جائی ہے سک
 فال کی بی گنگہ سے نکلا
 موضع جو ابھو کو لا
 اور کہے ہیں وولہ آقا
 مطلب ہی لعل و الاز
 ہر و گر وہ سکرا
 بیانی و حار است
 پوچھا میں سے
 کجا ہر
 اس پر بیانی ہر
 موسیٰ کجات حاصل
 ہیں ایک ایک اللہ
 بہر میں راد اس کی
 اور حافی خراج لکے نواز
 حضرت کے سوا نہیں ہر
 موسیٰ کے کو کوہ ال
 سوا سے ان کے و سطر
 ہیجا و گنگا و رسول کو
 ارمیت حرم عرب کی
 من و جی کو گنگا لکے
 ہی صلہ واد و حافی کجا
 مسدا ہیں بی سک

عصر حراہر مددی بار
 نال غیب میں کجاہ نور
 کہے میں گنگا کو حلا
 حوت کرتے تھے قتل
 میں مقبوس اسیری کوام
 سم دیوں جو اس کو بی
 ظاہر ہی سرستہ کہ
 ہی کوسی و گنگا و
 دس اگانا کہ پڑی ہر
 حق سے سیکائی کلی
 ساعیر نوی مقام سی
 منکر کھیل و باسکو
 انصاف سے دور میر
 بیلی سے میں دل لال
 اس دیکھنے لگا اسی
 میں تو لگا اس کے سیکہ
 مانگا سرور سے سعادت
 اولاد سے سیکہ
 حرب ہی کو سیکہ
 اس کو کہتے کوئی فاعل
 کس سے حدی کوئی ہر
 اند موسیٰ کو حاکم
 حرب میں ہی نو جو
 خانم میں کوئی مطلب
 سے لکھتے مول میں ہر
 سوب میں سوا مقرر
 نصول میں محمد اولاد
 دی صف کوئی ہی سکلا
 یہاں پہلے مسیح
 حراہر مددی بار

دیکھ اس گری کو کو حلا
 ساعری ایک کوہ دگر
 کہے میں دجال اہل
 اول میں دجی کی ہر
 کہنے کا ہی بی مانع
 دیکھو دس میں ہی ہر
 او چشمہ مر حرم حافی
 کو باخوہ حاصل کرد
 بہر سے ہو اور لندا
 کہے میں بیوہ سکام
 اس اس مرادی سقل
 مانگا دھماکا لادار
 وہ کہے میں جو کہ لادار
 نور و حیدرت عظام
 موسیٰ کو کجات حلاج
 اور حکم کو گنگا سکوی
 حق و مراد اس سے
 حضرت سے ہرادی ہر
 اولاد سے لکے کوئی ہر
 کو کوہ یوس سے ہر حید
 حکم وعت ہوا کو
 در و حلا و دھرا کوام
 وری میں ملک و مرادی
 اور ایسا کلام ہمیں لکے
 کہ آہ کوئی حاکم سے
 اور وہ حاد کلام لکے
 اور لکے اس کی حلا
 او عیسواں بہرہ ساس
 سموت میں ہو حرم

و اشارات

و اشارات

مستقادمین ہوا جو انکا دعوت وہ ہی کی عام ہوگی اس سے مراد کیوں ہو سینی اس قول کا اب خلاصہ تک جادو کی چھڑی نہ ملک کی اور نہ اس کی تنیک ایسے ہوں سعید دست اسکے یعقوب اسکے دیوتا بن اولاد اس کے ایل کے تھے ای بھائی عجب از نصارا آنے سے سچ ہی نواذب عسی کی بھی یاس چو طرف سے دانت اسکے سعید شیر کے وہ جنگ جہاد کا فردن سے شیلو سے ہیں مراد ہوتے موسیٰ نے خبر دیا کہ یہو اور دہنے ہاتھ اسکے تنیک فاران کجاں کا بھی مذکور تشریک زور سے وہ سن سوہین خطاب حق تعالیٰ پس تیرے شریعتین و احکام اسی بھائی جو آئی پہ بشارت اور وہ جو کیا ہی حکم دار تروار کا باندھنا بہ کثرت مالے نہ سیمبروں کے حکام لے نفع جو باغ میں تیر ہو معلوم ہوا مثال بہ حب جب طاعت و معرفت اسکے الساہی وجود کا فردن کا	س حکم جہاد اسکے آیا میں خاص ہی ایک قوم پر ماطل ہی یہ دعویٰ نصارا کرنا ہوں یہاں میں نسل تو دیک یعنے لگیں اسکی سلطنت کی حالیہ جنگی آخر زمین تک کہ وہ دھکے ہوں زیادہ جلتے کہ تیرے سے جاگی ریاست دولت ہی گئی اسن کی تیرے کہ کرتے ہیں سطر جہ دعویٰ اولاد سے اسرائیل کب قومین رہوئے میں جمع آنکے اور آنکھیں بھی سرج تھے آنکے حضرت کے حکم سے خدا کے کہ ہیں وہی خاتم رسالت سینا سے معیر کشید آیا ہو دیگی شریعت آتشی یک اوپر ہی ہوا ہی ضامسطو سید ہی کئی تیری ملتوں کو حضرت کے طرف کیا ہی ایسا باہم ہو سستہ ہیں باکرام ہی اس سے یقین مراد حضرت کہ کیجے حامل اپنی تروار ظاہر ہی سداعوب کی عادت جو لائے تھے حق طرف سیغام لے رگ ہو اور بلا عمر ہو اس مرکز کو جان لیجئے اب کھارنے ایسے سر کو پھیرے بے نفع ہی جب و منکر و کھا	اور جسے کہا ہی جو تورات دعوت تو مسیح کی ای بھائی وریت میں راہی جو تیں آئیں یعقوب ہی کا یک سر خفا اور اس ہی سل سے جی کے السادہ کرے جہاد دسے توریت کے قول کا یہ معنا ستبدونہا میں آتے تھے جب آئیں سفر دو عالم کہ شیلو سے ہیں مراد ہوتا ہوئی بند نبوت ای برادر ظاہر ہوا جہاد ان سے اقوام بھی آنکے چو طرف سے ظلمت کے کھو ترک کی دور توریت میں دیکھ دوسری جا ساعبر سے وہ طلوع ہو کر ساتھ اسی وہ قوم کے برحقا جو ذکر مقدسوں کا آیا اور شرح محمدی میں سنے فائض ہو تیرے ہر دولت تیرین ترے تیز ہیں ای کم دولت سے جو آپ کے بر عالم یہ ہر ہی مراد اس ظہر جو معجزے دکھ کے بھی بجان سو ایسے خدا کے مسکرون سے رکھتا نہیں اس شجر کو ملی اسد کیا خلق کو خدا نے پیدا کیا جس لئے انھیں ب ہی لابی ضرب قتل ٹھہرا	کہ اسکی ہیں مولے جو با خاص ایک ہی قوم کے طرحی جو آئی ایک سر گویں بہر کا خفا تھا جو د میرا نرمان رسد ہو گے کیرے ہو ہو میں لال کے کہ ماہوں میان اب ای نا ساہی تیری جنگی تب تک وہ سارے عمروں کے حاتم ہم کہتے ہیں عہد ہی یہ انکا عسی تو اب ہیں تھے مقرر اور جتہ ہیں تھے سرج آن بس جمع ہوئے یاس آنکے توحد کا جلوہ گر کئے نور استنا کا جو سفر ہیگا فاران کجاں کے انپر اصلاص سے بس کھے محبت حضرت مراد ہیں صحابہ انذار ہی آتش سفر سے نعمت دیا و آخرت کے نیچے تیرے گرنے ہیں عالم فائض ہوئی نعمت کمرم عربی وہ رسول میں مقرر لائے نہیں جان دل سے ابان ہی جنگ کیا و کافروں سے چاہے کہ ہو باغ اس خالی طاعت کے لئے عجیب ہے سو فوت ہوا وہ اصل مطلب معدوم ہوتا وجود انکا	دساں ملک تو وہ توہم وہ قوم تمام ای سجدان ایسا سواں باج ہی اسکا اور نہ دیکھی حق تعالیٰ جہانک تسوہ اوکلن اور سرج ہوں گکھ کے دے بصورت کا وہ جو تک لفظ ستیلو سے مراد ہیں محمد اولاد اسرائیل کے ہی س سکتی ہیں یہ بات صلا یعنے عسی بھی تھے ای نشان ان ملک ہر صفقا خضر تشریک کو چھو پا تو حید اور دیں میں شاہ دس کا تینتسوں جو ہی باب اسکا ہی ساتھ مقدسوں کے آبا دکر سنیا و دکر ساعبر بے ستہ آتشی شریعت فر نور زور میں سنو تم اب کیجے حامل اپنی تروار یعنے سر سحر ہیں جہانک تے قرآن کا کلام ہے خدا کا کہ صاحب سیف ہیں وہ سا اللہ کو ابک ہی نہ جالے تا ان جہان بہ یاک بود پس فاعل قطع وہ اسے تا اللہ کی طاعت و عبادت جیسا کہ وہ چھارے شربتو س حکم کیا جہاد کا رب	سو اس ہونی بہ بات معلوم اور دھکی اسرائیل کی جا اس بات ہی یہ قول آیا لے سبہ دگماں یہود اور جمع ہوا سکے پاس قومین کہ سرج ہوں سرج تر سرج سے کہ مامر تھا اسکا جو یہود اور صا اب ہیں کے ہیں ہر مجد ہی نہ ہوئی میری ہی ستیلو سے مراد عسی اولاد سے اسرائیل کے جا تھے دات محمدی میں ظاہر اسلام کی وہ کئے ہیں تائید اس ترق سے غرت ہی ہنجا اس باب میں اس طرح ہی لکھا تقداد الوف ہو دے چکا گذا اور بر قریب ای ہر حضرت کی ہی ہی باجوت جالیس ایر جو ہی جہا م ای ہر ہی بلند مقدار آگے ترے القاد لاتے جو سرف نزول اسیر یا اللہ کے جہاد کفر معبود بحق اسے نہ مانے ناماں وہ رر خاک ہو دے کر داتا ہی قطع اسکو جلاں نا ہو سکے اسکے بے کچانت لائی یقین کا شے کے ہی او جنگ اسے وہ تارہ دیکھے تب
--	---	--	--	--	--

بشارات

کلام نبوت

بشارات محمدی

انجیل کے بشارات

۷

بشارت

یہی ہے روایت یونانی وہ ساتھ تھا کہ اب وہ آسوقت میں اور اسے بائیں اس سے ہے جی جانتا تھہرے ہیں سکول اور وہ اور فارقلیط کا بھی معنا اس معنی سے ہی بیچ قبل ان با احمد و با محمد ایسا اور بولے مسیح جاوے گا اخاطر میں تمہارے چند پیش رکھتے ہیں بہت سے معانی کر کرتے ہو تم قول مجھ کو یاقی یہ جہان ہیسی جنگ اور حلی ہوں جھٹکے بھد اور حادے جو جہان میں ہوں	بسی خبر میں دیا ہے بے متنبہ روح حق ہی کہو نظم کا لفظ تھا یہ سمجھیں اطلاق کے خدا بہ اسکا شکست کی دے وہ شاد لکھے اہل لغت ای داند تقریر کئے میں یونانجیل نیں لفظ قریب کوئی دوسرا بھیجی گئی کو دوسرے رب یہ آباہوں لاو گنا وہ تاویل یوں دس کر کتب آسمانی اور رکھتے ہو دست بیکر گو یعنی ہو رسالت اسکی تک وہ زہر کر گیا سخت سپر دیو گیا یقین خبر وہ اس سے یعنی جو ہو روح حق کے سپر	یہی ہے حواریوں کی کہ چاہو گنا باپ میں اپنے بس جبکہ وہ اس جہان میں آئے کہ خالق و دوستا کو تب پرانے دے تابا ائی داند مولائے بھی اور مسیح بھی بیشک ہی یقین چھوڑا نوالا آباہوں چھڑنے میں ہی لگو اور وہ جو کہے جناب عیسیٰ زندہ اسرار وہ کر گیا تاویل سے یہ مراد یحسان اور بولے مسیح اس طرح سے تو میری نگاہ رکھو وصیت اور بولے مسیح پانچویں مسموع کلام اس سے ہو اور بولے مسیح ذوالکرامات بندہ وہی کہے وہ مرور	مستہوئی جو کہ یوحنا ایک یعنی چاہو گنا اپنے رب سے ہر حیرتیں تمہیں سکھاوے بس کہتے تھے باب جانتے اس لفظ کا نا سمجھ کے معنا بس انکو بد تنگ ہی دوری حامد بھی ہی معنی معلوم یعنی رنگنا و کفر مسو جو کہ خلق کو میں چھوڑنے آیا ہر جہر کو وہ بدل بھی گیا قرآن کریم ہی تو ہیجان کہ آو گنا وہ جو بعد ہر میں چاہو گنا حازرت عزت کہ جاؤں نہ تنگ بیچیل وہ اپنے طرف سے ناکہ او ناپسے کر گیا نفس بات جسکا کہ کہانی رب جان	شہر ربی یوحنا کی انجیل کہ فارقلیط کو وہ بھیجے اور باپ کے لفظ کا وہ ظاہر جو پالے والا ایک ہو بن باپ کے جب ہو کہ وہ پیر اور انکو عذاب و جہنم ہر ایک ہی چھوڑا نوالا حامد بھی ہی دوسرے جو معنا معنا ہونا ثابت اسکا انہر اور میرے لگو وہی گیا کہ میں جو مبارک اسکے آیت گر مارنا چاہیں خلق سیاہ کہ بھیجے تمہارے خاطر اسکو وہ فارقلیط حق طرف سے او خلق کو وہ حق سیاست وہ بلکہ خدا سے جو سنیکھا اس تہ کی شان میں تہرآن	انجیل میں اپنے سے بیچیل الطاف سے واسطے تھا کہ بسی جو کہے بذات خلاق سب کہتے تھے باپ انکو چھو تھہرے انہیں خدا کا بیٹا جو تا بہ اند زیاد ہر دم اتباع کو کفر و شر سے ہیگیا حضرت کا ہی نام وہ انی انا کہ فارقلیط ہی سیبر بسطر ح گواہ میں ہوں اسکا تاویل کے رکھیں احتمالات ناما رکھیں اسکو زہنا اور ساتھ تھا کہ وہ سدا ہو تم جاؤ نہ اس جان میں آو خدا سے بہ عون رب عزت بندہ وہ یقین ہی کہیگیا
--	--	---	---	--	--

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

اور بولے میں اس طرح عیسیٰ وہ فضل مرایان کر گیا اب دیکھتے یہ صفات والا کہ جسکا بیان کئے ہیں عیسیٰ تھے ذات محمدی میں ظہر کو ڈاؤں سا ہونا فرد دیگر	اور یہ بھی ہی سب پتہ گارا میں انہیں گھساتے اور براتے کہ انہیں برا کے اور گھٹاکے پھر اگلے چھپے ہو گئے ہیں بس انکے کتب میں خوب کچھ یہ جہت ایزدی ہی جہان	غلام سے یہود اور نصارا اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے چھپوئے کئی ہزار نسخے بیکار جب انکے پاس تھیں اگلے پچھلے چھپے ہیں وہ جو اعجاز محمدی ہی مانوئے	تحریف کتب میں کر چکے ہیں معمول قدیم ہی یہ انکا پھر جاوے گد زجب ایک مدت اور اقس سے اسکے پافراغت آئے کیسے ہیں اختلافات اب انکے کتب میں اور صحیفے انجیل میں یوحنا کے درباب کہ عرض میں باپ کے گنا ہوئے ہو ساتھ میں تھا کہ	انکے بھی بلکہ کر رہے ہیں ایسا ہی چلا ہی آئیں آیا دوسرے تو یہی کہی نہوت میں حصیلتے پوچ کر کجاست بدلائیں کس طرح فقر اگلے پچھلے چھپے جو سینکے موقوف ہی جو کہ یوحنا با کہ فارقلیط بھیجے دوسرے باتیں یہ کہا ہوں جانو تم	معمول ہی اب بھی رکھنا جھا پے کا ہو اور وراج جب پھر اس میں برا گھٹاکے ہی یہ اپنے کتب کی قدر ہی با این وہ محمدی بشارات موجود ہیں اور جہا جاو اس حج دہوین با میں مقرر وہ فارقلیط بھیجے دیکھا پر فارقلیط کتبیں ب	کہ پادروں کے شوری اور ایک کھا شکوہ نہتے چھپوئے ہیں اسکو دوسرا صد آہ سداغوز با اللہ میں اس سے بھی پاؤں جاتا کر تا ہوں میں نقل لے دیکھ فقرہ ہی جو سولان حیر تم ساتھ وہ تا بہ رہیگیا بھیجے یہاں میر نام سے جب
--	--	---	---	--	--	--

بشارت

اس فقرہ میں اس طرح لکھا ہے اور فقرہ ہی جو کہتے دیکھ	اس طرح مسیح نے کہا ہی اس میں لکھا ہی یہ سو تم
--	--

اور وہ نہ چڑھتا کہ وہ سچا یہوہ کا نام لکھ کے اول بائیسون عیسوی کا شہر کہ جانو ہی وہ بندہ میرا عم جانو حکم وہ نکالے اصناف سے حکم وہ نکالے سب ترے شریف کے جزیر اور اسکے بات کو بھی سمجھو ان سب کو ہی ہی وحی ہے گردانا ہوں عہد کے کھار ظلم کے درمیان میں تھے ایسے سبب عام ہو چکا او تم جاو آخر میں سے اور سبب بھی اسکے لوگوں کا اور وہ بندہ سے پکارین ایک مرد حبیل قدر سکے بعضیوں وہ بیان ہوئی آخر بجز تیرے جس کے ہیں تیرا یہ بجز محمدی دیک عالم میں یقین کے ریاست انکار کتیں شک دنیا ایک پاک جزیرہ مشہور قیدار تھا انکا نام ای نیگ کرتی ہی تو دیکھ لکے اوپر دنیا میں یہ بعد اشعیا کے عسی نہیں حکم کچھ نکالے پیدا ہونے مسیح کی کہ صاف مسیح ہے کہا ہی اس طرح حکم کر کے بھیجا	ہرگز نہ کبھی پکا ریگا او نصرانیان اسکا ہی مکمل س جسکے ہزار ہشتصد یعنے لکھا ہی اس میں اب اور واسطے سارے امتوں ہی مدہویوں کی کچھاد عم جانو منظر ہیں اسکے اور ساری میں کیتوں او اور جو کہ ہیں اس کے ہوالے اور میں نے جانو کے کھار بے سبب و قید ہیں اب اور جانو ہی ہونا جو تقریب بھی اسکی سب کرینگے وہ ہووینگا ناموریاں اور جرحہ کے بہار سے لکھ اور صاحب جنگ ساو مان غالب ہوگا وہ ذوالفاخر بدلا وہ نام کو نصارا ثابت ہی ابھی اسی ای نیگ ظاہر ہی وہ خاتم الزمان اور جنگ قتال میں اپنا اور ملک عرب ہی یک جزیرہ فرزند تھے اسمعیل ایک حضرت کی ہی امت ای بارور اور صاحب جنگ ساو مان کہ واسطے ساری امتوں قیدار کی نسل سے بھی بچا انجیل میں بلکہ یہ لکھا ہی کہ اپنی حواریوں کو عسی	حکام نکالے وہ پیغمبر پیغمبر آخر الزمان کے رکھتے نہیں اپنے درول ثابت ہی وہ ذکر احمدی دیک اور اسکو دنیا میں روح پنا اور توئی چھری سے تو دیکھا سب رو زمین پر مقرر ہی خالق و باسط سموات انکو وہی دے والا ہی جان اور میں نے تجھے نگاہ رکھا اور قیدی کو قید سے نکالے ایسی نہ تباہ ہو کو دہون تسبیح نئی وہ رب کی سمجھو اور اسکے نام رہنے والو تسبیح مبارک اسکی کچھو دیوینے خیر دے در جزیرہ اور اگر گناہہ مقدر پھر وہ سب ترے کے دریا با این وہ رسول کی بشارت نیں حکم زمین پر پنا پائے رتبہ بلند و سرور یہ بات نہیں کسی ستور گردانا تھا آپ کو ہی مولا تسبیح نئی خدا کی ایجان اللہ کو ہیں کیا رستے جان پاتے نہیں زمینا ربات حکم نہ کئے ہیں دشمنوں پر تسبیح نئی ہوئی نہ پہچان ہی بات ہم میں اسکے یقین	تا واسطے امتوں کی یکسر ہیں ایسے ہی اور صفادوسر کچھ خوف حدیہ اہل مظل بدلانے کے باوجود ای نیگ میسر و ہوا دل اس سے میرا اور اس سے نہ جاوا اسکا تا انکر اسے وہ حکم استہر بے شبہ کردگار کی ذات اور ہینگے جو اس میں نیگ اور ماتھ کو تیرے میں نیکر تا اندھوں کے انکھ تو کھولے ایسی نہ سرگی غم کو دون تسبیح کو خدا کی لوگوں اور ای ویکار کے جزیرہ اور ای کے گردنے رہنے والو اور حمد و ثناء سے اسکے ظہار اور جانو اپنے دشمنوں پر نام اس میں تھا صاف احمد جان وے کہ کہ کئے کم دریاوت بے شبہ کوئی رسول دہرا نکلیں وہ مان سے وہ پیغمبر حضرت کا تو ہی جانیں تہو اور حمد نام طایفوں کا اور کئے کے جو کہ ہیں پنا جز اسکے ہزار و پندرہ لوگان در شان مسیح پہ بشارت خیرت سے بھی وہ دلیر ہوکر اور کئے سے لکے رہا رہا مشہور جو ہی مٹی کی انجیل	اور روح مرا میں اسکو دیکھا اور توئی چھری تو دیکھا یعقوب کے جاسبا ہی برادر بدلانے میں پھر بھی اس میں پنا وہ میرا سید کیا گیا ہے اور یا س کیسکا نا دہر وہ ہرگز نہیں ہووینگا ترش و معبود جو ہی سب جہانکا تا خون کا بھی اسکے ہی ہی اصناف میں تجھے لایا گردانا ہوں میں یقین تھے تو میں پائے والا ہوں جہانکا دوں ہو نیلے انکے انکی جہر اور اسکے یقین پھر ہوا لو ہی نام یقین جسکا قدار یعنے تکبیر کیتے غیرت کو بغیر سبب سمجھو وہ ترجمہ اسکا تھا جو پہلا اور کم و زیادہ دیکری دالے حضرت کے سوا ای برادر جو ہی یہ زمین کا ایک کونا کثرت کا نہ پروا انکے دہرا تھے آپ کی شمشیر کے مقرر ہیں خاتم انبیا محسن تو دیکھے کہ ہی شمشیر ہی نکلا ہی نہیں کوئی پیغمبر اور جنگ و جہاد بھی کفار غالب ہوئے دشمنان بھی آبا ہوں اب میں کے واسطے میں	ہی اسکو سید کیا ہی مرا اور نہ با بر اسے اسکا وہ صاف سے پھر ہیں یکسر پھر جھپٹے جو اسکو تیرے بار کہ میں نے قبول اسے کیا تھا آواز بلند مار کے وہ ناخوش نہیں ہووینگا کچھ ایسا ہی کہا ہی حقیقتاں قیوم میں کا بھی بہت اور خانے میں خدا ہوں کا زمرہ کے بھی اسطے امی ہوں میں سب ہوں ہی ہی نام آئندہ بھی ہووینگے جو جزیرہ ای بجز سوا ہو ہوا لو اور گناہ دین کے کو کار مولا کی برہمگی دے کر گئے اور لا دینگا اضطرابن او ہی یہ جو صحیفہ اشعیا کا اس جگہ پاک کو نکالے کہ واسطے امتوں کی یکسر اور کئے کا سرحد مست غیرت سے بھی حکم انکو کرنا سو لوگ وہاں کے منظر تر اولاد سے لکے ہی محمد لکے کی زمین با صفا ہی حضرت کے سوا ای برادر اور وہ نہ کئے ریاست آئی لکے ہیں مثل مرد جنگی اولاد حواریوں کے ہیں
--	---	--	--	---	---

سنا جا میت کا جو زمانہ اسو سٹے ہی قریش کیر کہتا ہوں تجھے میں نے ٹی ہوں مستطرب کی کا اٹل ساید وہ زمانہ یاد نکالیں چس وہ ہی سے نو لنگا اور تو تریا اسکے سر اچھریہ نام پاک اسکا یہ شرب میں ترقی اسکو ہو حضرت نے سیدلہ ہلام وہے جذب قلوب میں ہیں اور گزرتے جو کہ بزرگان لوگوں کی کہیں بات سنکے الاکا ہو اور نصارا اوصاف بھی اس نبی کے فائز اور اسکے سوا سچے ایمان زیر بن عمر کا حال سارا کھینچتا اسے اپنا دانا	س وقت کے لوگ میں تھاوانہ و تیں اسکے ہوتے استہر کہ انی مخالفت ہی ظاہر اولاد سے اسمعیل کی جان دوت یہ نہ مانو لاؤ لگا میں پہنچا تو اسے سلام میرا نا ہو وین بہت نہوین تھو کے میں ہی ہو ویکو وہ پیدا دین اسکا جہان میں اسے بھلا فرمانے میں منع وہ برنامہ ہیں دوسرے کتب میں سٹو کہ اسے یہ حق خیر برن ہشبار کہیں دغا نہ کھاو اور جو تھے جو جس کے فضلہ میں تجھ سے کہا ہوں جو علی مر باقی نہیں کوئی نبی کا آنا اور عرض کیا میام اسکا اگر ارجحان میں تھا تو ان اسو سٹے اسکو حقتعالیٰ	حق باب کا تھا سدا وہ گوا یسن بدین العری جانی میرے تین اپنی قوم کے ست وہ نسل سے عبد طلب کے لایا ہوں و لے میں سیدان اور اسکے جو بہن صفافا خر اور انکھن میں اسکے ہو سرخی قوم اس سنگر کی پر عدوت تھانام بدینہ تر ب ایجان اور طیبہ طیبہ مکریم اور کریم سمجھ کے بزرگان کہ منع کی وہ حدیث نبوی ست چھو تو اس نبی کو گنا یو چھا ہن افخون سے کلاقا اوصاف ہی مہاں کئے وہ راوی نے کہا یہ جب نمایز حضرت ہو کہ وہ سے خرم کہ جاہلیت میں وہ سرور حضرت کو چہرست میں نکھایا	دن اب تھا وین حق کا جو کے سے چکل کے سٹے ہی وہو یا خوشی سے انکھن ت ظاہر یہ جہان میں جلا ہو تصدیق کیا ہوں انہو دل جان کہتا ہوں بیان یہی عالم سرخی کہ کبھی جدا ہوگی کے سے کر گناہت و ہجرت وہ جاہلیت کے سچ سمجھان نام اسکا رکھے شہ عالم استعار میں اپنے ائی بخدا شاید کہ نہیں ہی انکو پہچی ہو اسکا مطیع جانی دل سے کہنے لگے سب کے زبانی بات اسطرح مجھے نشانے وہ دل میں ایسے یقین کیا میں اور اسکے ابر کے تر شرم ظلمت سے وہ ترک کے نکال کر ورقہ کشتیں بھی بو تھرتا	اور چوہر دیا تھا بت یرستی جب کہ حرا طرف چلا تھا اور ہیگی جو بت بر اسکیم احمد کا اسکا نام دلا جب عمر ترقی از ہو دے کہ اسکا نہ قد بیت بواو پچا دوستانوں کے دریا ہی ہر کے سے محل کے وہ یگانہ یہ شرب بھقیقت ائی برادر ہیں اسکے سوا اور بھی نام یہ شرب ہی لکھے ہن نام اسکا کہتا ہی عرض جناب سر میں زین خلیل کا ہو جو یا نکلا ہی تلاش میں تو جسکے کہ عمر اخیر کا میسر مبعوث ہوئے ہن مصطفیٰ جب فرمانے کہ دہریت والا توحید کی راہ تھا ایجان دیکھے ہن بسیراع حجت	چتا تھا بند ہی چھو پستی تب رہ میں مرسکے دلا میں اسکے لیا بغزو کریم جب تجھیکا اسکو حقتعالیٰ اس عمر سے سر فرار ہو کو تاہ بہت بھی تار ہیگنا ہو مہر نوت سکے ظاہر یہ شرب کے طرف ہو ت انہ یک بت کا تھا نام زشت شہر لکھے ہن کتب میں اپنے اعلام پراسکی سند مکر تو ہلا پھر مجھ سے کہا نبی دید فاخر ملکو ہن بہت پھر ابھی ہو ندا وہ دین یقین ہی اسکے پیچھے بیتک ہی وہی نبی مقرر میں جاکجا پاک میں تب میں زید کو اسطرح پر دیکھا اور لایا تھا مصطفیٰ پدایاں
---	--	---	---	---	---

بشارت

زید ابن عمر کو کا جو بسر تھا یو چھا اسے تو کہاں آیا زوبک ہی چاہتا ہی تو حاکم تھا واکھا از نصارا میں بولا کہ مان یہ بات کا کہا تم نے قبر لے یا نہ بولا آنا کا ہمار کوین نہیں او میں بولا کہ اسپر لا امان وہ پوچھا کہ دعوت ہوگی کج	کہ بھیگا سمع نام جسکا بولا کہ نہ کرے منع اپنی ہی زمین میں یا لگا او نام اسکا موقوفش کمارا ہم کو بھی یقین تھا جبکہ اکثر تب میں نے دیا جواب کہ حاکم بھی جن نہیں یقین او کہ عمر جو لوگ ہن اسی سلطان میں بولا کہ وہ یہو و لقا ہی	وینا ہی خبر کہ لیدر مبرا یو چھا اسے چاہتا ہی لوکا آئی جانی ہی واقعہ ہی ترو میں اس سے لایا تو اسے پوچھا ہم مصلح مچر سے ہو کے دعوت نہیں اسکی ہم مانا آنا کا جو دین ہی ہمارے عہدہ جو کہ لوگ ہن عرب کے کہ ایک ہی جاوڑت عورت	جب میں نے ہی طلب میں نکلا بولا طالب ہن بن حق کا اور نسخ ابو نعیم سے بھی تم پہچے بیان تک انکے کینا ہیں جلد بیان تک آ پہنچے کہا اسکا نسبت اسے یو چھا مضطر میں ہم اسی پر ہمار وہ جنگ جلد کے ہن اس اور لاؤ پچا سیکسی طاقت	مروصل کشتیں وہ جب گیا ہی راہ سے کہ بیان سے پھر جا کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ کہ سچ تھا کہ اور ہمار بولا کہ خدا اب ای لوگو بولا لایا ہی ایک مینا دین یو چھا وہ تمھاری قوم کان یو چھا غلبہ ہو اپنی ککو کہ ایک ہی جاو حقتعالیٰ	راہب اسے کیٹان ملا ہی جواب تو وہاں جہاں آیا جب مصر میں جا کے نے پہنچا حائل ہن کو لوگ مصطفیٰ دعوت کرتا ہی جن کی جو کہتا ہی اچھی سب کو یقین کوئی لا بھلا ہن اسکا بولا کبھی انکو گناہے انکو اور کوئی نہیں تر یک اسکا
--	--	---	---	---	---

بشارت

قیمہ کے طرف سے وہ ایسا عالم
پوچھا تو اسے وہ منابو لا
عیدنی ہی دیکھا بشارت
پس قید کیا ہی اس کو قید
از فاطمہ بنت قیس ایجان
طوفان میں جہاز وہ ہمارا
بال اسکے تھے سرگتے لنبے
یہہ سیکے جواب اسے یہہ ہی
پوچھا ہمیں کون ہیں اس کے
میں دل سے مطیع اسکے مکسر
پوچھا خرمے کا بنی لوگو
پھر ہم کہا ہی وہ درناخال
احوال یہہ سب سے ہم

عنان کے ملک کا تھا حکام
میں دین حمیری قبول
میتک یہہ نبی کی باکراست
تب بھی نہ پھرانی وہ مقرر
مستم کیا ہی نقول بجان
جا ایک جزیرہ پہنچا
کہ تا بنین پہنچتے تھے
احوال میں اپنا ناگوئی
ہم اس کو کہہ میں عرب ہم
بولا یہہ ہی ملے حق میں بہتر
میسان کے درمیان ہی جو
کہ میں ہوں یقین مسیح حال
و ایسہ مقام سے ہوئے ہم

بشارت

بصرے کو بن جائے جگر پہنچا
پوچھے وہاں کوئی اسکا کار
اور بولے کہ انہیں دیکھ لیا
تصویریں جو پہلی دیر میں تھیں
بوکر کی بھی تھی شکل خانو
اور اسکے سوا صفات والا
میں بولا کہ دیتا ہوں گویا
تب کہنے لگے مرے کسب
وہ کہنے لگے قسم ہی جھکی

میرے سے ملے کئی لھارا
دعوا جو کرے پیمبری کا
کہ انہیں ہی صورت اس نبی
سوا اس سے بھی نہ یاد ہوسر
پکڑا تھا وہ مصطفیٰ زانو
حضرت کے نہیں کہ اپنے بول
اوصاف اسکے ہیں کجا ہی
ہم دیتے ہیں اسکی تہا ہی
نامار سکینے اسکو کوئی

بشارت

بولانی یہود سے کہ واللہ
اس طرح بول وہ کون کار
اور آگے کیا تھا یہہ وقت
بس مل و منال جو تھا اسکا

استبائے تم ہو خوب آگاہ
نکلا وہیں اپنی لے کے تھیا
جب مجھ کو نصیب ہو شہادت
حضرت کے حضور میں ہی پہنچا

مردی ہی زابن سعد والا
حضرت پر وہ دل لاکے پال
قیصر نے کہا کہ باز آ تو
شاہی ہائے کے خوف پال
پھر قتل کیا اسے عتس
کہ آن کے جب تمہم داری
پانی کی طلب میں تمہم آئے
ہم پوچھے تو کون کہا تراناہ
تم جاؤ فلاں مقام پر اب
پوچھا تم سے نبی جو نکلا
پھر بار در وہ ہم پوچھا
پھل دیتا ہی یا نہیں بول
جب مجھ کو نکلے حکم ہو گا
جب بولا یہہ سب تمہم داری
دیتا ہی خبر یہہ سن ای عالم
اور کہنے لگے تو بول ہم سے
صورت کی کھات اسکی بجا
میں دیکھا کہا انہیں عتس
دکھلا کہے مرے یہاں
وہ پوچھا کہ کہا تو اسکو جانا
تا انکی زبان سے سنو میں
پھر پوچھے اسے پچھا تو کہا
ہی جن حیات یا رہا اسکا
واللہ وہ رسول نیکان
اجتہاد ہو سے تحقیق
کہ نصرت این پیمبر رب
حضرت کے جناب میں ہی
جنتا کہ یہہ مال و زر مرانی
اس مال کو خرینے تھے وراث

زابل ہی بن عمر و جدانی
قیصر کو کوی بہہ جاسنا یا
فردہ پہہ سس کہہا ہی
پر دین محمدی آئی یار

زابل سے ہی اسنے نقل لایا
بھیجا ہی عریفہ ایکے لان
معزول کرونگا ورنہ جو کو
پاتا نہیں تو شرف زایان
پا یا ہی وہ در بڑ شہادت
ایمان لایا بفضل باری
اطراف میں اسکے دستہ لگا
بولی جتسا ہم ہی مراناہ
معلوم تم کو ہو دیگا سب
بولو احوال کہا ہی اسکا
کہا حال ہی چشمہ نزع کا
بولے دیتا ہی پھل اچھا
میں ساری جہان تب دیکھا
فرما رسول رب باری
اسطرح خیر ابن مطلقہم
آیا ہی تو کیا بیان حرم سے
کہا مجھ کو نبی ہیں تب کہا مان
انہیں نہیں اس نبی کی صورت
دیکھ انہیں کہ صورت اسکی ہی
تصویر یہہ کی ہی پچھانا
کہا و صف بھلا آجانتے تھے
یہہ زانو کو اسکے ہی ہو کر
بعد اسکے خلیفہ اسکا ہو گا
پیغمبر آخر زمان ہی
عالم جو رہا تھا ایک محرق
حق ہی لازم ہی تم ایسب
ایمان کا ترف ہی جلد پایا
سب نذر جناب مصطفیٰ
صدقات میں وہ شہر یہاں

بشارت

فردہ ہی برادر اسکا نامی
فردہ کو وہ جلد تر بلا یا
کہ تو بھی یہہ بات جانتا ہی
میں باز کبھی آؤں تمہار

تب اسنے خبر دیا یہہ ہی یا
عورت ناگاہ ایک ایسی
ہم اس سے کہے ہی کہا ترا حال
تب ہم نے وہاں گئے جلدی
تب ہم نے کہے کہ لوگ اکثر
کہا اس میں ہی یا نہ بول پاؤ
وہ بولا کہ چند دن کے پر
پر مکہ و طیبہ درمیانے
و جال دی ہی بد قرینہ
بسوحت ہو گئے بعد لار
میں انکو دیا جواب ایسا
یکے میں تب مجھے لگا
تھی دوسری دیر کلان تر
میں دیکھا تو انہیں غیر ناخیر
میں بولا کہ مان ہوئی کھات
پس مجھ سے صفا احمدی
میں بولا کہ مان میں جانتا ہو
میں بولا کہ در ہی مجھ کو دلیر
بے سبب کرم سے اپنے داؤ
اور تھا وہ ترابہی کھات مال
پس تم یہہ سعادت آج پاؤ
اور جنگ کیا وہ با شعی
مختار ہی کہے جو جاتے
کہا نیک تھا حال و مال اسکا

کہ ہم نے جہاز پر تھے اسوار
یک جاکظری ہی ہو گئی
کہ صبا ہم سے الحال
یک شخص یقین بول تھا قیری
تصدیق اسکی کہے ہیں شہر
بولے پانی ہی اس میں باقی
پھل وہ نہیں دیو گیا مقرر
طاقت نہ سیکے مجھ کو آئے
طیبہ ہی یقین ہی مدینہ
میں شام طرف گیا تھا کجا
یان کے مکے میں حرم آیا
تصویریں بہت وہ دیر میں تھیں
وے لائیں مجھ کو اسکے اندر
حضرت کی نظری ہی ہی لہو
بے ریب یہہ ہی اسکی صورت
بے سبب ہی بیان کتب
اسکو بھی یقین پچھانا ہوں
کہ اسکو فریش مار و البن
غالب اسکو کر گیا سب ر
در روز احد وہ نیک مال
یہہ دولت دین پاتھ لاؤ
اور پایا ہی رتبہ شہادت
مختار ہی دیو جسکو جاتے
راضی رہے اس سے حشاک

بشارت

تھا اور دکاح و ماں میل
میں اس سے جو کو تھا
میں لوگاں میں کہا وہ جو
کہ ایک ہی حق بھائے
اب حلے جو ان ہوگا
اور بکھارن رہیگا لاف
سرکھ سوختن ان ہوگی
و اللہ ان وہ ہی ہی
اسہری خواہوں کا میل
کہ کہ میں جو بکھا معر
کہ اس تجربہ ہی حق
اجراں تا اچھائی دلا
لئے کام میں جس کے ہر
س کہے گاہی بکھائے
س اسے کہ کہ وہ معاف
رہی خلاصی میں
عکاس ہوا اور لہا
سوائے کہ وہ اس میں
ایک کمرہ یاب ہوئے
کہ اسکا مطالعہ ہو حال

سج اس عساکری
رس ایک ہی ہو
میں لوگاں میں وہ تو
میں لوگاں میں کہ
دو شخص میں اس کی
اور جو بکھا و معر
اور اس کے نام میں
بہر مات وہ حق

بشارت

حب و مات بکھا
سوہ کی مسامتہ کر
اور لوگ سے کہ
یہ لوگ سے کہ
کہ وہ کھائی لوگ
سو گناہ میں سخت
خوسوں کو تو وہ گاہ
لوہ میں ہوا و سنگ
ان و وہ میں ہوگی
لائے ایاں تو بکھا
عمل میں لکھوں جو
جو بکھائے محالوت
معلوم ہو جو بکھا

بشارت

لوگاں میں اس کے
کہ کہے عمر بہ
یہ کہے کہ عہ
اوس کے کہ وہ
کہ لوگوں میں
اور مست احدی کا
وہ بکھا و عفر
سہ کساں سر
حیات ہی جو بکھا
سورہ ہی وہ ہی

کے اوس بکھا
نہیں کہ میں
میں لوگاں میں
کہ بکھا ہی
ان دو بکھا
اور جاتے کو
وہ سے بکھا
حال سیاہ
روئی ہی بکھا
مالک بکھا
لہر میں اس کے
اور لوگ سے عساکری

اس طرح کہ
کہ کہ کہ
بکھا کہ
جلدی کوئی
بکھا کہ
بکھا کہ
روحتی ہی
معدو و معدو
میں بکھا

عائیں کہ طرف
ہا انکو تو
کہا تو ہی
یا میں
اور جو
رنگ بکھا
ماتہوں
س کہ
ہا اس
ماں کو
وہ میں
کہ وہ
اس
حسرت کی
رہاں
وہ
لایا

فضائل اسماء محمدی

اسم سے اولاد	ماں میں خواہ و	محمود جس دوام احمد	یہ اسم محمدی بدو محمدی	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و
علوی سے	یہ سید کا	مروئی ہی محمد	اور علی نقات	امار سے	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و
اللہ تعالیٰ نے حضرت کا نام ان میں ہی محمد مقرر فرمایا ہے اور دنیا میں ہی نام رکھنے کے لئے آپ کے							
جدا امجد اور والدہ ماجدہ کے دل میں الہام کرنا							
مولائے زمان	الطاف و کرم سے	کہہ کرت کے نام	لے کرت کے نام	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و
فران کریم	اس کے لئے	کہہ کرت کے نام	سی وال فیصل	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و	کچھ کے فضائل و

بر ان و دل سے ای بانی	اور حاکم جہاد سے حق	نور علیہ بہہ دس کا اثر	ہو گا جہد کی وقت ظاہر	کہ ترق سے عیسیٰ علیہ السلام	اسلام کا دین ہوا
نائبہ حضرت کے حق میں	سب خلق خدا کے حق میں	ماست کو کام ہوا بی سنا	واقع میں بیست بی سنا	اور جو کہ جہد کی سب سے	کو دل سے کام ہوا
میں حاجی کو وہ نہ تر	مردوں ہی میں نہ لاد اظہر	اد قاصی حاصل ہی نہ	اسل سب کی ترچ میں گنا	کھسک میں آسم کی سر	ہائیکہ مستی میں
یہ کہ کو گناہ سیار	سرو جام و انکار اپنی مار	حضرت کے ہی ہاتھ نہ لو	لے نہ جہاد کا آفتاب	فرمانے میں اور بی باخا	کہ حاجیوں کو میں ہوا
حاضر مری نام نہ ہو	ہوں میر دم نہ لوگ نہ ہو	یہ حضرت ہی سب گئے	سے سر سے ہائیکہ	اور ایک کو نہ لے گئے	تھے حضرت کے ہی ہوا
اور سب نہ دگر آئی	لاہینگے و سیرا نکائی	اور میں حاضر ہی راور	دوسری بھی گئے میں بہتر	کہ سرے میں مروی میں	میرے حضرت کے میں
آؤ گلا یوں و رخسہ	کوئی قدر میں سیر	سین عدس سیر لوگ کسر	محسوس ہوں سب کر دم	سے میں اک ہی خدمت	تھے میں ان کے سر
فرمان اور وہ سادہ	حاجی جسم ہی نام نہ	معنا خا کا گناہی بیاں	آسا اپنی تھے احوال	لے حاضر میں ہی راور	کہ حاجی اس میں سر
و مانے تو وہ جلیب ظلم	کہ باج میں عیاد پر کام	بہا س سزا دی تھیں	لے رس سزا دی تھیں	سیرا میں سیر کام مظاہر	اور اہل میں
		اور نصیر و استہدیکار	حاکم آہی ہی نام محمود		

روایت

حاجی سے آئی ہی واک	فرمانے میں حاکم از سنا	لہجہ میں سیر کام اظہر	قرآن کریم میں محسوس	یہی ہی محمد اور احمد	طہ ریس آئی مجھ
اور نہ در و در تل آئی	جو نہ گویا ہی رت دادار	اور نصیر حد تو میں نہ	دس نام میں نے مصطفیٰ	مذکور ہو جو نام آگے	اور ان کے سہارہ
میں باجی تھے رسول ناحت	اور وہ مری سوا کی	سری حاکم نہ تھا	سے ہی جہاد کو سوا	جو تھا ہی مقفا س وانا	سی اظہر کر کام اس
یہ ہم قریب میں ہی باطل	میں جامع ہی اور کامل	معنا سیر کام اور دوسر	سب قائم ہی کر والا	داؤ گئے ہی ات اگر	صوت تھا سوا سوا
اس کو نہ نام تو محمد	سب نام کرے وہ احمد	ایک طرف اور اعلان	و ان میں سب ہی آویا	ہی آئے سیر از ستر	اور وہ در و در اور
حق و راستی نہ پیدا	اور جی میں لہجہ ہی احد	او آما ہی حاکم اللہ	اور کچھ تباہی نہ کیا	اور کیا عر نام اظہر	اور کیا عر نام اظہر
اور نام و ف نام دال	اسی ہی حاکم نام ہوگا	اور نام ہی قدر حد ہی	اور رحمت تباہی نہ کیا	اور کیا ہی نام محمد اللہ	اور محمد و علی ہی ہوا
اور کیا کریم نام مامی	اور کیا یقین ہی آتی	اور گئے ہیں مصطفیٰ کر	ناموں میں جہاد دیس	تیرے کے سیرا تھے ہی	اس میں ہی ایو
		اس کا سر لہ کا وہ تعداد	آہی کر ویا در کھنا		

روایت

علائے قسطالی اسما	لا یا سر مو اسد سہ	اس کا سر لہ کا وہ تعداد	قرآن مجید میں ہیں سبار	تاؤ دوتہ گئے میں نصیر	خوں اور دونوں نام
یوں گشتا ہی ساج اس	میں ہی ہی تو اگر	کہ جتنے گشت ہیں اسما	ذہب میں اگر میں ہی	قرآن حدیث میں ہی کیر	زہب میں ہی کے نام
تیرے جو جہاد کا	لے نصیر سے ہی میں گنا	جس کے تیرے گئے	کہ نام ہر میں جدا کے	اس کا سر لہ کا وہ	ایسا ہی ہیں بکر ادا
او خدا وے گشت الحق	ہر وصف نام کہ ہی تو	ہر وصف سناہ و دو جان	جس نام ہر نام تک	تم حاجیوں سے تھا احد	ہو دیکھ ہر تھی احد
علائے قسطالی ہی یار	اس کا سر لہ کا وہ	لے تیرے جہاد کا	لا یا بی یقین کو سبار	سب تیرے عظم اور احد	ان میں ہی احد و محمد
و سر ہر و کا اسم دلی	یوں اس کا سر لہ کا	یوں اصل میں ان کے	کہ دوتہ ہی جس میں	دو میں ہی کچھ ہی	ہر گنا لہجہ ہی دما
احمد کی تو میری معلا	ابھی حمد یاد کر ہوا	اور میں ہی اقدس محمد	کسی حمد کہ گناہی محمد	و میں ہی کچھ ہی	لہجہ کے میں ہی
اور جس میں ان کو ہی	لے تیرے کو احمد دیکھا	سکھلا دیکھا تیرے	سکھلا دیکھا تیرے	دوسرے میں ہی	کا سہرے گئے ہی

روایت

کراہی ادا سے حمد اعظم جو چہتا ہی جاہ پاس میر حالا کو وہ بے نیاز ہیکھا خانی ہی سب سیکھ خلق با این وہ خواص ناٹوں کو اور نہ رت و فضیلت و جاہ اور اپنی اطاعت مطہر وہ پیروی جسے چھوڑا جو چہتا ہی جاہ ای میر اس دن یہ تہہ متعلیٰ بہر کھینکے رتبہ گرامی حضرت کلید او عیسیٰ تعظیم کثیر بر نظر کر اور آئی روایت ای بکود کے شیت بنی کو با صفوت تو یاد کر گیا حق کو جسم دم بعد اسکے کیا ہو بنی شیت کو قہر کوئی در و دریچہ اور سردہ کے ہر وقت کیو	سرسجید میں کھ اپنا اند بر لاؤنگا مقصد میں تیر کچھ اسکو نہیں کسی بڑا رازق ہی ہر سیکھ مرزوق وہ اپنے کئی مقرر ہوں کو عرفان و شہود و قرب گاہ حضرت رکھا اطاعت اندر وہ دوستی حق کی تو رہا کرتا ہوں عطا تجھے مقرر حضرت کے سوا اپنا وہ ہر حضرت کو شریکے نامی احمد ہی لئے ہیں نام والا اچھے کہی ہو کو دو پیغمبر کہ نام رکھا یہ انجارب آدم نے کئے ہیں یہ صفت لے نام محمد معظم بے شبہ طواف میں شہوت میں نے نہ بہشت میں ہی کھا اور پردوں کی حاشیہ کیر	زراہ کمال لطف و حسان چہتے ہیں خوشی مری یقین مختار ہی اپنی محکمت کا حاکم ہی ہر سب سیکھ محکوم درگاہ میں اپنے بارگاہ امت بخشا شہر سلیمان کو جیسی اور اپنی محبت مولا اللہ نے جس کو ناکار کھ دست تب چاہینگے خلق کی کہ اسباب میں کوئی نہ شرفا نام اس لئے آپکے محمد اگلے کتب سدا وید میں تفضیل کا ہی وہ جان خلقت کے ہزار سال آگے ای میر کسرتو یہ بعد دیکھا ہو بنی نام پاک کھا دیکھا نہ میں کوئی جاگ کھا یہ نام مبارک محمد انگو بن فرشتوں کے زیبا کہتا ہی ابو ہریرہ ای یار از کلمہ طیبہ ہی گیا نی یار ب از برکت محمد آدم نے کہے ہیں تب خدا سمجھا اس میں غرور اس	فرماویگا تب رب رحمان اور چہتا ہو بنی خوشی ہی صاحب ہی یقین ہی محکمت عالم ہی ہر سب سیکھ محکوم دیتا ہی ہم اپنے عزت بخشا نہ کسی نبی کو دسی حضرت کی ہی پیروی کھا وہ شاہ بھی ناکار کھ دست کھو لینگے یقین و رتفا نام رسول و مالک باکرام ہیں جانے احمد و محمد مذکور ہی ہی نام حسین اس مرسے ہو تو بکراگ تخلیق جہان ہی بعد اسکے میر ہی خلیفہ و معزز کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا لکھا نہ محمد اسمین ہو مردم تھا اسی ہی بڑی وہ نام شریف ہی لکھا تھا ارشاد کئے رسول مختار مردم تھا اس پر جزو ثانی از عزت و حرمت محمد ہر جا بہشت میں میں دیکھا وہ اگر ہم خلق ہی تر پاس فتلقتی اذ مررت بکلمات پائے میں لکھا ہو مقرر اور بائیں ایک سنگ گیر	ای میر محبت ہی میر محبوب یہ کبھی خدا کی ہی عنایت ذات ایک حیدر و غنی ہی غالب سب ایک محبوب لیکن جو مرتب معظم حتی کہ خوشی ہی اپنی اور پیروی جو آپکے سن کا حضرت کو غرض خطاب تب آپکی عرض ہو دو مولا جب عالم اولین کیسر بعضوں نے لکھے ہیں ای میر لیکن یہ قول حق ہی مجھو	کہا ہی ہو تو بول اپنا مطلب کہ جسکو نہیں ہی کچھ نہایت لائق اسے کہ اور دینی ہی ہیں خوف سے سب ایک مرتب درجا رفیع و شان عظیم حضرت کی رکھا خوشی ہی منہ ہی دوست خدا و المؤمن کا جب ہو گیا دو مقام محمود براؤنگا آپکا یہ مامول اور عالم آخرین کیسر احمد سے ہی تسمیہ قدم بیشک ہیں قدیم نام ہر دو
---	---	--	--	--	---

روایت

اور ابن عباس کہ خبر دار تقو سے یہ تو کہ ہمیشگی بھی حالا کہ میں روح طین تھا جب میر تین وہ رت عرش خو روں کی جین ہی بڑی پسر ذکر مبارک محمد معراج کی استیج خوشی بو کر کا نام بھی میں دیکھا اب میری خطا کو بخشید کہ کلمہ طیبہ مطہر تو بہ کشتیں پس انکے مولا اور قاضی عیاض و المناصب یک سنگ قدیم ایک خط تھا عبرانی لکھا تھا خط یہ میر	یون نقل کیا رکب احبار لے ٹاقہ میں اتوار رستی اس وقت نہیں ہو تھا پیدا بخشا ہی بہشت میں سکونت طوبی کے شجر کے برگ پر ای میر کسرتو کئے اذید افلاک پر لیگے مجھے جب پیچھے میر نام کے لکھا تھا تو بہ بھی مرا قبول کیجے لکھا تھا دمان بخط انور حضرت کی ہی میں قبول لا یا بشفا کئی عجائب یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا
--	--

روایت

میں کوئی نہ آسمان پر گذر اور آئی ہی وہ سری رویت اس طرح کہا ہی حق نے انکو ان ہی روایت اور دیگر اس آیت با صفا کی تاویل کہ اس سے ثبوت کو یہ ہیں تپا	پر اسپر میں اپنا نام دیکھا آدم نے کہے ہیں درصیت پہچا نا کہاں سے ہی اسے تو عبدی و رسولی تھا حشر بعضوں نے کہا ہی ہی مقبل بے شبہ زمین پر بھی کئی جا محمد یقین مصلح اکبر	پائے میں لکھا ہو مقرر اور بائیں ایک سنگ گیر
---	--	--

یا سميع اللہم جاع الحق بلسان عربی مبين لا اله الا الله محمد رسول الله - کثیر موسیٰ بن عمران
بے نام سے تیرے ای رودگار آیا حق تیرے رب کے طرف سے زبان عربی روشن سے - نہیں ہی کوئی معبود دلائل عبادت کے مگر اللہ - محمد رسول میں اللہ - کہا اکو موسیٰ بن عمران

جو کمال اسمائے شریف

جو کمال اسمائے شریف

نماز میں ایسی کیوں نہ ہو تحتیہ میں ایک سکتا ایک ہزار دن تھی بے نقص ہوئی چھوڑ دینا کوئی دوست کہتا تھا فصیح جاوید مرا سکا یقین نجام کا تھا مفسر ہو جائے گا کوئی لاکا یو چھا مجھے پھر وہ نیک نیر جنات میں مومنان جیسے وہ مجھ کو کہا کہ بول سعد چہتا ہی تو کیا بیان کا سنا یہ بول کے بحر میں وہ دو بار یہ قصہ کہا جس نے لیا ایسا کہ دربان دو بار اُس شہر کا حکم آئی بڑا جب ہوتا ہی کوئی شخص بار اس شخص کے جاوید چشم از خاتم قدرت الہی نہیں دور فضل ازیدی کی یا ہوتا ہی گم زمین کے اندر جس ل میں پہنچا نام کیا فریاد کر گی تار اس سے تو حلقہ گذر کہ نور تبرا اسرار محبت محمد بہن لایا ہون ریاض ابر ہد سکر ہوا ہی یہ سال	کہہ دیجئے کہ سب سے اسی موجیں لگی مار نہ بدست پانی تھا بہت ہی بکامی ایک جھار پڑ چڑھا بہت یہ کلمہ طیبہ ہی خوش رہا تھا منہ تو عام آدمی کا تب مجھ کو وہ جانور پکارا کہ بول تیری کون دین سرحد پہنچ کا ہی سمجھ لے یہ کلمہ طیبہ معظم یا اہل و عیال پاس جانا کشتی ہی وہ ایک جلد لایا وے سے سکے ہو ہیں سب لاتا ہی یقین وہ شہر بار رکھا ہی کلون کو اسیر کرسمین وہ اسی سی ای بار مناوہ یقین تہی ہو برب جس ل میں لکھا ہو وہ کما یہ برکت نام احمدی ہی لیجائے ہیں یا لگ سما پر جس ل میں ولا مصطفیٰ ہو مفسر و بیقرار اس سے دیتا ہی بکھا یہ تعلق میرا برصغیر جان و دل کوشتم	بول کہ جہازیر ہوا سوار پایا ہون جزیرہ ایک آیا خوش سکو ہو میں دیکھ کر تب ایک ہی کر کے شاخ کیتس لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الْخَتَمُ تھے ادب کے چار پانوں کہ تھہر دور آگے ایسا نصرت نیستی اس سے بولا ایمان اگر نہ لایا گو لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں اُس سے کہا کہ چاہتا ہوں اور مجھ کو کیا ہی بہت شارا لایا بہ صلاح النبوت ہر گل کو میں اس کے تپتے جو کرتے ہیں پھول اشک تب اپنے کہہ کر سرت عرت اللہ نے یہ رکھا ہی برکت اللہ و رسول کی محبت اور اس سے بھی جان بہت تر طاقت کوئی جانور نہ پاوے اسید ہی آتش سقر بھی جَحْرِ اَمُومِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَا الْاَصْبٰی کہا نام نبی کی ہی فصیلت بانور محمدی شکی نیست کہا اسمیں رکھا ہی حق برکت کہا اہل سعادت و بہتیم	دریا میں چلا تھا بس بیکبا پھل دارو دھان بہت تھا کہ کھا ڈنگا پیو گنا میں بہ رکھہ سپہر ایسا رہا بہن لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الْخَتَمُ مچھلی کی تھی دم بھی اکیچھے ورمیں تو ابھی ہلاک ہو گا وہ زہر میں یون زبان کھو اُن سے نہ مان بایکا تو لا اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ اپنے خیال پاس جاؤں کہ اسمیں تو اب سوار ہو جا یہ نقل عجیب ہی حق آگے ہر پتے پر قدرت خدا سے جن کی وہ وقت نظر سے کرتا ہی شفا اُسے عنایت اس نام شریف میں برکت اس ل میں لکھی رہے اکا یتا کرے اس جو زمین پر کہ برگ شریف کو وہ کھاوے اسہ نہیں کچھ اثر کر گی جَحْرِ اَمُومِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَا الْاَصْبٰی کہا اسمیں رکھا ہی حق برکت کہا اہل سعادت و بہتیم	دریا کے جو درمیان پہنچا پھل اسکے تھے شہد بھی مچھلی تا مجھ کو دکھا وراہ داوڑ جب گذری ہی نیم شب بقر خشتی کے پردہ جبکہ آیا تب اپنے میں جان کے خطر یہ سنکے وہیں کھڑا رہا غفلت میں عمر کوئی نادان میں پھر کے وہ جانور سے چھا یہ کلمہ پاک میں پڑتا تب لو لاکہ نو شہر کچھ بیان اب پس میں نے پڑھا ہون اسکے کہ ہند میں ہر مزار آدم سب کلمہ طیبہ ہی مرقوم وہ دیکھ کر زہر دے کہات اور برگ کو اسکے جبکہ لگ رہا جس سے نہ لکھا ہو وہ کلمہ اس دبدہ دل کو دیکھ داوڑ ہو جاتا ہی غیب بالیقین اس برگ شریف کو ہی آیا اس شخص کا بلکہ نور ایمان بنے وہ کیسی نبی مومن درباغ دل و زمین جاہنا کچھ نام ہی کے خیر برکات	ناگاہ جہاز میرا تو تھا سکے سے بھی نرم وہ بہت پس آئی ہی ات دن گذر ایک جانور آیا آب اوپر میں غور سے سکو خوب دیکھا اُس جھارت سے جلد ترا کر کے اگے نہیں یک قدم بڑا کر ہو جلدی محمدی سلمان اسلام وہ کہا ہی مجھ کو فنا یو چھا مجھے کہا ترابی مطلب تالاؤں تر لے میں سرگ بارا تھے نصار اسکے اندر ہی ایک عجب جنت عظم وہ ہوتا ہی خوب صاحب علم کہ اس کو جتن رکھے وہ دنرات ناہینا کے چشم میں لگاوین جب اسمیں پہنچا یہ کرشمہ گر نور بصیرت آئی برادر آتا ہیں بحر نظر کہیں وہ آتش بھی جلا سکے نہ ہمار جب ہو کہ صراط پر خشتان ای سندہ بنگ یاک باطن حر ہر محمدی کرشمہ کچھ اور فصائل و کرامات گر چاہے تو دیکھ آئی برادر وہ شب بھی بزرگ بت و ہنرم
---	--	---	---	---	---

اب ختم بفضل حق تعالیٰ
اس نسخے کو کر قبول فرما
سن ایک ہزار دو صد اوپر
اسما نبی کے میں سے اب
نور کے ایر تھا یک مقرر
کر میری رو دہرا
اور شہر جب کی جاویم
کہ حاتم میرا بر تہادت
صلوات و سلامہ آن
پہنچا بر سو آؤ دیا

تبع
مبارک
فضل

نعت
مختار

مبارک

سعدی تہ سرقی قلی نال
کہا سو گنا نہیں ہیں کوئی خوشبو
بنیں حالانکہ غنیمت کوئی خوشبو
کہ کپڑے تو تار اپنے بدن
کتنی سے گدے کہ کپڑے
کہ در خاک نہ رہے خوشبو
کہ جب ہر قضا حاجت آئی
مبارک سے نکلے جو کہ فضل
فراغت پاک جب تشریف لائے
تو خوشبو ان سے یکا قی قلی خوشبو
کہ حضرت کے بدن کے نیچے ہر
کہ میں یا بنی برشتہ قلی میں
طہارت مردہ فضل ہیں گئے
کہ تیر کو صحت ائم ملیگی
سو خوشبو قلی جہکے قلی سے قلی
بھی باہر لگیا اور پگیا و
لہذا لی لبابین اسکو چلا
اُحد میں جب ہو کر زخمی ہو کر
بہرہا کہ پگیا وہ خون اکرم
کہ حضرت نہ تیر کو چھو گیا
ہیں ایسے وہ بھی آئے روایت
کہ ابن حجر نے اس طرح سے

اہیں تختا غلامو لاجن کل
زیادہ ایک خوشبو سے بھجو
لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو
اتار امین کپڑے اپنے تن
وہ رہا ہوا قلی خوشبو سے بھجو
مقرر خاص ایک ایسی ہی خوشبو
کہیں تشریف لیا وہ سال
ہیں ہوتا تھا اس کے کوئی گہ
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکہ
ہو اہی مغز میرا بس معطر
تھے رکھتے قلی یک ہم ہی ہوا
جو کچھ اس طرح میں تھا پگیا و
اسی خاطر گئے ہیں عالموں نے
کبھی ہر گز نہیں بیمار ہوگی
بھی اکی نسل میں تاجہ شہز
جب آیا پوچھے حضرت کہا کیا
کیا اپنے شکم میں اسکو پہن
تو انا لکھنے چوسا خون طہر
کئے ارشاد تب سالار عالم
مگر ازہر آن سو گندہ جبار
سمجھ ہوتی ہی بت ایسے بہت
کہ باکی یہ وہ فضلات تھی

جی سہو کی قلی ایسی تھی
نہی وہ خوشبو در مسک و غنیمت
سبب پوچھا کہ وہ نیک مغز
مبارک کا قصہ پر تب اپنے کرم
دیکھ کے در و دیوار کا
کہ کوئی مسک و غنیمت میں ہی تھا
زمین ہوتی قلی شق تب جانو
کہ ہی ہنقول از بعضی صحابہ
نشان بول برازا صفا
مگر حضرت کا پیشاب مہلر
کئے تھے بول یک تب سینہ
تسمت کئے سالار والا
تھی پر کہ نامہ اور ایک عورت
نہیں بیمار ہوئے ہوی ہی
بھی وہی خون طہر کوئی کے
کہا باہر اسے میں لگیا ہاں
یہ سن فرما تب اسکو حضرت
کہے تو انا لکھنے چوسا خون طہر
ہستی پر نظر کرنا جو چاہے
کہ یعنی حق تعالیٰ نے ہر آن
کہ خون و بول تھا حضرت کا طہر
دلیل صحیح اس میں ہی ہا

کہ وہی قلی مسک و غنیمت
ہیں قلی اور کوئی خوشبو نہیں
ہو تھے اپنے میر بدن پر
پھر اس پر کرم دست اکرم
ابھی پاتہ ہیں وہ خوشبو جہا
سمجھ دینی نہیں خوشبو زہا
براز بول ہوتا سینہ گم
کہ تھا میں یک سفر میں کے ہر
نظر آیا نہیں کچھ مجھ کو صلا
ہیں دیکھے اوپے بعضی مغز
کئے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
کہے در دشکم تج کو ہونگا
کہ کرتی قلی ہی کی وہ بھی خست
مگر اس مرض سے ہی جو ہوئی
صحا بنے تبرک جانتے تھے
کہ تازیر زمین کر دیوں نہاں
کیا نو نفس کی اپنے صفات
لگا کہنے قسم حق کی کھا کر
تو وہ اس کو اپنے شہ دیکھے
قسم سبائی کھا یا قی جان
بھی ایسا ہی قلی فضل فاخر
خصا نص سے گئے بن انکو آج

ان جو خاص حضرت کا خادم
روایت ہی تھی قلی ہا
کہا میں جب حضرت سے پہنچا
ہوئی پیدا ہو خوشبو سے
تسبی تھا جواز ابراہیم و جہا
بلکہ فضل بنوی میں ہی جہا
بھی کچھ شہوئی پاتھے وہا
سوزا ہر قضا حاجت یکجا
مگر اس طرح تھے تین پہلے
چنانچہ اتم امین سے ہی مری
کہ باہر صباک داب کو لجا
ولیکن نہیں کئے یہ حکم اسکو
یہی کیا وہ بھی بول اظہر
بھی یکا ہی روایت ہی ہا
لگا کہ سنگھیا حضرت کو کوز
ولیکن اکیا خون مہلر
کہ یعنی تو زامراض بلایا
رسول اللہ کا خون مہلر
بھی عبد اللہ زبیر ایسا ہی کیا
کہ سار کھلی کو لاو گناہاں
کہا عینی امام ابو حصصہ
بیان حضرت کا حضرت تہو

کہ خدا دس ل حضرت کا طہر
جہکے قلی سے خوشبو بسیار
مجھے ہون حکم تب فرما حضرت
نہیں ہوتی ہی کپڑے لگا
خبر اس طرح دیتا ہی وہ جا
قلی خوشبو یک جہکے ہی سخی خست
جہکے قلی یقین جو اسکا
ہو یکا ہی نبی تشریف فرما
من سو گنا ہوں کہ وہ پہلو کو لگا
جو اس لار دین کی خاد قلی
یسا باس قدح میں پہنچا
ای اتم امین ایسے نہ کہ وہو
اسے ارشاد فرما پیمر
پیا تھا شخص یک بول پیمر
لگا لا خون یک جام فرود
نہیں چاہا کہ میں دالونی میں
مقرر ذات کو اپنے بچا یا
نہیں واللہ دالو گناہاں میں
پیا ہی جہکے خون است و ابرار
گذر سبکا ہر پوزر محشہ
بیر شہ قلی ہی اسکا
ہیں آخر ہا ہی مختصر تر

وہ حدیث طویل جو شیر شریف کے بیان میں آئی ہے

بیان شیر شریفی یہاں
سیان طہر خیر البریات
حسن مامو کہ ہیں ہند کو
ہو تھے اس دو فرزند
ہوئی ہی اس لڑکی ایک
مسلمان ہو گیا وہ بہتاد

میں لکھتا ہوں تو سن گوتی
بھی بعض شیر اور خدا دعا
سبب اسکا یہی ہی خوشبو
تھا مالہ ایک در تھا ہند دسرا
مقرر ہند ہی تھا نام اسکا
حدیثوں کی بھی کرتا تھا تو

ائمہ جو ہیں اہل مصطفیٰ کے
ہیں مذکور اس حدیث پاک
مقرر در زبان جاہلیت
بسر ہلا ہی کہ جب ادا دیشا
مواہبی جب عقیق ای نیکو
ربیب مصطفیٰ تھا جہا فیشتا

مطلو ایک حدیث آئی ہے
یہاں لکھتا ہوں اسکا ترجمہ
کہ یعنی مصطفیٰ کے قبل
ابن مالہ ہی اسکی کنیت
لکھا مصطفیٰ میں آئی وہ جا
حسن مامو کہ ہیں اسلے جا

روایت اسکی ہوتی ہی طہر
جس کو کرمے مامو پوچھا
لکھا حضرت بی بی خدیجہ
ابن مالہ نے جب حلت کیا
غرض وہ ہندابی مالہ کا بیٹا
غرض حضرت مسکے ہر

مسلسل شہی از بحسنین
ابن مالہ کا بیٹا ہند جو تھا
ابن مالہ کے ساتھ اول طو تھا
عقیق اسلے لکھا اپنا کیا ہی
خدیجہ کے بدن سے جو ہوا تھا
کہ میں نے ہند مامو پوچھا

مَوْلَا دِي الْفِ بْنِ قَلُوبِ هِم

جی خوشنوی سے بیس لکے تھے اکثر
 بدی جس جو کو خوار کرتے
 جی راز قلم اور تاد و بیست
 لکھنے الزام سخت محنت
 کہ صادر جان جو کام ہوتا
 جو ناصح نفعی کا اور خیر خواہ ہو
 تو لوے بٹھتے بٹھتے ہوتے
 جی من کو اٹھیکا کھا کرتے
 بھی ہر میک کی جو برہتی فاکت
 وہ جبک نا تھے ایسی خوشی
 تھے خوشخو خوار غل ایسے
 بلند ہوتا نہ اس مجلس آواز
 وہ مجاہدے سب باہر دگر
 بھی و اختیار یک دست کرتے
 تعالیٰ اللہ یہ کیا اور صادر
 غرض کچھ سیر سالار عالم
 بھی جو ہریر و صحابہ حضرت
 حدیث اقدسہ ہم آہند تھے
 یہ سکا ترجمہ بھی جو لکھا ہوا
 ریاض ازہر اندر آئی بار
 لکھی انسان کو بھی بزدان
 معانی میں ہی درصوت کیا
 ثواب اعمال اب بن آقا
 مسلمان ہوی بہتری بچان
 مسلمان ہوی پاکرہ عنوان
 لا یوم من احدکم حتی یحییٰ کلمۃ خیر
 رکھے جس کو ایسے لئے دو
 البلاء موصول بالمنطق

صعیف باں جو تھکے یا
 گنجان اچھا حارتہ نام
 بھی اکثر چھتے کو گنکا احوال
 محسوس جو تھکے ایک احوال
 ساستہ و زبیر آری راہ
 بھی رکھتے ہونے حضرت کے احوال
 تبا و زبیر فرماتے تھے تھے
 بھی کہتے ہیں حسین کا اس
 بھی جب مجلس میں وہ تھے
 طرف بابل مجلس کرم
 کہ اسے دیکھنے اپنی سرور
 بھی سائل کو نہ دیکھتے تھے
 بھی مجلس میں امام بیہوش
 نہیں شائع کئے جاتے تھے
 مخالف ایک دوسرے نہیں
 بھی کرتے تھے برو کی اپنے
 حاکم شانی اقدس حسین
 یہاں تک کہ اسلامی سلاطین
 بنی فرمائے ہیں اصحاب کرام
 شام کی حیدر اور جو گدڑی
 سلاطین کے درویش اکرم
 حیات کی یہاں حضرت کی لکھ کر
 بڑی تھی آپ میں شیرینی
 یہاں کرتا ہوں حال التیس
 اگر تہذیب نار کھسکا
 سخن افضل الساجدو دبو
 زبان ہاتھ سے اسکے سلاطین
 نہیں بان تم سے کوئی یا
 الدین

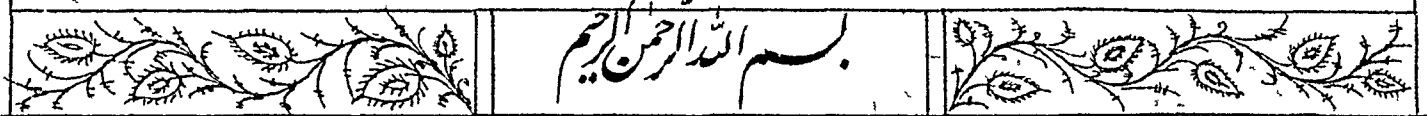
بہت تالیف کرتے انہی سالانہ
 کہا جاتی جو کہ در قرآن اکرم
 بھی فرما شفقت پر ہر حال
 کمال اعتدال انہیں تھا اُن کی رائے
 تھے کرتے اسکے کاموں میں بہتر
 درستی اور برتری مادی مٹی
 بھی قائم اور ثابت ہو کر رہتے
 میں یو جھاپہ سے پھر با حقیقت
 جہاں تک پہلے دانت تھے جاتے
 توجہ انتساب اس طرح کرتے
 بہت ہونا تھا خوشنود اور
 روا البتہ کرتے کسی جہاں
 تھے مجلس علم اور حلم و حکایت
 وہ مجلسیں سمجھ فرمائی جاتی
 عزیزان بھائیوں بالیقین تھے
 بھی چھو تو نہ سدا رحم و شفقت
 کہا مولانا رضی اللہ عنہم
 کچھ انہی سیروی حاصل کرنا
 ستاروں کے یقین مانتے تھے
 علی مرتضیٰ سے جو ہی تھی
 رسول اللہ کے اخلاقِ عظیم
 یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اُن سے یہ
 تھے تھوڑے لفظ اور پیچیدہ جانی
 بھی انکا ترجمہ صفا منظور
 تو اب اسکے عمل کا ناسک
 کہ نفع آخرت حسین ہو
 رہیں اس سے نیا دین کو
 نہ جبکہ ہو اسکا حال ایسا
 نصیحت

بڑا بگم کا جو شخص ہوتا
 اور اپنے دھمکوں کی کمر
 لگی گین سب کی کرے بغیر
 نہیں تھا میں نظر لیا اور فرما
 کہ بس لوگوں کو جاؤں ماضی
 کہ جیسے جنگ جو ہو وہیں
 مقرب بھی دوڑ کر کے آیا
 رسول اللہ کی مجلس آداب
 نہیں جتنے تھے وہ بلا سنی
 کہ ہر سرگردی ایسا گستا
 بھی کرتا ہمیں جو حضرت
 اگر بالعرض ہو چیز کوئی
 بھی تھی ہ مجلس نہ انا
 کسی لینے زلت اگر ہوا
 زیادہ جو دلقویں کامل
 بھی تھا جو نہ کر نے تھے
 فضائل ان کے لکھنے میں
 جو سیر ہو نہی کا با سعاد
 سوائے سیر وہی چکی کو
 مبارک سیرت حضرت پر نور
 چنانچہ زند و اتار و تار
 کوئی کہا لکھ سکے ذکر فصاحت
 حدیثیں آپ کے گواہ ہیں
 اِنَّمَا الْأَعْمَاءُ
 مِنْ حُسْنِ اسْلَامِ الْم
 الْمُسْلِمِ مِنْ سِلَامِ الْم
 زبان شام غیت بجا
 کہ وہ جو چیرھا ہے خاطر
 مقرر ہیں اس کی
 خموشی ہی بطنی نہ کھ

وہ کرتے عرت و کراہ کیا
وہ کساد ویشائی لے لیتے
بھی کرتے تھے مدی کی کوئی تیر
تھامر عی ایک کا مرنے کی سراط
بجائے اسے نہاؤ دین طائر
سب کر کے ہیں کہتے ہیں ای
بھی بیک بک کے سبیاں دلا رہے
کہ ہوتے مستب کسبیا باہم
کرتے خاص کوئی جا اپنی
کہ جب ہر پتی شرف پتی پڑ
کوئی یا پنی سے آتا تھا جانا
تو دل جوئی سے کرتے بات شیخو
اولی بھی مجلس غایت
بنیں کرتا تھا دوسرا کو ظاہر
زیادہ جاتا اس کو ہی فاضل
غریب کو رعایت اسی کو کا
مناقب لکھ لکھتے ہیں اس
رفاقت پاؤ حضرت کی کتب
ہدایت پاؤ تم تفصل حق
بن مجمل سہن جس مقدمہ ارند
بھی علوم و حاکم اور جو دو سخاوت
نہا ہی طاق ہر انسان کی
سو تھو کر اس سے لکھتا ہوں نیز

天





<p>کر لدا احمد و لغت سے عنوان نور ایمان کا جنادت ہے ملکہ ہر شئی ہے اسکی طاعت میں اور خزانہ سے بخود میں ہیں اسکا انوار قدس عالم غیب مانا نادیدنا سے دون کا اور نانا سچ و غم نہ تب وہ دور ہو گیا وہ قرآن پاک میں مولا س تو بیچ کر ترے رب کی وہی لکھے مفسر ان شیعہ وہ ہیں یقین آوے جب منقطع نامہ اسکا سیر سفر مجلس جنید میں آ نکا صدق یقین کی کلتر کہو با این و خاص کا خدا فضل الانبیاء ہی جب ذات اصل مصدر کے جالفاظ و نحو وہ وضو کا براہی اجر و ثواب مسلم احباب کرے ہی و نحو ہو جو جنت تھ ما تھ کے بعضی</p>	<p>کروں طاعات سے طے کا بیان روح عرفان کا عبادت ہے ذکر و تسبیح رب عزت میں اور تھم قعود میں ہیں تمام آپہم مشکوف ہووین بتا لاد ہو و ہر دو برابر اسے دانا اُسکے بدلے سرور کیوے گا سرور دنیا کو فرمایا اور ہو سا جدید کی ای نبی گر تو جنتا ہی دیکھتے تفسیر طاعت حق ہو اسے سبب رہے زندہ وہ جب نکالی پیر یک سقوط عمل کی بات کہا اور ہی ایمان انکا فاضلتر نہیں طاعت ایک دم تھ جدا انکی طاعت ہی افضل الطاعات کہتے ہیں خوبی و طہارت کو ہی وہ کفارہ گنہ دریاب وہوے جہنم اپنے وہ ہر کو دہو جاتے ہیں تب افضل خدا</p>	<p>جاہو تھم بطاعت مولا اور جو اسلام سے عبارت ہی از جماد و نباتات و حیوان گر نہ طاعت ادا ہو انسان کا عالم غیب جب کھلے اس پر اُسکے جانے سے کچھ نہ جنت ہو دیکھ قرآن میں خدای کی کرم کہ تیرا حال جانتے ہیں ہم اور عبادت کو کر ترے رب کی موت یک امر جب یقینی ہے رفع تکلیف اس ہو سدا تو نہ رہی اسکو تیری شیخ اسکو کہا یہ بات تری اور عین یقین کا درجہ خاص سالار دنیا ای نیک کہہ رہا آپ کی عبادت کا</p>	<p>ہو دے بندوں کو قربت بولا حق کی طاعت ہی حق کی طاعت ہی پنگے ظاہر نماز کے ارکان تو وہ بدتر ہی سنگ حیوان کا اسکو دینا حقیر آوے نظر اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو کہا فاجدہ وہ ہنظر ای فہم بالیقین ای ہمیشہ اکرم موت آئی تک یقین تیری پس یقین بجا اسکی معنی ہے یہ نہ تو الحاد و زندہ ہے برا چاہے ہی وہ طاعت باری ہی زنا و شراب بھی بڑی اور حق یقین کا رتبہ طاعت حق میں کقدر تھے دیک اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا</p>	<p>وہو دے بندوں کو قربت بولا حق کی طاعت ہی حق کی طاعت ہی پنگے ظاہر نماز کے ارکان تو وہ بدتر ہی سنگ حیوان کا اسکو دینا حقیر آوے نظر اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو کہا فاجدہ وہ ہنظر ای فہم بالیقین ای ہمیشہ اکرم موت آئی تک یقین تیری پس یقین بجا اسکی معنی ہے یہ نہ تو الحاد و زندہ ہے برا چاہے ہی وہ طاعت باری ہی زنا و شراب بھی بڑی اور حق یقین کا رتبہ طاعت حق میں کقدر تھے دیک اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا</p>	<p>از پی قربت بارگاہ کریم اور تخلیق جن و انسان کی دیکھ لو ہیں قیام میں شجاعت قلب قابض اپنے جلیان جبکہ دنیا حقیر آوے نظر اور بندے پر سچ آوے جب اور کہا دوسری جانب ای کہتے ہیں تیرے حق میں جو آیت پاک میں یہ آدانا جو ہیں شرع و طہ و زینت کیونکہ بندہ بہر زمان قرب خاصوں کو جقد ہوتا الغرض بنیادی عالی جاہ انکو حاصل تھا جسطرح کہ تہجد میں جب ہو طہ و تہجد پہلے لکھتا ہوں کچھ وضو کا جب وہ کرتا ہی پا اعضا کو یہی روایت ابو ہریرہ سے بالیقین اس وضو پانی سے یعنی ہر عضو جبکہ دھونا ہے</p>	<p>اسکی طاعت ہی زبان عظیم محض کے ہی لئے ہیگی اور مہیا ہم رکوع میں ای ہو و مشغول طاعت رحمان ہو دے آسان اور سبک اس پر تب وہ شغل ہو کر عطا رب استغاثت کرو بصبر و نماز تنگ توتا ہی اس سینہ ترا موت ہوگا یقین کا معنا اُسکے معنے کو نا سمجھ تحقیق در گہ حق کا ہی مسافر جان ہندگی اسقدر ہو انکو زیاد جو برہین مقرب درگاہ مرتبہ ویسا دوسرے کو کہاں ورم کرتے تھے جنکے پائے ہمارے بعد غسل و تیمم ای ویشان نام رکھا گیا ہے اسکا و نحو کہ رسول خدا نے فرمائے دہو جاتے ہیں و گنہ اسکے جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے</p>
---	---	--	--	---	---	---

ازین قُرب بارگاہِ کریم
 اور تخلیقِ حُر و انسان کی
 دیکھ لو ہن قیام میں شجائے
 قلبِ قالب سے اپنے جہانِ
 جبکہ دینا حقیر آوے نظر
 اور بندے پر رنج آوے جب
 اور کہا دوسری جانب یعنی
 کہتے ہیں تیرے حق میں عباد
 آیتِ پاک میں یہ آدانا
 جو پیشِ مشرّع و علی و زید
 کیونکہ بندہ بہر زمان
 قُربِ خالص کو جو عقدِ بندہ
 الغرض انبیاءِ عالی جاہ
 انکو حاصل تھا جسطرح
 کہ تہمتیں جب ہو طوائف
 پہلے گھنٹا مار کر چھڑو کا کیا
 جب وہ کرتا یہی پامائش کو
 یہی روایت ابو ہریرہ سے
 بالیقین اس کو پہنچا ہے
 یعنی ہر عصفو جبکہ دہونا ہے

جانبہ قوم بطاعت مولا
اور جو اسلام سے اجاڑ رہی
از جہاد و بنات اور جوان
گرنہ طاعت ادا ہوا انسان
عالم غیب جب کھلے اسپر
اسکے جانے سے کچھ نہ چشت ہو
دیکھ قرآن میں خدای کریم
کہ تیرا حال جانتے ہیں ہم
اور عبادت کو کرتے رہی
موت تک ہم جب یقینی ہے
رفع تکلیف اس سے ہو سدا
تو نہ رہے کی اس کو تیری
شیخ اس کو کہا یہ بات تری
اور عین یقین کا درجہ
خاص سالار ایندیا امی نیک
کچھ بیا آپ کی عبادت کا
وضو کے معنے اور

کراد احمد ولعت سے عنوان
نور ایمان کا جنات ہے
ملکہ ہرشی ہے اسکی طاعت میں
اور خزانہ سے سجود میں ہیں
سکہ انوار قدس عالم غیب
کا دانا دینا سے دون کا ادا نا
خج و غنم تب وہ دوہو ہو گا
ورق قرآن پاک میں مولا
س تو بیج کر ترے رب کی
وہی لکھے مفسر ان شیعہ
ولتے ہیں بعین اے جب
نفق طع نا ہوا اسکا سیرو سفر
مجلس جنیدین آ
نکاحا صدق یوعین کی ملامت
کہو با این و خا صکا خا
فضل الانبیاء حبیب و
اصل مصدر کے جالفظ و
ور و ضو کا براہی اجر و ثواب
مسلم احب کرے ہی جنو
ہو جو جب تھ ماتھ کے جھٹلا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مختلف و مخالف کے قیاس
 ہر آدمی اور مصلحتی
 کہ جسے مسلط و مملوئی یا
 شافعیہ نہ ہو جس میں ایک
 اور برطانیات اور ہندو بجا
 اور قادی جوی فلیوریہ
 بلکہ ولایتی شافعی اشعر
 فصل سنت ہی ہونے پر
 منع کرتے تھے سرکار ہی
 اور مالک کے پاس سرکار تمام
 اور سنت ہی صحیح کا تمام
 اور سنت ہی شافعی کے یہاں
 آئے اس بات پر ہی اول
 اصل تحقیق اس طرح توفیق
 اور ہی تن مار بھی مروی
 در بیان خلال ریش ہی
 اور فرمائے جو کہ رب میرا
 اور سنت ہی نیز برکت
 اور سنت ہی ای ہر شہار
 جب رسول خدا منور کرتے
 جو حنیف و شافعی کے یہاں
 ایک روایت ہی یقین سنت
 کہ کہیں نہ کہیں نہ
 اور بالاتفاق غیر گمان
 مستحب بنو زہری اسکے بجا
 ابو داؤد کی حدیث دگر
 شافعیہ سے ہی صحیح یعنی
 ہاؤن دہو کے وقت پر
 اور بعد و نو رسول خدا

دیکھتے حنیف ہی ہر شہار
 جسکو اپنے میں اور کھانہ
 مصلحت و مصلحت کے بار
 اس بزرگ میں حنیف ہی
 جہ طور سے ایک خبر دیا
 شیخ حنیف نے اس سے نقل کیا
 واصل جائز ہی فصل ہی بہتر
 فرض ہی پر امام احمدیہ
 قدر واجب میں اختلاف ہی
 مسیح واجب ہی ای کو تمام
 کہ کرے ایک بار ہی ای ہام
 مسیح اس طرح سار سرکار
 بس احادیث اکثر و شہر
 دے ہر دو حدیث میں تطبیق
 ایک روایت بھی آئی ہی
 ہی انس سے حدیث کی
 ہی بلاشبہ اسکا حکم کیا
 نزد احمد بن حنبل شہور
 وہ غیر ہے یعنی شہر
 ہر دو جنار اپنے ملتے تھے
 ہی وہ سنت خلال انگشت
 دوسرے قول سے نہیں سنت
 مسیح گردن کرے جو ہر سر
 مسیح حلقوم کا ہی بدعت جا
 ترمذی کی حدیث یہ لایا
 پھر وہ لایا زکعب بن عمر
 بس اسکو میں خبیث مار کے
 دو بوترن جواب ہی لیکے
 نہیں کہے سے پوچھنا

بکہ جو قیاس سے ہی دل
 علما میں صرف ہی و شہر
 ہر اذان تین ہر ایک ہی
 بعد ظہر کو محبت ہو ہی
 اس مرتبہ ہی ثابت ہو گیا
 جو حنیف کے پاس ہی ہر ساز
 پس حقیقت میں کہ چھلا نہیں
 اور لیتے تھے آب حضرت
 شافعی نے کہا ہی کہ معیار
 اور امام ابو حنیفہ پاس
 دو لون ہاؤن سر کے آگے
 اور ایک آب سے بعد کرت
 ایک روایت ہی مسیح گوشے
 ہاؤن دہو میں امن جو بجا
 دہو میں سید ہاؤن کو تہا
 کہ و منور کرتے جبکہ نہیں
 انجلیان اپنے زیر ریش سے
 ایک واجب ہے اسے ہی ہام
 منہ کو دھونیکے وقت پر وہا
 انجلیان زیر ریش اپنے لا
 پاس احمد کے ہی فرخ پے
 اور مالک کے پاس آو تھلا
 طوفن گردنیں اسکو زہرا
 اور بعضوں نے ای نکو بہر
 و ایل بن حجر کہا ہی بار
 کہ کے ہیں وہ شاہ موجود
 کبھی سفر و حضر میں شخص دگر
 کہہ نہیں اصل اسکو انکو مگر
 بعض اصحاب با بعد فی نشان

و سے ترجیح حدیث کو ہر
 ہر ایک کے تحت ستر ہی جو
 وہ لے اپنی بک من پانی
 نہیں حدیث کو بھیجی
 کہہ مگر کو اسنے دیکھا ہے
 بس دو دو لونیں مسل گیا
 ہر دو ثابت حدیث ہی یقین
 ناک میں دھب سے آگے
 قدر واجب ہی ہی کان ہی
 پاؤں مگر کا ہی فرض ہے و سوسا
 ہیچ لیاؤ آگے پھر لاوے
 جو حنیف کے پاس ہے سنت
 لیکے آب جب مسیح کے
 اونیں ذکر حدیث میں آیار
 بعد نہ بار پاس چکا ہی بار
 ایک کف بھر کے پانی تب لیکر
 لاوے اور ہی خلال ہی جا
 مذہب حنبلی کے بعض امام
 یا کرے وقت مسیح سر خوشحال
 بعد کرتے خلال داہی کا
 ہاؤن کے انجلیو نکات ہی
 خاص ہے پاکے انجلیو کو خلال
 نہ پڑگی سمجھ بعض خدا
 مسیح گردن کو بھی لکے نہ
 کہ کے مسیح سر ہی نہ بار
 مسیح گردن بھی مسیح سر
 ڈالنا پانی دست حضرت ہر
 ہی رعایت ادب کی ریش نظر
 دے نہ نہت بھی پوچھنے کی

انہیں باب حنیف کی دوس
 وہ یقین اپنے باب واد
 اور ہر ایک بار آب ہدا
 ایک ثابت ہی پہنچنے لکے
 یونہی لیا ہی شیخ ابن ہام
 شافعی کے ہی پاس ہی بجا
 و رو حنیفہ روایت مستحاک
 اور مگر کے تھے دست ہا
 کہہ سیکن جسکو مسیح ہی خوشحال
 اور دلائل بہتوں مذہب
 تین پانی سے بن بار بجا
 اور کرتے تھے مسیح کا لون
 یہ ہے معمول بعد مسیح
 ایک روایت ہی سید بار
 صورتیں مت ہو کے تحقیق
 زیر ریش سر نہ پہنچا
 جو حنیف و شافعی کے پاس
 اور کرنا خلال داہی کا
 ابو داؤد نے زابن مسر
 دست اور پاک انجلیو کو خلال
 ہاتھ کے انجلیو کو باہیں
 مسیح گردن کے باہیں ہی ہر
 لیکے کہتے ہیں اس طرح ہی
 شیخ ابن ہام پاک لفتا
 مسیح دوکان پر کے نہ بار
 اور گردن کا مسیح ہر سوسا
 بس مدد غیر کی و منوین بجا
 غیر کے ہاتھ سے کہیں پانی
 بعضے مکرور کہتے ہیں اور

یہ حدیث صحیح ہے متقبل
 یون روایت کی ہی ہوتے
 میں دیکھا ہے رسول خدا
 اسکی محبت بسر و بالا
 جو محقق بڑا تھا اور امام
 جالوز و نوین فصل ہی ہر
 نزد ہر سہ ایمہ آفاق
 ہی ہر سہ نیز تہہ و کان
 گرچہ یکساں ہو چکا ہے بال
 دیکھتے ہیں ہر سہ کتہین کے
 مسیح بدعت ہی ہر سہ کتہین
 دہی پانی سے مسیح کے بجا
 نہ نراوت ہی ہوا ت اند
 دہو کا لون کو اپنے دو دو بار
 ایک ایک وقت میں ہوا ایک ہر
 بعد کرنے خلال داہی کا
 ہی ہر سنت خلال جو سوسا
 منہ کو دھونیکے وقت ہر ہی بجا
 یون روایت کہا ہی ای ہر
 کرتے تھے گاؤں کا داہی فرخ فا
 آسہ بن دو روایتیں ایجا
 ایک حدیث آئی ہی زابن ہر
 کہ سند اس حدیث کی ضعیف
 اسکا ثابت کیا ہی استحباب
 کہ گردن پر مسیح پھر سار
 مستحب ہو گیا حنیفہ کے پاس
 اس خبر کی دلیل ہی ہر
 نہ زیادہ ہو حنیفہ ای گیانی
 چھوڑ دیں و منی تاکر نہت ہو

امام کا مذہب

حنبلی کا خلال

حاکم

اور کبھی یک جماعت اکی اکل
اہل تحقیق نے کہے ہیں
کہ نہ پہننے ہوئے ہیں نہ پہننے
مسح ختن کا یہی ہے افضل
مسح موزہ بھی پاؤں کا دھونا
نہ بلاشبہ پاؤں دھوئے

تیسرے کا بیان

درمیان یک سفر کے جاوے
اور ابو بکر ہو کے تب مضطر
ہیں پانی ہی تا نماز پڑھیں
ای ابو بکر باصفائی آل
مگر اس امر میں خدا نے ایک
پس تھی سے تیمم کی خوشخو
نہ بہ شافعی میں خاک سوا
اور جو چیز ہو جس زمین
اور تیمم یقین ہمارے یہاں
اور تیمم میراث فنی کے پاس
کہ ہر ایک فرض کے لئے یہی
بعد از ان کو سراجو ضرب کرے
قول ابن عمر و قول سے
ایا بعض روایتوں میں مگر

غسل کا بیان

کبھی افضل و منکر ہے یہاں
کے اکثر کہ مصطلع یقین
ور نہ کرتے تھے واپس دہرین
اور بعد اسکے تین عرفاء
مان مگر بالی جب رہتے
اور اجماع دو جماعت میں
دوسرے باپھر اگر چاہے
یعنی دھو لکھو سے شرم گاہ اپنی
ادب و وقت پر جنب رہتے
اور وضو کی جگہ پر آبھائی

کیونکہ اٹھارہ اس وقت کا
دو نو مشروح اور برابرین
اور اگر پاؤں ہو و وضوین
اور تیمم کتاب و سنت سے
دھونڈھنے میں تھے لوگ ایسا
کہ ہمیشہ کو اور صحابہ کو
پس تیمم کی آیت بقول
اور کہا عایشہ سے یو فرحان
ایک ساعت کے بعد وہ مالا
ہو روا جس جگہ نماز عین
ابو یوسف کے پاس اس کی
یعنی خوشی گئے ذائقہ سے
کہ تیمم سے ایک چند نماز
ہی ضروری ہمارے اسی بھائی
اور تیمم کے فرض چنگے تھیں
بوضو کا یہی ہے مذہب
اور قول حسن جو ہی بھری
اور ہی بعض روایتوں میں
غسل کرتے تھے جبکہ مرد و زن

اور نزدیک نام مالک کے
اور میں بعض روایتیں میں تیمم
غسل میں پہلے جب منکر تھے
اور بعد اسکے اپنے تن پر تمام
یا تھ سے تن کو ملانے میں
نان و وضو سبھی کہے ہیں یقین
جائے اس خبر کے ظاہر سے
کبھی یک غسل ہی انھوں نے
تو وضو کرتے تھے وضو نماز
اور روایت کے ہیں ایک خبر

اور یقین روایتیں اس وقت کا
ہیں ترجیح کی کسی کتین
مسح کرتے تھے اس پر سب میں
اور اجماع غیر امت سے
پہنچا ایسے میں آ کے وقت نماز
سر سر رنج یہ دلی ہی تو
کی رسول خدا پر شرف نزل
کہ ای بی بی آمو منو کی ان
ایک بار شتر کے نیچے ملا
اس پر کرتے ہی تیمم خان
خاک و بالو سوا درست نہیں
اور جگہ نہ خاک ہو جاوے
ہی بلا شک و شبہ جالو جواز
جون ہمارے ہی عذر و ایک
ایک نیت ہی اور دو مرتبہ یقین
مالک شافعی کا بھی مذہب
ہی بلا شک و شبہ جالو ہی
کہ مقدم دو ہاتھ اپنے ملے
کرتے آغاز تبت وضو یقین
مسح سر کا اس وضو میں کرتے
پاؤں دھو میں کرتے تھے تقدیم
بعد از ان پانی ہاتھ میں لیکے
کرتے پانی روان رسول نام
ہیں واجب سچہ ہمارے یہاں
ابو یوسف کے پاس لیکے نہیں
حمل واجب کا میں کئے بعضے
کرتے تھے بی یونک بر غلوت
اور ہوتے تھے خواب سے سوز
حضرت عایشہ سے دیکھ اس پر

رافعی اور خارجی بدکار
اور تہی یہ عادت پیر رب
پس ہی بہتر علی اب ایسا ہی
دیکھ بیشک ثبوت کو چھٹا
اور پانی نہ تھا وہ منزل میں
ہند انکو کئی درج مسرا
تب کہا ہی آئینہ ابن حنبل
کہ ہو تیرے امر یک منار
حکمت حق کا میں تھا سامان
خواہ وہ خاک ہو یا پتھر
بوضو کے پاس ای دلبر
اور ہی سنگ صبا پر بھی روا
دیکھ قرآن حدیث کا ظاہر
اور بولا ہی شیخ عبد اللہ
ضرب اول بنجا کہ پاس
اور احمد کے بعضے پاؤں کا
بعضے کہتے ہیں یک ہی ضرب کر
لیکے ترجیح مذہب اقل
غسل کے واسطے وضو جو کرے
سر کا دھونا ہی پس ہی میں
غسل کا اگر مکا پاک رہے
موسی سر کا خیال کرتے تھے
بعضے کہتے ہیں بالی کا غسل
مالک و شافعیہ پاس
آئی ہی یک حدیث مسلم کی
پر لکھے مالمون نے ای دانا
غسل کرتے جہا جگہ کا ہی
پس کوئی حالت جنابت میں
تہا ہمارے یہاں ہمارے یہاں

مسح موزے کا کرتے ہیں انکار
کہ کرین قصد وہ وضو کہ جب
تاکہ ہو مثل عادت جنوی
ہی خصیصہ یہ خاص امت کا
تا وضو کر کے سب نماز پڑھیں
اور وقت نماز آپ بچھا
کی مبارک ہی اور جب ہی خبر
رکھیں کردہ جس کو در ظاہر
کہ نہی سے بھی سکھو رکھنا نہاں
خواہ بالو رہے ای نیک سیر
خاک اور سنگ اگر بالو پر
نہ رہے گرد جبکہ کچھ اعلیٰ
ہی موافق اس کے ای ماہر
میں نہ پایا کوئی حدیث یقین
ہر دو ہاتھوں کو منہ پر پیرے
یہی مختار بالیقین ہی بحثا
مہر نہ اور ہر دو ہاتھ پر پیرے
کہ چکے ہیں ائمہ اکمل
مسح سر میں ہی اختلاف اس کے
پاؤں دھو میں بھی خلاف ہے
تو وضو میں بھی پاؤں دھوئے
اور جگہ تھے بیخ پاؤں کے
ہیں واجب ہی غسل میں تحلیل
ملنا واجب ہے تن کا ہر سوساں
جسے کی اپنے ذائقہ نزدیک
یہاں وضو وضو کا ہے نہاں
اس میں پاکی بہت ہی فرماتے
خواب چاہیں تو تب وضو کر لیں
حق کی تابندہ سے متام ہوا

ابو حنیفہ کی اس سخن پر دلیل اور روایت ہی صحابہ کرام سے رہتی ہی ایک ساکن بھی تھا اور ایہ میں اختلاف آیا کہ کرین نب نماز پھر ادا کر ہوا آفتاب متعین سر ابن مسعود کی حدیث جلیل ابن مسعود کا ہمہ مقصود تیب تلک وہ نہیں ہی متغیر اور اس بات کی دلیل مزید پس بلا حاکم و عصر کو پایا کیونکہ دو دن بھی جزا میں جبکہ غائب شفق سما سے ہوا ایک اکثر عمل مجسب کا چونکہ سے گم ہوئے کیونکہ اور نماز عشا کے آگے خواہ اور بابت میں بھی نیک بود عشا بعد دولت سر طرف آئے ایسے کاموں گھر کے فارغ ہو پھر زبان پر آئے پس ہی سنت ہی کہ بود عشا کہ چنانچہ تو لکھی بڑی ہی حاجت لوگ حاضر میں زیادہ ہے کہ کرین پہلے وقت سے تاخیر در نہ بیشک جو وقت ہی آویا کہ کہ واس نماز میں تاخیر یہ حدیث شریف بھی ہی دلیل ایک افضل یقین ہمارا یہاں کہ کہ اس طرح شدہ ابراہ

جائے یہ حدیث ہی بتیل کہ اسے پھر سے کہ وہ محمدی محمدی کرنے سے پس ہی مرا بر کوئی ایک حدیث ہی پایا ہونے تک تمام یک ساہ چنانچہ نزدیکی ہی مکہ محض ہی بلا تک شہدہ اپہ دلیل اس سے تاخیر عصر کی ہی نمود اور ہوتی ہے جزو اس نظر ہی صحیحین کی حدیث صحیح لینے اس کی ہوتی مثلاً آوا ایک ہی وقت پر کرنا ہی یقین ہوا تب سے شروع وقت عشا جائے ثلث شب تک ہی تھا بالیقین ثلث رات کی لائن رکھتے ہوئے وضع جناب کر کے تہا ہی یہ بھی روا حاضر جو ہی نوٹن فرماتے بعد شریف لاتے مسجد کو وہین دوسرے طرف آئے مگرین بات غیر ذکر کرتا پر کرے احتیاط بنے غایت کرتے حضرت عشا میں جلد ہی ہی روا بلکہ مستحب آ میر ہی یقین اپنی ذات میں افضل لینے ہی وہ عشا ای باوقیر کہ عشا قبل سے چڑھتا ہیقتیل وقت اسفار فجر ہے سچاں تم کہ وساتہ فجر کے اسفار

جو ہی مروی ابو ہریرہ سے لینے پڑھنے میں پھر کسی خبر کہ کرین وقت پھر میں دو رکعت پس لکھے احتیاط ہی اس میں کرین دوسرا بعد عصر ادا آخر وقت عصر ہی تب تک کہ خبر آئے دی رسول خدا جب تک کہ ہو عصر متعین اور بلاشبہ حنفیہ کے یہاں ابو ہریرہ نے جو دیا ہی خبر چاہئے باقی رکھتیں بھی چڑھ جائے جب غروب ہو خوشید اور نماز عشا کا وقت خیر کہ صحیحین میں ہی صحابی ابو ہریرہ نے دی خبر ہی خبر اور مکر وہ جانتے تھے بجا پر وہی تھا رسول کا دستور جالور جو کہ رہتے ہی اکرم اس میں ایک پہر شب گذر جاتا سورہ ملک سجده ہا ہرا ایک اس ملک کے صاحبزادے کرین ناکلام لایعنی اور اگر لوگ کہ میں غفلت پس امام ورتا ہاں آگے ہیں عواض ہو سکے جب حال کیونکہ تم اس نماز سے اکرام اور وقت نماز صبح عیاں اور اس بات کی دلیل قوی لینے تم صبح کی نماز جلیل

کہ رسول خدا نے فرمائے اول وقت سے کہ تاخیر ویسے موسم میں تا کرین قبل کہ نمازین وقت تک میں چڑھتا کہ بالالفاظی ہووے روزا نہ زوب آفتاب ہو جب تک کرتے ہی عصر کی نماز ادا لینے اس پر عصر کے نظر آخر وقت عصر عشا گمان کہ یہ فرمائے حق کے منبر جس نماز اپنی وہ تمام کہ وقت انکا شروع ہوا بعد فجر کے ہی طلوع تک ہی خیر عایشہ کی حدیث یہ آئی کہ عشا کی نماز کی تاخیر کرنا بابت میں پس از نماز عشا ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور ناوہ خاص اور اب منقسم آئے ایسے میں سب مجاہد بھی اور زمر اور سبحات سبحا بھی معمول ہی محابد میں کہین بابت میں ضروری دینی کرتے کچھ انکے انتظار میں ملے آئے اس بات پر یقین ہی ہے جالور تاخیر ہو دیگی وہاں آنتوں پر دے گئے ہوتا ہی صبح صادق سے ہو شروع ہوا ہی مقرر حدیث رافع کی روشنی میں ادا کر و مقفل

کہ یقین سخت تر ہو کر ہی جب ہی ہدایہ میں اس طرح مذکور الغرض پھر ابو حنیفہ پاس بلکہ بے شبہ مذہب سخت ار افضل عصر بے وسواس بلکہ خورشید غروب تا ہوا رہتا حالانکہ آفتاب سفید کہے یعنی کہ جب ہو مہر بلند رہے باقی یقین مجاہد تک جسے جالور غروب کے آگے اور مغرب کا وقت تو ان کی اور جب تک شفق سے پہلے سما ایک شب ہی افضل تھا کہ رسول خدا نماز عشا دوست رکھتے تھے سر عالم مان اگر دفع ماندگی کے لئے فرض وقت کے بعد مغرب کے حال دریا اور کھا فرماتے پس جماعت کو اپنے مہر لے اور تبلیغ و حمد و تکیہ کرتا اول وقت پر عشا ہی نام اور جا بر کی حدیث میں جان پس ہو اس حدیث کا ظاہر کہ کرین پہلے وقت سے تاخیر اور حدیث معاویہ میں آیا کوئی آفت جو تم سے آگے تھی اور بلاشبہ انکا وقت خیر راویا جس کے تین میں مسعود کیونکہ اسفار فجر عظم ہے

اسکو محمدی کہ نماز سے تب سخت گرمی وہ ملک عین ہو جب ہی دوسرا مکان ہی نکلا علم اکامی ہی ہی بے انکار تب تک ہی ابو حنیفہ پاس اور بلند و سفید و رخشا ہو نہیں تاخیر خورشید ز یک دو نیزے برابر ہی بلند مغرب آفتاب ہو جب تک ایک کھت بھی عصر کی پاوے دیکھ بالالفاظی ہیگا ایک رہے بے شبہ وقت مغرب کا ایک روایت میں آئی تب ہی پڑھتے تھے اور صحابہ بردار لینے ثالث رات ہی اکرم کبھی سو کہ بھی نماز پڑھے نقل ہے رکعتیں وہ پڑھتے بے زبان تا کہ مارے بھوکے وہ ہشام کی نماز پڑھتے تھے پڑھ کے سوئے تھے وہ جلیل الذا کرتے ہیں اسکے بعد اکل طعام کہ صحیحین کے جو ہی در میان کہ جماعت کثیر کے خاطر بنا جماعت کے لوگ ہو دین خیر کہ رسول خدا نے فرمایا نہ نماز عشا پڑھی ہیگی ہی یقین نا طلوع مہر میں دار حمی محمدی ابو داؤد اجر کی راہ سے معطیہ

کما اختلاف طبعی و فطری

[illegible]

اذان کا بیاں

یہ سال تھا پہلا | ایک روایت ہے حال تھا دوسرا

نہین مکروہ گردن ایسا ہو اور وہ قرات شریف رسول اور دو رکعت میں جس کے ہاتھ جبکہ چست تھے پڑھتے نہ پڑھتے مصلحت کا یقین عمل اکثر کیا یہ تکبیر ہی بحال قیام اور اٹھاتے تھے جب کہ سکر ہر دو جانب حدیث میں عقل اور اسکی روایت از اجماع پہلے لکھا ہی باب رفع یدین تا مبارک وہ ہر دو کندہ کن اکثر اصحاب تابعین کا عمل پھر رجحان ابن حدیث بجا یہ روایت ہی علقہ نے کیا یس پڑا اور کیا نہ رفع یدین پھر کہا اہل علم سے بسیار ادام محمد علی والا سنا والد سے اپنے عبداللہ یہی قول امام ہی اشہر کہ نہ کرتے علی تھے رفع یدین پہلی تکبیر کے سوا بے میں اور اسود کہا کہ میں دیکھا بعد ابن عمر کو بھی دیکھے ہو عبداللہ کیون سن پڑا اور نہایت میں دیکھئے بلخر وہ اٹھا تھا ہاتھ ہر دو بار یعنی بٹیک پہر حکم اول تھا ابن عباس نے ہی ہر دو پس کہی جائیگی یہی باب	پڑے قرآن سے ہوسیر جو بے تردہ ہی متجب مقبول پڑھتے وہ سورۃ الابرار یونہی آئی حدیث ابن عمر تھا بلاشبہ وثک اسیکہ ابر یا ہی جھکے کیوقت پر کھام کہتے تکبیر تبہ خیر بشر لاتے ہیں جانبین انکولیل کے عشر مشرہ در باب اسمین لایا ہی یہ خبر میں ہر دو دست شریف ہو تھے تھا مقرر اسی پر ای اکل ترندی اشارہ ایک کیا ابن مسعود جو صحابی تھا پہلی تکبیر کے سوا بے میں از صحابہ و تابعین کبار ہی موطا میں پیشوں لایا کہ کہا اس طرح وہ حق آگاہ اسمین آثار آئے ہیں اکثر پہلی تکبیر کے سوا بے میں پھر نہیں وہ کہے ہیں رفع یدین عمر فاروق نے نماز پڑھا کہ نہ رفع یدین وہ بھی کہے کہ بلاشبہ میں پڑھا ہوں نماز یون روایت کے زبان نہیں کہا ابن زبیر اسکو ای بار اور منوع بعد اسکے ہوا کہ یقین عشرہ مبشر بھی کہ دو باتیں بھی پائیں اثبات	یاد کہ وہ قرات رسول کو مان لیک ہی شرط اور بھی سور جمہ کی شب میں در غایت اور جو ہی فوق کے کتا یونین کہ مقرر حدیث اور آثار قول اکثر کہ ہی ہی انجیر احمد و شافعی کے پاس میر جو ہی سورۃ ناسی اکرم اور یہ عام ہی ترندی کی سنو کہ روایت کیا ہی ابن عمر پھر بحال رکوع آتے جب پھر ہو سے میں جو مجتہد آگاہ دوسرا باب اس کے بعد لکھا کہا اس طرح اپنے یاروں سے اور کہا ترندی نے ایسی ہی بے تردہ اسیکہ قایل ہیں کیا مالک نے نقل از نہری کہ ہی تکبیر سنت ای دلبر اور عاصم بن کثیر شہر اور عبدالعزیز ابن حکیم اور مجاہد کہا پڑا میں نماز پہلی تکبیر کے سوا بے میں جب ہو انکے خلاف میں نقل حضرت سید البشر کے ساتھ دیکھا وہ بعد حرام میں آ کہ نہ ایسا نماز میں ای عرب ابن مسعود نے کہا بے میں پہلی تکبیر کے سوا بے میں رفع اور عدم رفع ہر دو بھی	گر پڑے صبح میں تبرک بان بے یقین وہ گاد گاد پر بھی وہی آئی قرات و لا فجر اور نہ میں طوال ہیں اندرین باب آئے ہیں بسیار کہ یہ جھکے ہو سکے تکبیر ہی بہ رفع یدین تکبیر اسکا ماتن کیون کیا ہی تم کہ یقین اختلاف حسین ہو میں حضرت طرف کیا ہوں نظر اد اٹھاتے تھے سر رکعت مثل اداعی اور عبداللہ یہ حدیث وہ بآمین لایا کہ جو حضرت نماز پڑھتے تھے ابن عازب کی بھی حدیث آئی یعنی بٹیک اسیکہ علی ہیں اور نہری ہی روایت کی جب جھکے اور جب اٹھا سکر پدر جکان تابعین امیر نقل لایا ہی اس طرح انجیم تھیجے ابن عمر کے ای وناز نہ کہے ہیں عمر بھی رفع یدین وہ کیا کا طرح سے قبول اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ کہ کسی نے نماز پڑھتا تھا کیونکہ ہی یہ بھی ایک ہی چیز کے جب تک سول رفع یدین نہین کرتے تھے کل رفع یدین کہ کبھی رفع عدم رفع کبھی	ہو مکروہ پہ چاہئے کہ کبھی نماز سمجھیں عوام یون صلا اور سوال کے دوسرے سور پڑہیں اور اساط بھی بصیر اور قرات کے بعد کہ تکبیر کہ ہدایہ میں دیکھے یونہی بجا اور احناف کے یہاں بے میں رفع کے باب میں بلعیر حنظل عقد کرنا ہی اسکے وہ وہا پہلی تکبیر بولتے تھے جب تب بھی حضرت اٹھا ہر دو شافعی اور احمد و شافعی کہ نہ کرتے تھے حسین رفع یدین میں بھی ویسی نماز بارگاہ ابن مسعود کی حدیث وہ دن قول سفیان ثوری والا بے تردہ و زالم ذیشان پر نہ رفع الیدین ہی امیر تھا وہ لایا ہی جائے یہ بات اپنے انکھوں میں کیا ہو نظر پہلی تکبیر کے سوا بے میں ابن مسعود اور علی مسر لایا ابن ہمام ای آگاہ پہلی تکبیر کے سوا بے میں جبکہ جاتا رکوع کے اندر پہلے حضرت آپ کرتے تھے جاو رفع الیدین ہم بھی کہے پس ہوا اس بیان انظر یا اد ایل میں فعل رفع کتا	پڑے البتہ اور سور بھی کہ نہ جائز ہے قرات اسکے سوا ہیں طویل و قصیر قرآن کے پڑہیں مضر بین ہی فقہان آتے حضرت رکوع میں اکبر نقل از جامع صغیر کیا نہیں بعد رکوع رفع یدین چار سو آئے ہیں صحیح اثر یونہی وہ بایا لکھا بصواب وہ اٹھاتے تھے ہر دو ہاتھ نہ بعد اسکے لکھا ہی وہ یہ بات کہا عامل اسیکے تھے یونہی پہلی تکبیر کے سوا بے میں دیکھے پڑھتا ہوں اب ہاتھ نہ ہی بلاشبہ وثک حدیث حن ہی یہی اور اہل کوفہ کا ابن عبداللہ بن عمر ایجا پہلی تکبیر کے سوا یکبار مقدور وایتوں کسات کہ پڑے جب نماز ابن عمر میں دیکھا کہ نہ رفع یدین مشہر ہیں بقرت یمبر علقہ نے سنا ز عبداللہ نہ کہے ہیں کوئی بھی رفع یدین اور اٹھا تھا جب رکوع سے سر اور یقین بعد اسکو چھوڑ دے جب وہ چھوڑ ہیں ہم بھی چھوڑ کہ ہیں طوفان بھی حدیث و اثر اور منوع اس کے بعد ہوا
--	---	--	---	--	--

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

یہی سنت ہی بوجیفہ پاس
اور وہ بات کیا ہی بن عمر
اور وہ جلسہ استراحت کا
اور نہدین جتنے تھے جب
ہر دو قدم کے درمیان اب
دوسرے قدم میں نتراش میں
در نماز صباح ای فاضل
کینت ہنگی بوجیفہ کی
اور محمد کے پاس میں ہر بات
اور دوسرے بھی سچیں اجار
اور حدیثیں جو ان میں دنوں
اور نہد وہ ہر جگہ پڑھتے تھے
لیکن ہر قول ہی سننا آہر
اکثر اصحاب و تابعین کرام
بوجیفہ و صاحبین کے پاس
اور حدیثیں صحیح ترمذی
کو کرے پہلے ای نگو محضر
اور یونہی کہا ابو جعفر
اور امام ابو حنیفہ کا
بوجیفہ امام اعظم پاس
کہ بلا شک ہمارے مذہب کے
بہت اجار اور بہت آثار
ابو داؤد و ترمذی والا
ہیں یہ بہت کچھ اور بہت کچھ
دار قطنی نے دیکھ اسی بحالی
نماز اسکی ہووگی مقبول
اور اکثر درود کے صیغے
ابن عباس نے کہا ای صہم
اور یوں مرتضیٰ علی کہا

پاس احمد کے بھی کچھ سناس
کر کے منع بکرمینہ
پاس مالک کے بھی نہیں ہر گاہ
پانچ کھینچ بھاتے تب
بوجیفہ کا ہی یہی مذہب
ہر توڑ گئی انکے پاس یقین
جگر ہی یک ہی قدمہ آخر
وہ روایت کیا ہی ایسی ہی
آخر اشیا در ہمہ جلیات
مطلق اکثر اش میں ای یار
یہاں کہتے ہیں حنفیہ تنیک
اپنے زانوں پہ نافہ رکھتے تھے
اور اسے اسی پرچن اکثر
فقہاء اور محدثین عظم
بھی ہی ثابت یہاں ہر وہ
دیکھ لکے ثوب پرین دیں
قبضے شہر خضر و خضر
جو محقق فقہ ہی آہر
بھی ہی قول ہی جو لکھا
اور محمد کے پاس و موس
متفق ہیں روایتیں ہمارے
اندرین با آئے ہیں آیار
عبد رزاق اور ابو یعلیٰ
گر لکھو انکو نسخہ ہوو طویل
ابو مسعود روایت کی
یاد رکھو اس حدیث کو نہد
ہیں حدیثوں میں مختلف
اس دعا شریف کی تعلیم
کہ نہد انبیا حبیب خدا

کیونکہ اس میں سن آہر
ما تخریرا عطا کرے سے
لیکٹوں کو اپنے کچھ زمین
پہلے خدین شافعی کے پاس
اسکو کہتے توڑ گئی اگر
شافعی پاس جانا میں بھی
اور مالک کے پاس آہر
دو تہہ میں جس ناز میں
قدمہ اول در آخر کا
کہ وہ سری کا ہی برب ہوگا
ما تخریرا عطا کرے سے
کہ نہد میں لایکھا جب
ہیں انار سے وعقد کے قبل
علمای قدم از احناف
عقد کس طرح کہتے اسکا
بیج کی انگی اور انگوٹھے سے
اور امام محمد فاضل
اور کتاب محیط میں لکھا
ابو یوسف سے بھی بزرگان
کہ اشارہ کرین شہدین
پس ہر اولی عمل سیکے پر
وایل بن حجر صحابی سے
اب پہا اکتفا اسی پر کیا
کہ ہر فرما سے میں رسول خدا
در قعود آخری صاحب
جو ہی اشہر در وابر اسیم
کرتے تھے اس طرح نبی ایجا
پڑھتے تھے یہ دعا یقین اسیم

ابو وایل سے یک حدیث آئی
یہیے نالوں کو ترک نہ آتے
انھما جابر ہی لکے ہر یقین
شہد کا بیان
بہن ہی طوری ہر بلا و ہر
سیدہ جانت کمال ہر دو قدم
ہی مقرر ہر طور توڑ گئی
ہر دو قدم میں آیا توڑ گئی
دوسرے قدم میں آیا توڑ گئی
خدا انہن تو کچھ نہیں آیا
یاد علین طویل ترہے کا
کرتے عقد و استارہ ہر ورتن
انگی کلے کی بس عطا و سب
اسکو ثابت کے ہیں اعاض
اسکی تصریح کر دے میں مٹا
ہی ایتم میں اختلاف آیا
بوا اسکے سمجھ تو قطع کرے
دیکھے اس طرح کیا فاضل
کہ یقین بعض عالموں نے کہا
یونہی لائے دوتا انی نشان
فضل سنت ہی ہر یقین یقین
ایسے ہی قول سے ہیں اکثر
مستند و راہیقین ملائے
یہ بھی کافی ہی طویل ہووگا
جو مسلمان کرے نماز اور
مصطفیٰ پر درود ہی واجب
ہی وہ کافی نماز میں ہی نیم
جو نہ سکھلاوین و وہ قرآن
درین شہد و تسلیم

کہ میں دیکھا ہوں شافعی و جہد
یہ حدیثیں سچہ ہی قرخ
اور ہر بیان بھی ای دسان
اور قعدے میں جتنے آہر
پاؤں و زانوں کو جو کچھ ہیں
اس طرح ہر زمین پر جتنے
اندرین بات فنی کی دیں
دوسرے قدم میں چار کا دے
بوجیفہ کی حجت ای بھائی
اور شفقت ہی اکثر اش میں ہی
اور عمل ہر رسول جن دوسر
کو نے لفظ پر اشارہ کرین
اور جہد کہلا الا اللہ
چار و مذہب میں سنت کی
گر چہ پہلو میں کچھ خلاف آیا
شیخ شمس حق و الا
پھر اشارہ کرے بے سناہ
کہ یہ ہر اشارہ کرتے تھے
رفع سبایہ میں ای یا
اور علامہ شیخ نجم الدین
علما کو نے اور مدینے کے
آخر احادیث کے کتب میں
کہ نہد کے پاس حلو کرے
اور فایغ ہو جب شہد
اور نہ بھی لکھا وہ دوداگر
شافعی پاس ہے یہ ہر جہد
اور ہر اندر و پڑھنے کے

آہتے زانو پد کھ کے ہر دو
ابو داؤد کی کتاب میں ہی
جائے عقد کے لئے ہی جواز
اور کھر کرنے پاؤں سید داؤ
اسکتے ہر اس کہتے ہیں
کہ میں جائے زمین سنگ
ساعدی کی حدیث ہی یقین
یہ ہی توڑ گئی پاس احمد کے
ہی بلا شک حدیث مسلم کی
پس ہی افضل تر شہد ہی
کبھی اس پر کے کبھی اس پر
جائے اختلاف ہی اس میں
رکے انگی کو اپنے ای آگاہ
ہنگی ثابت دس سے ای رنگ
لیک اکثر کئے ثبوت اسکا
ابو یوسف سے ہی ہر نقل کیا
یعنے کلے کی انگی سے ہی بجا
پس کرین ہم بھی جاننا ہی
ہی نہد میں سنت سالار
دیکھے اس طرح کہا ہی یقین
بے تردد تمام یونہی کہے
ہیں روایات آئے ای بھائی
بیج کی انگی اور انگوٹھے سے
سرور دین درود پڑھتے تھے
جہد اور میرے اہل بیت پر
اور سنت ہی حنیفہ کے یہاں
شاہ عالم دعا بھی کرتے تھے

نہد کا بیان

نہد کا بیان

اللهم انی اعوذ بک من عذاب جہنم
اللهم اغفر لی ما قد مت و ما اخرجت

[illegible]

جس کے لئے اس کا طرز ہے
 جس کے لئے اس کا طرز ہے

۱۰۔ سری و سحابی ظلمت نفسی داعیہ کی۔

محمد شکر کے ماتا ابراہیم	آئے اگر حدب اور داتر	احمد ترمذی ابو داؤد	ابو کریم سے لکھی مسود	خوسر کوئی حسد سے	محمد شکر کا حوالہ
فتح کسا دای ملک شاہ	اصل کی پہنچ نہ ہر ملک	کر علیہ میں کاحر رس	صحاح و حدیث رسول	کامی جیلہ فہمہاں	ہو گیا ہی صرف
تہ بہا تہ حیرت	محمد شکر میں رکھیں سر	حدود مار بہ دھامی گئے	کہ ہو چل اسلام کے	عبد رحمان طوف کافر ہے	لوں روایت کیا ہی
کہدا کفر سے اسی صلی	یہ لکارت ہی کو حسانی	میں لکھا رسم خود رو	سچ دین ہے رب و	سے کیا رکھے تو سلام	سے دین بارہ
میں شکر چاہیں این ملک	بہت خوش و دلگہر	ابو سے کہنے ایسا	کہ یہ لوگوں کو گمراہ	رُوح اندس و ہوسرور کی	موت داتر سے ہما

اور جب جنگ میں شہر اور محاصرہ آپ کے کئی جا اور یوسف و احمد و حسن و شکرہ وہ غازی اسی خیر وہ بھی ہو کبھی کبھی سمجھیں جو کی کچھ نماز کا بیان اب ہوا اس حدیث ظاہر ہے ہفتے میں چھ روز صحت کیونکہ محل شریف سرد رہتا ہے جمعہ کے روز ہی وہ باہر ت اور اسی دن قیامت آوے گی یہی از انجیل آہن بکشت بیٹے کہتے ہیں روز جمعہ ہی اس میں اقوال آئے متعدد وقت قرآن دیکھنے کی اور حدیثیں صحیح با اسناد ہی روایت کہ فاطمہ زہرا پس وہ دیتے ہی آخر انکی جمعہ کے ہر روز و بارگت کہ بلا عذر تین جمعے جو بلکہ جمعے کا عمل ہو سو اس اور ہفتے کے درمیان ہی سید کرنے خاطر نماز جمعہ ادا اور اربعہ روزوں کے چھک اسلئے ہی زیارتی بھائی سو بہر کننا عوام کا عقیدہ مالک و بلوینو پاس بجا شب جمعہ بزرگ تر بیگی اور جمعے کا دن آبا انکھا	ابو جہل لعین کا لائے سر سجدہ و شکرہ کے کئی بن ادا بھی اسی پر گئے ہیں وہ محل کے اسکو تودے تعبیر اور ایسا ہی آیا سنت میں دیکھو گھبراہٹ من مقررین یہاں کہ ہیں آیام اور بھی حاضر اور عذر ہی سال میں اکل پایا اس شب میں ہی قرآن میں ہوئے بن شبہ داخل جنت اور ہونے مقرر و بیہوشی جہنم پاک و عاقبہ لیت اسکو ہم رکھے ہیں اور غنی کہ عدد میں ہیں تیس سے زیادہ اس وہ ساعت آئی جتنے ہیں میں موتہ اسیکے رکھے یاد آخر وقت روز جمعہ بجا ہونے شغل و عا میں وہ بی بی پاتے ہیں درجہ قبولیت چھوڑ دیو گیا پتی پتی اسکو جائز واجب ہی یک جہاں یاس جمعہ کا دن ہی مومنوں کو عید جسے چکر بیا دہ جاوگا ہووین اسدن جو کچھ بیک ہی اسی وقت مستحب آئی ہی غلط اور اسکو اہل میں روزہ مکروہ نہیں ہی جمعہ کا پر ہی مکروہ و مومن اسکی و غلط نہ کر کے ہی ناس	سجدہ کر شکر کا کہے حضرت اختلاف آیا یا مومن میں مالک و بلوینو یا مس سجدہ پر وہ سجدہ کے جو کہ تین نکل نہیں مانو ہی بہر نعمت آوے بن اس سے ہی پورے منقول جیسے عاشور و عذر و عیدین لیلۃ القدر لیل جمعہ میں بھی آئی دوسری حدیث شاذانام جمعہ کے دن ہی دار جنت سے غرض ایسے بہت بزرگ امور آئیں بندہ جو حق سے بچا گیا لیلۃ القدر جو کہ در رمضان آئے دو قول ہیں ارجح تر قول ثانی سے ہی وہ ایضا فر لفظ ہی یک جماعت اصحاب اپنے خادم کو چھوڑے تھے یقین اور تڑوا ہی یک ہی نمانت اور اس دن نماز ہی ہی نام اسکا منا مومن ہی لگو اور خوش ہو لگنا نا و سوک اور آئی حدیث خیر انام اجر مومن و مملوۃ یکسالہ اور پچاسین زائرین کتبیں اور ہی بیگی عادت حرمین جمعہ کا ایک روزہ رکھے میں اور تب جمعہ کے نیام کو بھی سب جمعہ میں جکی رحلت ہو خاص خٹے کے مدینا ای میر	کلمات فرعون خللہ والا سجدہ و خواج نماز کرین نہیں سنت ہی بلکہ مکروہ او اس طرح بولتے ہیں آقا قل پس عمل ہو مطابق سنت کہ کہے اس طرح خدا کے رسول جمعہ ہی یک نہیں ہی میں آیا ہی اختلاف ایسا ہی جمعہ کا دن ہی سید الایام ہیں وہ سب زمین پر کرتے جمعہ کے روز میں ہی باظہور اسکو مولاکرم سے دیو گیا ہی ہنمان عشرہ اخیر میں جان قول بھلا ہی ہی انی لہر جمعہ کے دن کی ساعت آخر بہت ان باب میں کئے بعد او اور کرنے تھے حکم اسکیں کہ ہی وقت غروب وہ غم محرم از مرا یں اسلام اس سے مومن کو حق بندہ دیکھ پہننا اور فخرہ پوشاک روز جمعہ ہی سید الایام لطف سے اسکو دیو گیا مول دوسرے آیام سے زیادہ یقین سب تر اسے لکھے بدن آیا ہی اختلاف یہ سمجھیں کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی امن پاک و عذاب قبر سے او جانو واجب ہی و غلط اور زندہ	اور روایت میں ایک دن آیا سجدہ شکر و بلا و کوس کدوہ کہتے ہیں از حدیث رسول کہ بڑی ہو وہ نعمت غلطے	کہ دو رکعت کے نماز ادا جان منت ہی شامی کے پاس سجدہ شکرہ جو ہے منقول سجدہ شکرہ جیلو لائے بجا
نماز جمعہ کا بیان					جمعہ کا دن ہی ایسا کائنات ہے ہر آیام سے تمہارے سنو اس میں بھی اختلاف ای اکل کہنا اس طرح احمد و حسن جمعہ کے روز ہی بغض و کرم اور دیکھار و جمعہ میں ہی اور خضایا میں جمعہ کیسا ساعت با معافوہ او کہے اکثر اعلام یوں کہے ہیں کہ ہر ہفتہ جب سوارا نام اکثر اعلام دین با تفریح آخر روز اس کے ہونے میں کہ ہونا ظہر آخر ساعت پر اور خضایا سے جمعہ ہی درو اور اسکی بڑی فیصلت ہی جمعہ کا عمل بھی ہی فرج ہے کرنا مسجد دریا خوشبو اور عیدین بھی نزد خدا اور جسے کا دن بغض خدا اول روز کی چھٹانان پس وہ منج و یار ای ساند کہے اکثر کہ روز جمعہ ہی عید پر اشادہ یہ آئیں ہی کامل اور چھ لاکھ عامیوں کتبیں اور صحیفہ فرشتوں نے

گو کہ کسی اسکی دنیا کا دار کا حق تعالیٰ نے انکو مسلا یا دوسرے رکھتے ہیں جو کہ کوئی جو کہ جیتے ہوئے ہو یا بعد	اور احاطہ نہ کر سکے بے مالک ارائے نہیں سرور از نہ بیا کیونکہ خالق دو جہا اسدن بنے دیتا ہوں لطف سے نکو	کوی مخلوق بھی کہی اسلا بعد مرے اسطرح حضرت دیکھو خیر اسد بر کنین ایسے یہی حالت سدا رہے کچھو	ایکے بن کہ ذاب کو بچھا کہ ہو بر جمہ کو بھی یہ رویت دیکھو مفضل و کراتیں ایسے بیسے ہر جمہ میں زیادہ ہو	ایک اپنی جلال و عظمت سے پہلے جسے سے دوسرے جمہ میں کرتے دوست نہ کہ میں و سب معنی لوم المرید کی یہی ہے	جو کہ جاء کمال رحمت سے ہو سے دو چہ اور زیادہ خود بہر فرماوے انکو مولا بھر بہر آیت بر سے و حق ہی
---	--	---	---	---	--

فَلَا تَعْلَمُ مَقْصُودَ مَا أَحْبَبْتَ لَهُمْ مِنْ قِسْمَتِ زَوْجِهِمْ فَكَفَّ أُولَئِكَ لَوْ أَنَّهُمْ لَمَكَوْا الْعُلُوقَ

خطبہ جمعہ کا بیان

خطبہ جمعہ کے لئے سالار در زمان بہر دست خن یعنی کہتے ہیں یہاں اذان اس اذان کو بھی کہتے ہیں اور بعض بلاد میں سمجھو اور معلوم نہیں ہوا یہ بھی اور یقین بر کمان یا بعضا کرتے تیغ و کمان پر تکیہ اور بعض کہے جو شہر بجا جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا فتح مکہ بصلح یا پیکار کہ عصا و کمان پر تکیہ اور سنت سے ہی توت ہکا مسئلہ اختلاف کے درمیان کیونکہ خطبہ میں غلط و پند ہوا بوضیفہ کے پاس ای آگاہ کہ الحمد للہ بر مسبر اور مسلم نے ہی تعالٰی اس لئے روز جمعہ ای آگاہ بلکہ رکھتے تھے خود سر پر جو اور فرما جسے کی گفتار جو کہ حکم اور خوشی کا ہی یہ واجب خوشی ہو یا ادرجواب سلام و جہان	ہوئے مہتر آگے جبکہ سوار بن ہی مالک فخری اذان میں ہوئی آغاز در زمان عمر کیونکہ عثمان اس کے بن بانی سنت الجمعیہ بولتے ہیں جو کون کب سے کہا براہی کرتے خطبہ میں آپ نے تکیہ اور خطبہ میں جمعہ کے بعضا غلبہ و جنگ سے ہی فتح ہوا اور مدینہ بصلح یا عقد آیا مختلف فیہ دونوں میں ای جانوبہ شبہ بل مہتر تھا جو کہ اوپر بہر قول ہے گزرا جزم یک ہی طرف نہیں پایا پند میں ایک حرف اس پر چھپا قدر تہلیل فرض ہی خطبہ بند ہوئے بس کے ایکے آپر از عمر بن حویرثی معانی سجین لکھے لباس سیاہ یعنی لہجہ کا لوپ جنگ میں وقت خطبہ کہی وہ مثل حال ہی بلاشبہ وہ بھی انوکھا مستحق ہیں ہی شافعی کے پاس بعض مکر وہ کہے ہیں بعض روا	عبد عثمان بن حنفی میں سب بہر ہی قول صحیح بہرے میں پر کہا جاوے جبکہ وہ بھلے یہ نہ حضرت کے وقت میں جان اصل اسکا کو نہیں اصلا اور تب دن پاک میں آیا اور یہ بعض حنفیہ نے لکھا خطبہ جس جہ پر میں ای شافعیہ حرم میں ای ہتیار اور وجوہ اختلاف ضرور بعد مہتر کے کوی چیز یہ بھی اور مدارج میں کہ چکا تفریح اختلاف ائمہ رحمت ہی خاص کر از زبان مہتر یا ہو بر قدر رکھتے محمد اور مسجد میں جب نبی آتے کہ پڑھے خطبہ سید الارار اور اعراف پاس ب اوقات جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال کہ یہ تفریق ہی ہو کہ تھا جو کہ انوار اسکو جمہ نہیں اور میں احمد کے قول و اوہر اور کوئی نفاذ میں ای ہا	کرت و تفرق ہوا ہی جب کہ وہ بانی ہی اسکا دونوں اسکو بھلی اذان کتب میں لکھے اور نہ وقت صحابہ و نشان ہی مدارج میں دیکھو یہ بھی آپ لیتے تھے نیزہ و تروار تکیہ مکر وہ ہی بر کمان و عصا لیون تب اپنے ہاتھ میں ہتھکڑی خطبہ پڑھتے ہیں ہاتھ لے تروار ہیں مواضع میں اپنے رب تکبیر تکیہ کرنا نہیں تھا انی بھائی کہ بلا شک ہی ہی حوالہ صحیح اور عامل کو امین سوت ہی وحی و الہام کے جو شہر قدر تسبیح یا رہی ای سعید حضور پر سلام کرتے تھے تھی یہ سر پہ آپ کے دستا لکھے میں مستحق ای پاک صفا ہو گئی تھی سیاہ وہ خوشحال وقت خطبہ کے کہ میں ہا ہنیں جمعہ کا اجر سکنتیں ایک واجب ہی مستحب دیگر اور خطبہ کیا شروع امام	رہو آپ کے ب کے جلال وہ کے حکم تا یہ بھلی اذان اور لفظ این اذان ہی ہم پس یہ اطلاق اول و ثانی اور نہ بعد صحابہ نہوی اور جب خطبہ مصلح پڑھتے اور اسطرح سے لکھے بعضے ہنیں مکر وہ ہی صحیح بہرے صلح سے ماتھا فی ہو جو جا اور بلا شک شبہ حنفیہ اور بر سر سعادت ای اکرم اندر میں با ای نگو فحال پس درین اختلاف یہ عمل اور بہرے نماز کے ای میر لفظ تھوڑے اور معانی کثیر بو حنفی کی یہ دلیل ہے جان اور مہتر یہ جبکہ ہونے سوار اور چھوڑے تھے دوطر اس کے اور بعضوں نے لکھے ای یار اور خوشی کا حکم سرورین بلکہ فرما جسے بات کیا مالک بو حنفیہ پاس بجا اس خوشی کے میں جو آپر چاہئے قطع تب کرے وہ نماز	بولتا تھا اذان آفرخ خال کچھ مسجد کے باہری دینان تھا بوقت عمر فقط اعلام اس کے دونوں پر بھی ای گی اور نہ اکثر دیار میں اب بھی اپنے آواز کو بلند کرتے جنگ میں جبکہ خطبہ پڑھتے تھے کیونکہ سنت سے احکا ہی اثبات وہ ان خطبہ کی وقت ہوں عصا کرتے ہیں بر سر حسا تکیہ دیکھئے اسطرح کیا ہی رسم مختلف ایسے آئے ہیں قول ہی روا کہ نہیں ہی حسین خطبہ پڑھتے تھے شاہ دین فہر اور تھی تاثیر خارج العتبر کہ روایت ہی ایکدن عثمان تب بھی کرتے سلام دکر بار درمیا اپنے ہر دو کھنڈوں کے کہ نہ حضرت کی تھی سیاہ دستا کرتے خطبہ میں سامون کیتیں کہا خاموش رہ اسے دہرا اور نزدیک اکثر علما کیا اجماع نقل عبد البسر پڑھے دو کھنڈیں ہی آواز
---	--	--	--	---	---

الصلوہ و سنت الجمعیہ کتابہ اصنافی

خطبہ میں عطا کردہ حکم

خطبہ میں عطا کردہ حکم

[illegible]

<p>اسم و نام و سالی نہ نوت بقوتی نماز کرکے ہے اور جنوں نے اس طرح لکھا بلو داؤد و ترندی ایمان کو خدا کے فرشتگان کی بار وفی موتی کو جبکہ کر کے پھر سخت پس جو حینو کے مالک و شافی دونوں نجد ترندی کی حدیث اسی سنو ادبی و مری حدیثیں آباد نان جازا پر نجاشی کے بے حضرت سے جبریل نے آ دریں کے اتحاد سے پردے اور ملک کے بھو و صغیرین اور بڑھتا تھا وہ مدام ہے بوحینو و مالک و شیان ماہود و میان رخص مجاب اور دوتہ کے جنگ میں ابی مار سنگ کی گرسے اور اینوں اس طرح در تخی علی نے کہے حکم ہی ہر اس قدر ہو قرار دیکھ یک شخص کو جو رستا آب پاشی رسول پہرے کے اور لگا ناچر ان قبر کے پاس اور غنی بھی عادت نبوی یادہ دونوں ایک جگہ اور فرما جبکہ گورستان اور بڑھتا بھی آیت الکرسی اور رسول تب نہیں میر خفا</p>	<p>لاستہ ہوتی اس ملک تو بی ایسی فرب پرزشتہ کو خدیجہ سے پہلے ہیستہ کا یون روایت ہے اس وقت اب پیادہ ہوں اور تم اسوار مان دہ کرکے نبی وار ہو ہی جنازہ کی سب سے پہلے اور قمر امام دین احمد کہ ابو بکر اور عمر ہر دو کہ ہیں پیچھے جو کہ ہیں اسوار غائبانہ نبی نماز پڑھے دوست دیکھتے ہو آپ اسکو کیا اور میں نظر جنازہ کے کہ تھے ستر ہزار درہم صوف آئے اور جاتے تھے اونٹنے منع کرنے میں مطلقاً ایمان یا جنازہ ہی لار کے پشتاب زید و عب العجمی غفار نہ کسی کی مزار بنواتے کہ نبی حکم کرتے تھے کہ رہے وہ زمین سے ممتاز ایمانیوں ہیں کہ ایمان اور سنگریزے اسے چودے منع ہی شرع میں بلا ہو اس کہ زیارت کو جاتے قبروں کی بخشنے جاوے قیعت گنہ اس کے تم جو دیکھیں تو یہ پڑھیں ان اور یاسین اور تبارک بھی فر کے پاس یا کو دوسری جا</p>	<p>کہنا نہیں دیکھا وہ انہا بکاشتہ و کشتہ میں نہ بیٹہ نہ کر نہ بیٹہ ہوں ہم جنازہ کے ساتھ تھے کیا اور یہ بتاتی ہی کہ ہیں نہ جنازہ آثار سے جب تک ہی اسی پر امام اوزاعی اس طرح بولتے ہیں ای اکمل رہتے ہیں جنازہ اسی بھائی اور پیادہ ہی جانوختا اور مدینہ میں مویہ لیتی طے کروں آپ کے لیے میں اور روایت ہے مری ای مر پلوچھے جبریل کل رسول خدا اور غائب ہو جو نماز پڑھیں اور نجاشی کے وہ جنازہ پر دیکھتے تھے اسے وہ فیشر جب ہو ہیں شہید وہ مرد نہ بناتے عمارت اس کے پر کہ کوئی قبر دیکھے کہ اونچی تا ناہنجان ہو کوئی کہندے اسکو فرمائے سید کوین اور عثمان ابن مفلحون کے مان مگر احتجاج ہو جو جب اور کرتے دعا و استغفار اور لکھا جاوے کو غنوں</p>	<p>اور یہاں سے وہاں نہ بیٹہ نہ کر نہ بیٹہ ہوں دیکھ لکھنا کہ بتا دینا ابو داؤد کی روایت میں سرور میں نہ تھے جب تک ہی تھکر کو دخل اس میں ہی چلنا بیٹن نہ مذہبی اسل ہی اسل اس حدیث کا راوی آگے پیچھے ہو یا نہیں جبکہ امت الی بھائی پڑھیں اسیر نماز آپ ہیں کہ انکار لے آئے اسکا ہر پایا وہ کس غل سے یہ درجہ ایا فقہا کا اختلاف اس میں جو پڑھیں نماز میں سر اور تا تھا دوسروں کو نظر در مدینہ پڑے نماز ان پر ہی یہ مکر وہ بدعت الی لبر پست کر دے اسے پختہ کی اور کوئی نہ قبر نہ تھے کہ تو کینچ اپنے پاؤں سے نہیں قبر پر یک بڑا پتھر ہیں کے زندگون کتیں روایتی تب لیختے جیتے تھے تختش ان کی بات و الدین خبر گمان</p>	<p>اور یہاں سے وہاں نہ بیٹہ نہ کر نہ بیٹہ ہوں دیکھ لکھنا کہ بتا دینا ابو داؤد کی روایت میں سرور میں نہ تھے جب تک ہی تھکر کو دخل اس میں ہی چلنا بیٹن نہ مذہبی اسل ہی اسل اس حدیث کا راوی آگے پیچھے ہو یا نہیں جبکہ امت الی بھائی پڑھیں اسیر نماز آپ ہیں کہ انکار لے آئے اسکا ہر پایا وہ کس غل سے یہ درجہ ایا فقہا کا اختلاف اس میں جو پڑھیں نماز میں سر اور تا تھا دوسروں کو نظر در مدینہ پڑے نماز ان پر ہی یہ مکر وہ بدعت الی لبر پست کر دے اسے پختہ کی اور کوئی نہ قبر نہ تھے کہ تو کینچ اپنے پاؤں سے نہیں قبر پر یک بڑا پتھر ہیں کے زندگون کتیں روایتی تب لیختے جیتے تھے تختش ان کی بات و الدین خبر گمان</p>	<p>اور یہاں سے وہاں نہ بیٹہ نہ کر نہ بیٹہ ہوں دیکھ لکھنا کہ بتا دینا ابو داؤد کی روایت میں سرور میں نہ تھے جب تک ہی تھکر کو دخل اس میں ہی چلنا بیٹن نہ مذہبی اسل ہی اسل اس حدیث کا راوی آگے پیچھے ہو یا نہیں جبکہ امت الی بھائی پڑھیں اسیر نماز آپ ہیں کہ انکار لے آئے اسکا ہر پایا وہ کس غل سے یہ درجہ ایا فقہا کا اختلاف اس میں جو پڑھیں نماز میں سر اور تا تھا دوسروں کو نظر در مدینہ پڑے نماز ان پر ہی یہ مکر وہ بدعت الی لبر پست کر دے اسے پختہ کی اور کوئی نہ قبر نہ تھے کہ تو کینچ اپنے پاؤں سے نہیں قبر پر یک بڑا پتھر ہیں کے زندگون کتیں روایتی تب لیختے جیتے تھے تختش ان کی بات و الدین خبر گمان</p>
<p>اور فرما جبکہ گورستان اور بڑھتا بھی آیت الکرسی اور رسول تب نہیں میر خفا</p>	<p>اور یاسین اور تبارک بھی فر کے پاس یا کو دوسری جا</p>	<p>ناتھ اور خود تین ای بار جمع ہوں لوگ اپرین قرآن</p>	<p>اور اخلاص نہ بنا لگا بار بار مان مگر نہ تبت ہی نہ جا</p>	<p>دیکھ ثابت ہوای نہ جفا ایک محسوس تیسردن</p>	<p>اور مجھ میں سے ہیں انار جمع ہو جو تکلفات کریں</p>

اور یہاں سے وہاں
نہ بیٹہ نہ کر نہ بیٹہ ہوں
دیکھ لکھنا کہ بتا دینا
ابو داؤد کی روایت میں
سرور میں نہ تھے جب تک
ہی تھکر کو دخل اس میں ہی
چلنا بیٹن نہ مذہبی اسل
ہی اسل اس حدیث کا راوی
آگے پیچھے ہو یا نہیں
جبکہ امت الی بھائی
پڑھیں اسیر نماز آپ ہیں
کہ انکار لے آئے اسکا ہر
پایا وہ کس غل سے یہ درجہ
ایا فقہا کا اختلاف اس میں
جو پڑھیں نماز میں سر
اور تا تھا دوسروں کو نظر
در مدینہ پڑے نماز ان پر
ہی یہ مکر وہ بدعت الی لبر
پست کر دے اسے پختہ کی
اور کوئی نہ قبر نہ تھے
کہ تو کینچ اپنے پاؤں سے نہیں
قبر پر یک بڑا پتھر ہیں کے
زندگون کتیں روایتی تب
لیختے جیتے تھے تختش ان کی
بات و الدین خبر گمان

[illegible]

کس میں تہ صبی و دیکھو گیارہ ہی طالع بفر شہرہ فطر یا انہی نمازین دن رات برجہ واکر الاطہار تریکہ سے زکات ہی نکلا کہ گواہی بھی دیکو و حشر مال ہر قسم پر اپنی ہیکل افرا غفلت سکھ ہو یا رہے زیور اور دوسو درم جو ہون یاد اور ہی انکی یہی دلیل جب ہیں واجب کات ہی انکا ویسے کسرات پر رکھائیں بیم و زبرد سے اور زیور سے ابو داؤد اور تانی بھی اس سے پوچھیں کہ جو ہون بس یہ سنت ہی وہ انارنگن کرمین اوصاف زکری پنے تھی اور دیا جائیگا زکات انکا اور تھوڑے جو اپنے آثار کہ ہر سال مومنہ عورات بالتیقن اس خبر کی ای مجانی دارقطنی مراد مضلا اور اسکے ساتھ بھی ای یا اور زکات بہایم ای عباد اور جب ہوں ایک سو کس کافی یا بھٹن جبکہ ہونا چاہیں اور بساتھ پورے جو جاوے اور دودہ جبکہ ہوں تین اور جب ایک سو پورے ہوں	نہر مان غلام کو ست مارا سک طالع اب کی بھی ہر دم صرف کرد اپنا سر لے جانے برجمہ و حشر الا حیار انکا منہ ہی جانو پاکی کا صاحب مال کے وہ ایمان پر ہو امشروع جائیکہ لصاب یا کہ ناساختہ ہو سیم و زور دیون انکار کات بھی رکھیا د کہ رسول خدا نے فرمایا اور ہی اسکی یہی دلیل بجا ہیگا چالیس تک متایقین حقہ چالیس زکات یہ ہے ہیں یقین اس حدیث کے راوی کیا تو جتنی ہے بول انکار کات والدی پیش آن رسول زین اور کئی عرض ای خدا کی ہی تو سمجھ لے وہ کنز ناہوگا وہ بھی موقوف بین سجدی یا دیون بساتھ زیور و کات عبد رزاق نے روایت کی جانیو تم روایت اسکی کیا ایسے ہی آئے ہیں بہت آیتا فرض ہے مالکون پر ایسا ہی دین زکات انکا و غم انکی دین زکات انکا یک سو کس دیون یک ایک برس کے دو بار اور بون تب ایک ایک سال تین ایک سال دیں یک دفعہ اردو	سو ہی معلوم ہیں مالک ہر ما بس ہی لازم کہ اس کا دین اور نماز و ہنن و حضور زکوۃ کا بیان کہ کرے ہی زکات پاک عین صدق ایما کی جتنے اسکے جیسے روپا ہو جب دیکو درم جب تک یک برس کی کے پاس جو زیادہ ہو اے ای اگر کم کہ جو دو تلو سے ہونا انفا کہ کہے مصطفیٰ خدا کے سات زکات زیور کا بیان اور زیور کا بھی دیکھا ایجان ایک دن آنی نزد سبب عرض آئے کئی نہیں انی شاہ اور بولی یہ ہے برای خدا کیا ہی یہ بھی وہ کنز کیجیے اور جابر سے آنی ہی جو خبر اور آثار دوسرا میاں جانیو تم کہ ابن بوشبہ اور عبد اللہ جو ہی ابن عمر اور روایت کیا ہی شیخ عطا اور جو پر کتین زکات نہیں	کہ وہ سرور کے اکثر اودے مومنین و بی کی کو کون اور حجاج و حجاج زکوۃ کا بیان اپنے صاحب مال کو بھی جان کہیں حد نبھی ہے زکات کو جسے تو لے ہو باو ای اگر کم فرض ہوگا زکات ہو سو اس خواہ چالیس ہو یا ہو کم دیوے انکار کا کر کے حسا کہ نہ لے کوسوے تو زکات زکات زیور کا بیان بقین واجب ہی خیفہ کے یہاں اور ساتھ اسکے اسکی تھی خیر اسکو فرماتے تب رسول اللہ اور برار رسول شاہ ہذا ذکر آیا ہے حکما در قرآن کہ نہیں ہے زکات زیور پر جمع معارض پر ہیں اسکے جان ہی بلا شک روایت اسکی کیا بنی بی سالم کو یون لکھا شہر کہ ہی خفی نے اس طرح بولا مان مرتع جو زکات و عتین زکات بہایم کا بیان جانیو تین ہر بیان دیون دیون پاڑی رہتے ہدیہ پاڑ دیون یک سالہ یک دو سالہ تین پچھترے زکات اسے پاڑے یک ایک برس دیون ہر	کہہ مہ و ست دیر میں ہی اکثر ادب ایسے ماحول ہے خالص بجا مری ایحد ہو آخر یہاں بیان نماز اور گواہی کا بھی لے معنا جبکہ ہر سال تھا و ترا بیس سال زکات جبکہ یہاں دیکو دوسو درم کو پنج درم جان مذہب ہی خفی کا ہی اور مذہب من ہونینو کے یعنی چالیس تک ہی تک صفا میں متغال زکات دیکو زکات ہنن واجب شامی کے یہاں اور دو تلو نا تھ مین و حشر کے کہ ہی انکے تھے یہاں خدا اور روایت کا کیا ابو داؤد تب رسول خدا نے فرمائے بہت ہی کہا کہ اصل ہنن جیسے حضرت عمر الخطاب ابن مسعود سے بھی آنی خبر کہ تیرے ہشتون کی زیور کا سنت اسکے پر ہو ہی اجرا کر کے اغاز اس کے سینے کا یعنی چالیس گرین کرے چار سو ہو تو چار کرے تین اور چالیس جبکہ ہوں چورے اور ہشتاد کو وہ جب تھے ایک ایک سال کے ہو دو بار یا کہ دودو برس کے دیون	اور انوع طاعتوں کی سختی صرف کرے ہنن اس میں خاص کہ کر کم سے نمازیں ہی جدا کروں ذکر و دعوت ال عار لفظ سے زکیر کے ای دانا حق تعالیٰ زکات فرض کیا ہو ہیں بہت ویم لو لے جان یہ ہی یمنیں ملازمت و کم یہی مذہب صاحب کا بھی وہ نہ چالیس تک اگر بھیجے جو کہ واضح ہوں درمیا کر یہ متغال بس غلو کی سب بوحیفہ کی یہ دلیل ہے حال ت دو کنگن خفیہ سے رکے اگ کے دو کنگن برور حرا کہ کئی ائم سلمیٰ مسود کہ جو حد لصاب کو تھنے اس خبر کو بھی وہ صحیح ہنن اشعری کو لکھے ہیں یون دینا کہ یقین ہی زکات زیور پر بغرضت کرے زکات ادا دیتے جاوین زکات زیور کا کرے اسکا ہی بس زکات ادا ایک بکر زکات انکا دے یون ہی برس میں یک زیور دیون پاڑا جو دوسر کا رہے دیون دودو برس کے دو بار اور دوسر کا بھی ایتا ہے بس بلاشبہ ہر سال آئیں
--	--	--	---	--	---

بعض لوگ زعم میں ہیں کہ کہا فرمائے مجھے یک کام کہ میرے واسطے ہی صوم بجا اور روزہ رکھنے بیگا محض میرے ہی واسطے بجا کہ بلا واسطہ فرشتوں کے محض تکرم صوم کے خاطر پس شیوا واسطے وہ رب عباد ہی صفت حکمی اس کی جنبہ تھسا جو مصطفیٰ اکثر خبر برکات طرح طرح جب عرض قرآن انہیں کرتے دوسرا سال جب بھارت لوح محفوظ سے وصال اور رمضان ہی چھوٹا اور تھی عادت رسول کی قبول کرتے تھے چند کچھ سے فطار فحش و غیرت سے اور لڑائی اور ہی اختلاف امین ای یا روزہ افضل سمین یا فطار ورنہ فطار ہی سبب اولے نہیں امین مبالغہ کرتے پنے بپنے اس قدر بکھارتے کرتے فطار اس قدر ہی ہیں روزہ رکھیں بھی غالی ناچوڑ اور رکھتے تھے صوم عاشورہ روزہ رکھتے تھے اور فرات سرور انبار کھا کرتے دوسرے بار دوسرے عشرے میں کئے بیشک مواظبت ابھر	لیکھا تھا خواب ہو بر باد کہ میں لوں آپسے وہ امر بجا اور دیتا ہوں میں جزا اسکا میں جزا اسکو دیو لگا اسکا دیو لگا میں یقین جزا اسکا میں جزا دیو لگا قطع سے آئی ہی اس طرح پانی خور صوم کے بے ماہین کیا ارشاد دہنڈا اسکی تقرب درگاہ بخا صوم میں تعازیادہ اس مہینے میں بھی لطف ہے یعنی قرآن امین نہاتے تھے حق کیا فرض روزہ رمضان ہو قرآن با صفا نازل اتری موسیٰ کلیم پر نور کرتے افطار صوم میں تعجب یا کئے گوشت اب سے ای یا روزہ داروں کو منع فرماتے روزہ افضل سمین یا فطار ورنہ فطار ہی سبب اولے نہیں امین مبالغہ کرتے پنے بپنے اس قدر بکھارتے کرتے فطار اس قدر ہی ہیں روزہ رکھیں بھی غالی ناچوڑ اور رکھتے تھے صوم عاشورہ روزہ رکھتے تھے اور فرات سرور انبار کھا کرتے دوسرے بار دوسرے عشرے میں کئے بیشک مواظبت ابھر	اور فضیلت میں صوم کے انہی خبر کہے لازم کر آپ پر روزہ اور روایت ہی دو حکایہ سلم اور موطا میں میر خبر آئی اور یقین اسکی کیفیت معلما اور مولانے وہ جو نہ پایا اور بخاری کے درمیان فیض کہ ہی روزہ میرے ہی بجا اس عمل کی اضافت اشرف اور ذکر تلاوت قرآن شکر میں اس کے آپ بھی درنا اسمیں تینہ ہی برای فیروز اور قرآن پاک کی تنزیل پھر بتدریج حجابات مان تیرہویں شب میں جائے نبیل یعنی جدم یقین ہو خوب وقت افطار کرتے تھے میرا کرتے رمضان گرسواری مالک و حنیفہ تک سیر اور رمضان میں شہ لولاک منع مواک و انکھال اپر صیام نافلہ کا بیان کہ صحابہ گمان کرتے تھے اور کرتے تھے وہ برقی کید اور کہے زندہ گرہوں لگان نہیں آیام اس کو ہی اول اور حضرت ہر مہ رمضان اور کئے اعتکاف ای ناخر اور حضرت کے اعتکاف لے	ہیں حدیث میں صحیح آئے کثیر کہ نہیں ہے کوئی عمل دینا کہ کہا اس طرح خدائے کریم کہ ہر یک نیک ابن آدم کی کوئی نہیں جانتا ہی میر سوا کہ ہی روزہ رکھنے ہی بجا آئی ہی دیکھ میر حدیث صحیح میں ہی دو لگا یقین جزا حق تعالیٰ کیا ہی آپ طرف اعتکاف و نماز بھی ایجان کرتے انواع فکر اور طاعت کہ مبارک جب آدھ شب روزہ شہ رمضان میں ہو قبول اترا دینا میں جاست قرآن پانی عسلی مسیح پر تنزیل کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب مستی ہی عادی وقت بجا رکھتے روزہ کبھی کبھی فطار اور دوسرے ایام اکثر شر دن کو کرتے تھے جائزہ مواک آئی رمضان میں صحیح خبر صیام نافلہ کا بیان کہ صحابہ گمان کرتے تھے اور کرتے تھے وہ برقی کید اور کہے زندہ گرہوں لگان نہیں آیام اس کو ہی اول اور حضرت ہر مہ رمضان اور کئے اعتکاف ای ناخر اور حضرت کے اعتکاف لے	لایا انسانی نے بواہر سے اور بخاری میں آئی ہی خبر بنی آدم نے برعل جو کرس جو کہ وہ چند بلکہ تاہم یا کسی کو بغیر شبہ و خطر واسطے ہی ایک ہر عادت کہ میرا بندہ چھوڑا آب طہا اور بعض محققوں نے کہا الغرض صوم ہی عظیم انشا ماہ رمضان کے تمام اوقات اور ہر شب میں ماہ رمضان انہیں تحصیل صحبت صلحا یعنی جو آسمان ہے پھیلا اور رمضان میں پہلی شب ہی ہم رات چوبیسویں بھی رمضان کی اور کرتے تھے حرمین یا خیر اور افطار صوم کے دینا بولتے ہیں کہ جسکو طاق ہو اور جانت بھی دن کو کرتے بو حنیفہ کے پاس ہی ساز یوں صحابہ گمان کرتے ای پر کوئی ماہ لغل روزہ سے استہام انکا اس قدر کرتے لیک پھر تابال بندہ روزہ نماز رکھتے وہ سالار ایک رمضان میں جب فوت ہوا اور معلوم ہے ہوا جب کبھی رکھتے سرور بھی لا کر	کہ میں حاضر ہو یاں حضرت کے کہے حضرت کہ یوں کہا دلہ ہی ایک لے اسی کے لئے مگر اسکا جو صوم ہے اجد نہیں کرتا ہوں مطلع کہ پھر ہر روز کی ہی نصیحت واسطے میر شہوت اپنی تمام کہا پینے سے اصل استغنا خاص کر فرض روزہ وضا رکھتے سمور جان و دن رات جبریل امین سے ملتے تھے کسب خیرات بھی بے بس او بیت عرات، امین جو کھا ہو نازل صحف با براسیم ہوئی تنزیل پاک خراکلی اور یہی حکم کرتے سب ای ہر اور افطار صوم کے دینا بولتے ہیں کہ جسکو طاق ہو اور جانت بھی دن کو کرتے بو حنیفہ کے پاس ہی ساز یوں صحابہ گمان کرتے ای پر کوئی ماہ لغل روزہ سے استہام انکا اس قدر کرتے لیک پھر تابال بندہ روزہ نماز رکھتے وہ سالار ایک رمضان میں جب فوت ہوا اور معلوم ہے ہوا جب کبھی رکھتے سرور بھی لا کر
--	---	--	--	---	--

اور آئی ہی جاؤ یہ بھی بتایا
کیا سنت ہے شاکست بھی دنیا
ابھی اونٹن کو بن تھاٹھے
فرض مغرب کے اوشٹا کے تین
اوتھیل طرف وہ منہ کر کے
بہر مظلوم اسکویکڑوں کا
اور کئے بیج جب عمر و لغہ
یوں کچھ اپ پر تیا ہوا
کہ وہ عابری حق قبول کیا
اور مدارج میں پہر لکھا گیا
اور قریب طلوع ہوا ارجان
ناکہ لٹے کر بن وہ نئی چار
سکے جانب سے یا رسول خدا
نفل بھی تھا جمیل اور گور
ن بزرگوں کو بھی جو خود
سکے جانب سے یا بہر رب
سکے جانب سے کچھ چ بھی
و آگے روانہ ہو رہا
نہ کہ سفر بنو کہین بھی نئی
حد منزل طرف پھر بن
نہ ہزاروں لوگ یہ دجوا
مر کے دنی فضل اور حرم
ن ہو ہوشیا اور آگاہ
نہ لکے کہے ہیں یا اللہ
ور کے حکم سب کو خیر و
ور مضائق رہا ہو رہا
ساتھ پر تین اونٹ تباہی پا
پاس حضرت کے دور تھے
ساتھ لیکر علی کو پیش کئے

کہ کھڑا ہو جائے و عورت
 کہ کھڑے مامروں کے لئے
 اور سالانہ نہیں اُٹارتے
 نہ پڑتے اور نماز کو ہی چھوڑ
 کرنے لگے دعا لے کر سے
 پھر کئے عرض یوں رسول خدا
 اور کہہ رہی کہ میں دعا
 پدرو مادہ ہمارے جو دین خدا
 اور امت کو میرے بخش دیا
 کہ زلفت وہی ہوں لگ کر
 وہ منکارت ہو میں دین
 اور آگے چلے میں جہاں
 کیا مانا سا کہ دین میں کچھ
 اور خوشتر دین خوش ہو تھا
 حفظ اتباع اپنے نام مقاد
 کہو کیا جادو کہ دین اب
 کہ یہ دین خدا ہے دین
 پیچھے جب دایہ محسوس
 گزرے قریب سے کوٹ لپٹی
 مسجد خیف کے قریب تین
 دور و نزدیک سے کیا
 اس میں عظام کر دے حضرت
 بعد میں نہ ہو دم گسراہ
 اب تو اس بات کے پھر مگواہ
 کہ سن سمع و اطاعت امر
 اور اطاعت کرو امیر وی
 عمر و اس سال کے مفدا
 پہلے نا پاک بھی نہ کرے
 پھر علی کو یہ حکم فرمائے

اور سچہ کہ میں نے بحث کیا
 اور بجا حروب جو کھوار
 با اذان و اقامت ہی محال
 سو پچیس صبح کی نماز بجا
 اور غزے کی رات میں حضرت
 کہ تو قادسی کہہ چکا اگر
 درگاہ حق سے نہ جواب آیا
 رکھے خدا ان ہمیشہ اگر
 خاک وہ اپنے سر پر ڈالا
 تب جو عرضا میں کئے تھے عوام
 اور اس وقت فعل میں تھا
 بنی خشم سے ایک ن آنی
 کہے حضرت ایمان ادا تب کہے
 فضل کے منہ کے آگے خیر در
 اور اسی رہ میں سرزن دہری
 کہے حضرت کہ دین گر ہو گا
 یہ حدت آنی پس دین بجا
 جلد گدے سے دین ای مشا
 بعد عقبہ پر رسول خدا
 ہی وہ مسجد بڑی نمایاں جا
 بلکہ خیون میں لوگ بخود
 اور کہے ہی قریب ہی مرقم
 اور احکام چند منبر ماکر
 اور کہے حاضرین میں ہر لحاظ
 جب ملک کو پھر تین گنا
 اور تمہارے جو رہا ہی جنت
 سرور دین نہ دین میں حق
 ادنت سنیں کے عمل کو تب
 پست اور جھول دین کی کسر

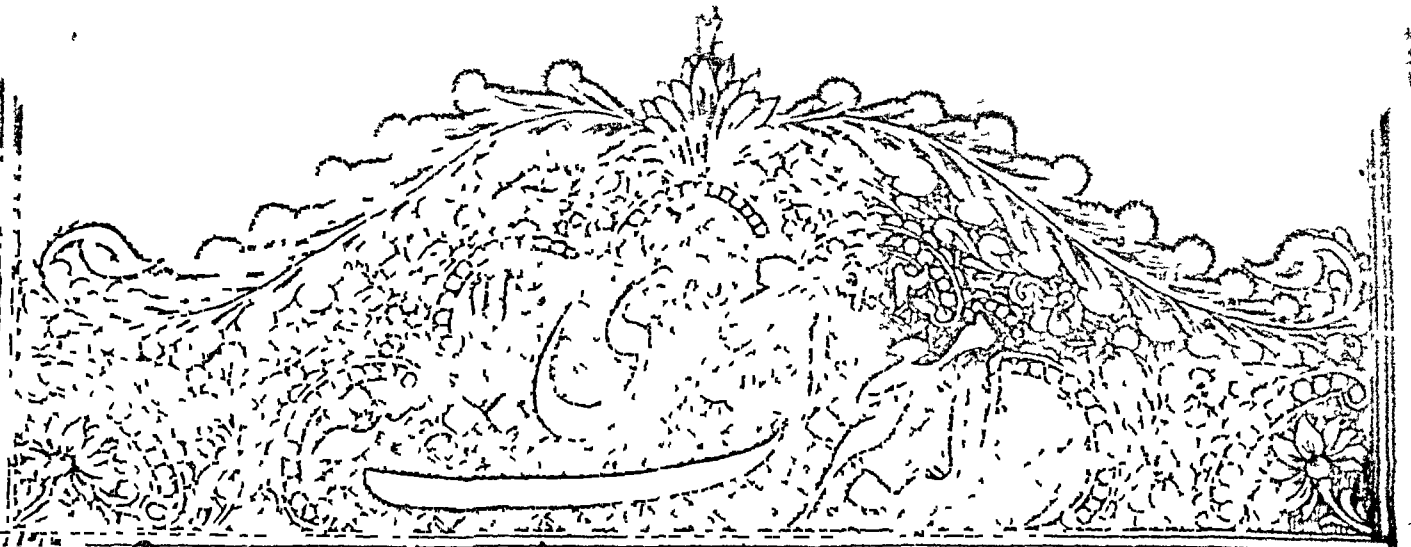
سو وہ بد بخت جانو جو سکا
 تپے سرفات سے سنبہ برابر
 پڑے حضرت نماز مغرب کی
 اول وقت پر کبے بجایا
 چاہے تھے پنج منہ شکر است
 مجھے مظلوم کو بہت اندر
 یہ دعا تیری میں ہوئی کیا
 کیا یہ ہنسے گا ہی کہے تب
 اور کرنے لگا ہے داوید
 حق نے بختا کر تم انکو تمام
 اونٹ پر تھار دیغیر انسان
 وہ بہت خور و حبسہ تھی
 اور وہ پوچھی جب حضرت سے
 ماتھے سے اپنے تب کے پردہ
 آملی اور یوں سوال کئی
 مان پر اپنے ادا کرے یا نہ
 کہ نیازت یقین ہی جی میں
 کیونکہ اسی مقام پر قہار
 جبکہ جس نے آؤ متضاحی
 صحن میں اسکے ہی بنی کار
 سب خوبیاں رعبہ حضور
 اپنے رب یقین لگو تم
 کہے اگاہ غم رہو بکسر
 نیکے بچھا دین غا سب کو تمام
 نہ زنا ہر شرع میں جا
 ہو و داخل تم امین باؤ
 دستہ اہل سے اپنے نرسے
 کہے اب خر کر لو انکو سب
 کیچے تیرے سب اکین پر

ایک ساخت بھی جسے چودھری
 بنیے ہوئے تھے وہ دروازہ
 بعد سا دان اُتار سیکھا
 بعد ہو کر سوا خیر دروازہ
 کہا مولاک کہ یہ بچہ
 اور ظالم کو جس ریتوای
 ناگہا شاہ دین نے منہ لگے
 کہے ابلیس روئے عدو
 دیکھ یہ جوع و فرج اب
 الغرض پھر بنی رکھنے پھیل
 اُسکو اثنائے راہ حکم کئے
 اور کہی پدر میرا جو دانا
 فضل عباس اور وہ نیکو
 ایک دوسرے پناظر نہ پرے
 نا تو ان ہی بہت مری ما
 اُسے بولی کہ ان کو دگایا
 اور اس مسئلے کے تفصیل
 کیا اسحاق بیل کو مقبور
 اور کہے ہیں وہاں دروازہ
 جب وہ منزل میں پہنچے
 دور و نزدیک ستم گمان
 و گرہن میں جیکہ آئے
 تھکوپھنچا دیا ہوا بچہ
 میکھوچ کے مناسک اب یکسر
 اور فرما بعد از ان سبکو
 اور امت کو سب دعا کے
 نسبت ایت اسی کو ہنما
 اور ہر برگ و گشت محمود
 وہ اچھروں مژدہ من مت

جیکہ جیسے ہیں آبر مرزولہ
 با اقامت پرے نماز عشا
 میں کرتے مستحرام میں آ
 لیک ظالم کو میں بخشو گھا
 بہنیں اسکا جباب آفتاب
 ابو بکر و عمر نے جب دیکھے
 جیکہ اس بات پر آ آکا
 جانوبے اختیار میں نے ہنا
 شغل و تکبیر ذکر اور تہلیل
 کہ اتھا لیوے کہ سنگرز کے
 اونٹ پر چڑ بہنیں وہ سکتا ہی
 ایک سوگر کو دیکھے جٹ چا
 اور تھپٹا لکے دوسرے نیچے
 گر ہندپون اونٹ پر ہی جا گھا
 اسکو فرمائے تب رسول خدا
 ہی وہ مذکور فقہین بغیل
 کرتے ابی جلیہ سے جلد عبور
 پس کئے قطع تلبیہ ی یا ر
 ویا یک جملہ طبع پر سے
 ہتی یہ اعجاز احمدی کستا
 اپنے عکون پوچھ جاو گے
 حکم پروردگار کا اپنے
 کہ نہ میں لورج کہ اوں مگر
 پنجگانہ سدا نماز پر ہو
 بعد پھر کے درمیان آئے
 ایک پر ایک کرے تھے اقدام
 حکم والا سے جیکہ کہو آئے
 مرز اپنے طرف سے ہی دیکھے

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]



تالیف جناب مولوی عبدالقادر علی صاحب المصنفی خلف شہید حضرت مولوی عبدالحی صاحب دہلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>لک الحمد یا خالق الکائنات حمید مجید سب اسمائے السموات بجھد کمال کل اللہ بشیر نذیر نبی کریم باعجازہ ساراً علی العلل</p>	<p>وہا و اہب الانبیاء معجزات جلیل عزیر عظیم الصفات لقد یسکین کیف البیان سراج منیر نور حیم الی قاب قوسین ثم دے</p>	<p>ولی الحمد و وصف جمیل جزل العطا یا جمیل الشان وارثی التحیات انمی السلام آتے بالبراہین البینات علی الجمع اصحاب</p>	<p>حری الحمد و شکر جزل لہ العز و المجد و الکبریا علی سید الرسل خیر الامم وفاق البینین بالعجرات دعنا و دین بادا بہ</p>
<p>ہی حمد و ثنا اس کے لئے تھی ذات و وصف انکی جو مجزا ہی یک مجزہ انکار و لطیف بساط عناصر کی ترکیب تجلی تو ہو اقات قوسین کا جو پاک و انہیں پاک انگوٹھی اسی حرکت کے جذبہ ہوں و جو ملکوت ہی عالم ارواح کا چہ قبل و ادب چہ حین حیات زمین ایک کیا ملک اسما چہ حیوان چہ انسان چہ نزدیک و وہ ہی بادشاہ ملک اعجاز کا ہیں امت کے جو اولیا آپ کے نبوت رسالت بھی اور پیغمبر سے کے دان برنخ طر جبرائیل</p>	<p>جو پیغمبر و ان کو دے مجزے تہا اعجاز بود و نمود اپکا سر اپا اعجاز جسم شریف مقصد ہو اطلاق کو نیت کہ وحدت میں کہتا ہی آنا جو جوہر انہیں چھوڑا انگوٹھی اسی باغ جذبہ ہوں و جو ناسوت ہی عالم اشباح کا چہ برنخ کر دہ وادہ بعد مات ہو تخت انہی یا کہ ہولا مکا ہو سنگ و شجر یا دھوس و طہور ہی انعام و اکرام جبارا ہزاروں کرامت دکھائے رسولوں کے روح کو سکھلا دے ہی اعجاز کا و ابھی تک فیض عام</p>	<p>کہ میں مجزے کے چہ بزار میں انعام و اعلان بھی مجزے لطافت بساط کو تاننا نو نریف پھر روح کی کیا کرن سراپا ہی مجموعہ انبیاء رسل حقے اعجاز کا بھی چہ پیش پہلور و چہ بولہ ہو عناصر وغیرہ محاط و محیط ہیں باقی جاتی کوئی ایسی ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم انہیں مرکز خاک تاجے کا کیا رحمت اپنے چہلو کو کچھ رسل ایمان کو میں وادنا کے فیض بخشی کا برپا سلم تقریب ہوا بل ولایت جو</p>	<p>یہ وہ مجزے ہیں جو پاک میں حرکات و سکنا بھی مجزے کر شمر تھا قدر کا جہم شریف پر اتنا کہیں سے وہ نور خدا و اجزا میں اور یہ ہر ایک میں یک جہ میں یا کہ کو ہی ایک عالم میں فیض انعام چہ غیب تھا و چہ قلب و ثنا نہ اعجاز حضرت کے اسچرین چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب ظلم و ہیں سب انکے اعجاز چنانچہ دکھایا ہی ہو سکھی وہ یکے میں جب علم نور سے ہیں چیز تک باقی رہے کو نشان ہی وہ یک انکے اعجاز</p>

<p>میرزا الد ماجد و قبلہ کا د نظم الکافی توین خوش فرام ہی تصنیف کا شعر دروغی از انجمنی وہ کتاب بے لکھا ہی بہ رابطہ تحقیق بھی در اہلیت سوال نام شہادت کا ایک لکھا قید کیا بھی تاریخ خلفا کیا ترجمہ زمانہ تھا محتاج جن بات کا غرض تصانیف کے تن پب سوتصنیف کو اسیر آساں کیا حضور صاحبان البرکتیں بھی اس کا شکر و دیہا ابھی ہر اس کے خلاف نہیں وہ بس حسن خوبی سے تحریر کی مگر اسکی ترتیب ایسی برتری ارادہ تھا ملحق کرین اسکے ساتھ ہی تازہ بہار اسکو لکھا بشارت میں یک شایاں میں یک تہا لازم مجھے امتثال کا کھلے ہیں قرآن کہتے علوم وہ ایام تھے طالب علمی کے وجود موات میں ای ہوا پیرین رسول خدا کے مگر غیبت میں سمجھا ہو یہ اتفاق جو ہوں مستند بہتر شق وہ فعل خدا ہی حقیقت میں یک ہی قرب لڑا فل ایچ کا ولایت ولی کی رسل کی ہوا</p>	<p>سبب تنظیف اس رسالہ تا فہرست سالہ رالیہ زبان و قلم سے سر انجام تقدیرا مان حضرت بربر ہو لکھا ایک کتاب جان التبر ولادت لے تا وقتا الحکا حد یقوبنا ہی تحقیق سے جو تباہ جنت کہیں سندن لکھا حالین انکے گلشن جبار ہی ہر ایک نسخہ ہا ہا ہا نہیں غزلی اور کاسی جریا ہدایت تھی منہ جرح حق کی کر تصنیف اسکی دیا پر نہیں پڑا کرتے ہیں دیکھنا اسکی وہا مشکل فری تکراری جوبی لوز سے آپ کے تا وقت مرتب ہی بس حسن ترتیب سے پر یکجہ کین جمع ہائے نہیں مکر جو بر بار چہتی گنی غیبت غریب و سلاست شعار صحیح مجھ سے چند کچھ قسم جواہرین قرآن کجکا خطا کیا ترجمہ میں بہ ہندی زبا بھی تاریخ کا مصر کی ترجمہ کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی اگرچہ ہو کم پر ہی ٹکی بری</p>	<p>جسے غیبت بخشی کی کام ہے زبان کچھ وہ کہہ رہے ہو از انجمنہ دعائے خیر البشر خلیفے جوین چار سنا کمال فضایل میں ہی الی ہمارے امام حسن اور امام حسین ہیں دین تین کے اندر جو ہیں تو راہین اسکو سب زیل بھی محبت میں ظاہر ہو گوا مستف کی نیت بھی جنت تھی نہیں کوئی شکر و قریہ کہیں حرم بیچ کے دینے کے بھی یہ قدر کر کی تکرار ہے ہو کیوں کہ ذکر شہ کائنات مؤتب ہی بس حسن بندیت مگر نفس میں چند آئے کہیں کر یقین خزان السیرانی کی کہ ملحق ہو اس سے نسخہ جبار کیا حکم مجھ کو کہ مجھے قسم امام غزالی کی وہ یک کتاب ہی تصنیف پانی بے عربی زبا یہ ہندہ کیا اسکا بھی ترجمہ بھی بالابند شیخ اکبر کا بھی زبان و قلم سے ہو فخری</p>	<p>میں آج سچاں کر تو آئی بہن زہیں داعیہ ق وہ الکویں تو میرا دھرم آہن بیکر ہر نظم و ہر شرا سے مالیت کین دار و دین انبات کی ایسی ہی ہو ہی ہو و د و ل فہرست نام کہ ہی رومن ابرار اسکا خطا فوائد لکھا قد سیر آپ نے سوا انکے لکھا ہدایت بھر ہی ہندی کا بازابی گرم بھی قول شیخ خواص دعوا بھی اقطار عالم میں شہرت ہی ہر شکر و قریہ میں اسکا نشان پر اس موضوع پر چوبی جو تھے با وہا کا غدر کے ہمنام میں نہیں دیسی رکھتی ہی لکھی جدانکا ہر کجا یہ مسطورین کہ وہ مسخر دل کو رنگ لہور ہی کچھ اور ہی اسکا یک رنگ مرا والد ماجد ای نیک ذات دوسرے لکھا تھا گوا کے پس ہی اچا کی گوا کہ کتاب ہر فقہ و حدیث ایک تصنیف کیا اس میں ثابت ہو جو صواب علی ب ہر خویر جز سیمت حصا صحت بھی جزو ہے</p>	<p>میرزا الد ماجد و قبلہ کا د نظم الکافی توین خوش فرام ہی تصنیف کا شعر دروغی از انجمنی وہ کتاب بے لکھا ہی بہ رابطہ تحقیق بھی در اہلیت سوال نام شہادت کا ایک لکھا قید کیا بھی تاریخ خلفا کیا ترجمہ زمانہ تھا محتاج جن بات کا غرض تصانیف کے تن پب سوتصنیف کو اسیر آساں کیا حضور صاحبان البرکتیں بھی اس کا شکر و دیہا ابھی ہر اس کے خلاف نہیں وہ بس حسن خوبی سے تحریر کی مگر اسکی ترتیب ایسی برتری ارادہ تھا ملحق کرین اسکے ساتھ ہی تازہ بہار اسکو لکھا بشارت میں یک شایاں میں یک تہا لازم مجھے امتثال کا کھلے ہیں قرآن کہتے علوم وہ ایام تھے طالب علمی کے وجود موات میں ای ہوا پیرین رسول خدا کے مگر غیبت میں سمجھا ہو یہ اتفاق جو ہوں مستند بہتر شق وہ فعل خدا ہی حقیقت میں یک ہی قرب لڑا فل ایچ کا ولایت ولی کی رسل کی ہوا</p>	<p>میرزا الد ماجد و قبلہ کا د نظم الکافی توین خوش فرام ہی تصنیف کا شعر دروغی از انجمنی وہ کتاب بے لکھا ہی بہ رابطہ تحقیق بھی در اہلیت سوال نام شہادت کا ایک لکھا قید کیا بھی تاریخ خلفا کیا ترجمہ زمانہ تھا محتاج جن بات کا غرض تصانیف کے تن پب سوتصنیف کو اسیر آساں کیا حضور صاحبان البرکتیں بھی اس کا شکر و دیہا ابھی ہر اس کے خلاف نہیں وہ بس حسن خوبی سے تحریر کی مگر اسکی ترتیب ایسی برتری ارادہ تھا ملحق کرین اسکے ساتھ ہی تازہ بہار اسکو لکھا بشارت میں یک شایاں میں یک تہا لازم مجھے امتثال کا کھلے ہیں قرآن کہتے علوم وہ ایام تھے طالب علمی کے وجود موات میں ای ہوا پیرین رسول خدا کے مگر غیبت میں سمجھا ہو یہ اتفاق جو ہوں مستند بہتر شق وہ فعل خدا ہی حقیقت میں یک ہی قرب لڑا فل ایچ کا ولایت ولی کی رسل کی ہوا</p>
--	--	---	--	--	--

۹
تاریخ خاندان

۹
تاریخ خاندان

<p>حقیقی ہی ہر دین کا ملکی ہو افضل خصایص سے دشا کا حرکت گئے مسجد اقصیٰ تنگ وہاں کے لاکھائیں گزدر کھان ہو اسیر مالاکان دیہی جواب انکو اللہ سے کلم اللہ پیش ہو کر پڑا فرستے ہیں نور کی مشعلیں رکاب لکھام اپنی تہام لے جہاں سے بھی جائے کہ آگے بڑھیں</p> <p>اگر یکسر موی برتر برم کہ حضرت ادب دین جا کھڑے غلاب ایسے لگے دہم ہنیں قرب اور صول میں بغفیل احوال سراج کا منظم ہی یہ معجزہ نیرا حجاب حضرت کے جب کبھی اشارت پس انگلی سے کی آپ کیا حکم حضرت نے اچھا فرود</p>	<p>دیہی عالم و عارف راہ جو نہ پایا کوئی آنکے سوا دوسرا وہاں سے بھی ساتون سلوات خدا کے سین دیکھئے از چشم سر ہی یک طرفہ اعرین کے دریاں بڑا دیکھنا ہما کو ہو سکے بھی وہ طور سین جل گیا مبار سوار ہی آگے رہیں جلین طر تو طر تو ابولتے قدم عالم نور میں ناہکین</p> <p>فروع تجلی بسوز دیرم نمبر ہے جو تاج بین سے تو حضرت بر تاتے تھے اک قلم نہ حدیں کرن کو کچھ دخل ہے بہار نبوت میں سب لکھ چکا کہ حضرت شفق القمر جو ہوا سنو تابوین سے بھی خم غفیر دہن چاند لکے دو ہو چکے گواہ اس نشانی پتہ سب ہو</p>	<p>۲ معجزہ سراج شریف</p> <p>اولو العزم ماکوی نبی کتین بھی جنت کو دیکھیں نہایت بنے فاقہ حسن کے دریاں یہاں متعل انسان کی حیران ترے چشم سر کو کھانا یہہ جال ہما کریم کار تہہ ہی کیا بزار وں فرشتے کمر باندھے اسی طرح منزل برآک طے ہوئی نہ ہر ہی حضرت کی کوئی کھسکا چلے وہاں جب حق ہی اس میں خطاب ایسا درگہ سے آنے لگا چلے چھو کر نرت نشو نامی کہا موی اور یہ ملاج کہان</p> <p>۳ معجزہ شفق القمر</p> <p>تصرف ہی حضرت کے اعجاز کا روایت یہی ہے کہ کفار نے سویک ٹکر لوگو کو لکھو یا نظر روایت ہی یہ مستند معتبر</p>	<p>ہی سراج جو معجزہ دوسرا کہ براق او پر وہ ہو کر سوار وہاں سے تالوج و سلم وہاں سے خست نکل لے گیا کہا موی جو رہا آ رہی کہا غرض یک تجلی ہو کر وہ طو سوار ہی بلوایا اپنے حضور مقرب ملک جو بن جبریل جہاں پر ہو ملک کا انتہا نہ روح امین سا فرشتہ جلیل ملاقات احسن قسم سے ہوئی ای محبوب سیرا ہی سیر جیب یہاں دن بتی کا آواز ہی میرا والد ماجد و قبلہ گاہ اسی واسطے میں نے کیا نہ کوئی پیر سے واقع ہوا رستا کے دو عین گراست ہو تہا ٹکرا دگر اسکے نیچے عیا روایت نواتر کر بھی ہے یہ</p>	<p>عجیب غریب اور سحر زبڑا جو بت سے بھیجا تھا یہ رو دکا وہاں سے عروش پر تھا قدم تو تھا فرشتہ خاص کا کرم تب اکہی جمال پا بجھو دکھسا جو چھکایا از عالم قدس نور رہیں لے تا عالم قدس نور سرافیل سے اور کائیل سے اُسے کہتے ہیں سدرۃ المنہق بلاتے تو حضرت کہا جبریل اتھا پردہ از روی سہجی ابھی آئے پاس سیر قریب دنی او تملی کا ہر ازہے جوبی مولوی عبد جی تینا یہاں ذکر سراج میں اختصار نہ کوئی نبی ایسا ظاہر کیا تو دو ٹکڑے اس چاند کو کچھو پہاڑاں دو ٹکڑے تہا دیا گواہ نص قرآن کو کہی ہے یہ</p>
<p>مجھ میں دوسری کتابوں سے دکرتے ہیں کفار کی پیروی کوئی ایک کہان نہ دیکھائی جواب اسکو مجھے دیوں کیا سافر خوب دور آئے تھے بھی اور اور ملکوں میں برود سوا اسکے حضرت یہ معجزہ عجب لکھ دو ٹکڑے ہونا تھا خدا وحی نازل کیا شاہ پر</p>	<p>صحیح طریقوں سے موی جب جو کفار گمراہ ہیں فلسفی بل از چشم خود دیکھے کفار ہی کہ ای کا فرے جانا کجا کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند نظر آیا ب لوگ کو بر ملا یقین کہ ہی لکھنے میں واقع کیا ہوا حکم حضرت کے رد آفتاب علی کے تہا تب گوشت کا</p>	<p>بھی معتدین اور متاخرین جو مذاق میں اپنے اور عین ابو جہل نہا جو سرتپا اگر ہو د جادو ہو کجا ہی بہت بخونی ہی دیکھے ہیں کسی شہر کے لوگ کو مان اگر</p> <p>۴ معجزہ جو د و با ہوا</p> <p>کہ سورج جو د و با نہا بزمین سو لیتے تھے یوں ہی دھوا کجا</p>	<p>پس اب شک کو گناہ میں ہیں ہی حالانکہ حضرت کجا یہ معجزہ کہا میں نے لوگو کو وہ بجا ہی حالانکہ حضرت کجا یہ معجزہ بھی اس وقت راجہ تہا ہر ج تو شاید کہ وہ غفلت میں نہ لازم ہی نہیں ایک لکھنے میں ہی موی نہ اسما ہر تیس مازہ عصر کی میں تیرے غلے علی</p>	<p>پر بعض اہل علم ملاوے لعین نہ پوتیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا محمد تہا سے یہ جادو کیا علانیہ عالم میں ظاہر ہوا نظر کر کے حرت ہی کرنے لگا ویا ابرخا دیکھے میں اس لئے نظر کر میں عالم جہاں کبھی کہ خیر غز ویکے وقت ای اس گناہ تو پھر قصا ہو چکی</p>

غرض کی یا رسول خدا
ہو انہم ما درہم لولہ کو
بن اسعد یہ تین ہی چیزیں
سہمی اہل لشکر تہا ل کے
شہ انبیاء دیکھ یہ مجسرا
روایت کیا ابو ہریرہ ہما
جو خرے کے دتھے ہن بھی
کہ بولے ہا لائے لوگ کو
لیا کر اسی تو شہ دان سرے
اسی طرح سے گذرین سالہا
یہ نہ تھک تو شہ دان دہرا
و حق کہتے ہیں ہر صبح کو
کے بار ایسے ہی واقع ہو
صبح ماندہ لائے جو ایک
بھی ان جملہ معجزات نبی
طبیع و معجز ہوں آدمی
چنانچہ روایت ہی یک دہشت
پس اس قوم کو شاہ کوہین
عبادت اگر چہ بیک وقت کیا
کہے بے غار ہی نفرت ہی
رکھ عبادت میں شام و صبح
ہی لسانی اللہ سے روا کیا
ہی اسکے حق میں غار کے
نہ پانی وغیرہ کا بوجہ تھا
پس اس وقت ہی اہل دہشت
کے باغ کو تہا جو انصار کا
لانا و اب بکری کو یک ہی
عج کے راہی کہا اس مقام
نہ مہوش حق کی طرف ہوا

بڑا حال ہی بہو سے لوگ
کہ جو کہ ہے تم پاس آئو
جو لوگوں سے ہے لاکرین
خراغت سے سر کی رہا چکے
شہاد میں اپنی زبان کی ہوا
تھے یک جنگ میں لوگ بچو گنا
تھے ایکس باؤد و تیسری
کہ وہ لوگ سن سکا زاید ہو
تھے جبکہ جعدہ چاڑے
تھے جنگ کے زندہ رسول خدا
تھا۔ میں اس یونہی خبر چاڑ
بڑے سیرا کیسویں ہو
مطہول کتابوں میں نہ تھے
خدا کیجئے ایسے یا صہ ہزار
سنا چاہتے ہی یہ عجائز ہی
باہر شریعت و دین نبی
سکھت کی حضرت کے پاس آج
اور اس خواست منع فرما ہیں
عذابوں کی آفت نہیں آگئی
ہی کرتا ہی اسکی خدمت ہی
چھٹا ہیں ہر پنے سب جانور
چند انصاریوں کا ایک ہوتا
دیا چھوٹے ہیں اب ہی مولے
زراعت ہماری کہیں ہو کہ جا
لگا کام کرنے ہو فوہان پذیر
تہا یک بکر او اٹھ کو ہی کیا
تو بکری کو راہی چیرانے لگا
کرے بہتر یا آدمی سا کلام
کوئی ایسا رسول نبی دوسرا

جو کہہ تو تہا جہی لوگوں کے پاس
پس ایک سفر عام چونا گیا
کی حضرت برکت کا طرہ دعا
ابھی اس کے تو تہا باقی رہا
کہ میں کوئی معبود حق نہ ہوا
میں وہ تو شہ دان کے حاکم
سو دن س ہی غصہ لکے کہا لگے
پر خالی کر تو کسی وقت اسے
بھی متدیگر خلاف کئے
لجو اس کے دتھے لکے میں
ہی یا نام اک اونٹ بوجہ کا
دعا نہ ہے برکت کا طرہ جو
سرایل کے ہی لے تہا دعا
و سے معجزہ جو امانات حضرت سے کلام کئے
سعد کا ترعہ پر سے جسکے نام
عشا کی پڑ بکر غازی نبی
یہا لجو عرف ای مومنو
تم آخر یقین نوع انسان ہو
نہ اسعد را لگو گرا ہاں ہو
جو انسان ہو کر ظاہر کیا

دعائے ملک و املاہ
کہ جو ایک باغ کوئی لاکر کہا
ہندو سین برکت کا اتنا ہوا
صحیح اک دتھ سے ثابت ہوا
بھی تحقیق ہو نہیں رسول خدا
۱۱ معجزہ ایضاً
لے اک ہتھی اس سے شہ انبیاء
یونہی لوگ لٹا کر کہا چکے
کہی اس کو ت گن بھی دیکھے
بھی حضرت عمر بنی خلیفہ سے
دیا راہ حق میں فقر و کتین
دیا ایسے کتے و منی بارہا
تو کہا سکی فتن میں کثرت ہو
ہتی اس خواہی مہار سار جہا
۱۲ معجزہ ایضاً
ہو جو طرح مفاد و خیر الالام
فلان لوگ شہ ہیں شہ بھی
غماز و مکی اپنی حفاظت کرو
نہ حیوان بھی گذر جاؤ
وہ انسان نہیں بلکہ انسان ہو
دیا کاہلی سے فصا کر دیا
۱۳ معجزہ ایضاً
ہی دوسری ریتہ کہ انصاریا
کئے باغ کو انکے حب الورا
۱۴ معجزہ ایضاً
۱۵ معجزہ ایضاً
کہا ایک تین معجزہ یا امی فلان
کہا بہتر یا رغیب کہ نہیں
کوئی حق پاس اس سے برتر نہیں
خدا سے ذرا خوف کر اسن مان
زیادہ جب اس سے یہ ہی یقین
کوئی ایسا مسطرہ پیر نہیں

کہ اس امین برکت کا جو نزل
کوئی یک شہی مالے آیا و با
کہ لشکر میں ہاں تھے تمام
کہ حافر تھے اکتھ حواریان
خدا سے اس کی ہستی جو
کہا شہ نہ کہہا ہی کہ تر کہا
دعا کی ہے برکت کا طرہ میں
کیا حکم پیر میر تین ہزاران
پس اس میں ہر روز کہا لگا
خلافت کے حضرت عثمان بھی
یہاں کا کس خارج اس یقین
روایت بہت ہے ہی ہے
غالی اللہ کہہا ہی یہ معجزہ
جہا کیا ملک و سب ہر جہا
و سے معجزہ جو امانات حضرت سے کلام کئے
اسی طرح حیوان بھی لاکا
مجھے خوف اس بات کا ہی یقین
کہ دنیا کی کاموں میں اور دنیا
کہ ترک عبادت سے اللہ کے
عبادین ملک شجر ہی تمام
تو کیا کہے اس کو خدا کی پناہ
و سے چاہیں جب بچ کر نہ آ
ہمارا جو یک دتھ ہی ای نبی
بکر ہاں کو اسکی پیشانی کے
الہ سے ہی تہا کہ حضرت
روایت ہی یک ابو ہریرہ کہا
دیا رزق رزاق نے جو چھے
کہ پیغمبر حق کو تو چھوڑ کے
کہا اس جنت ابواب میں

کے غرض کو انکے حضرت قبول
کے لے لے یا نبی یک تکر الالام
بہر سب ذرا ہی خیر الالام
سو تھے جملہ ستر ہزار ہی
نہ نہنا حقت سے وہ دوسرے
کہا میں ذرا حرا ہی پیر پاس
خدا امین تب کہتے اس میں
لجا ابو ہریرہ تر تو شہ دان
بھی لوگوں کو دیکھ لگا تارہا
شہاد ہی عثمان کی ہو چکی
برائے میں کی کہہ ہی آئی نہیں
طہور لے جو معجزے پاک میں
ہما کہ حضرت ظاہر ہوا
ہیں جو کس دعا و دعوتی نہماں
سہمیں زیر فرمان خیر الالام
اطاعت کرین کہ شاہ کی اولاد
کہ ان پر عذاب آوے حق کہیں
نہ کہو و تم اللہ کی طاعتیں
وہ حیوان و رہا ہی کیا دیکھے
کے ہیں ادب قود و فہم
عبادت کی توفیق دیو سے لاکہ
شحات کیا انکی آشاہ سے
ہے کہ تہا تہا اب کشی
کے کام کا حکم حضرت اسے
جناب ابو بکر و فاروق بھی
کہ یکبار یہود تہا و دیا
ذو اسکو جو سے چہر لٹے
کہہ راہی یہ کہہ کر ہی دتھے
بھی اہل بیت اسکے اصحاب

کہہ رہے تھے جب کہ خیر الود
آرام ان پر چادر دعا میں کی
تو دیوار و دروازہ و دروازہ
ہوئی غالب سے تین دفعہ
الْقَوَائِدُ الْاَلْفِي وَفَوَدُ الْاَلْفَا سِ وَالْحَا رَة -

اس ایک معنی میں جانے
بہت سے روایات ثابت ہو
یہاں تک کہ میں جو بھی
قدم اپنا مارا پھر پھر
انہیں کہا اسی وہ
روایت ابو ذر سے اس طرح
ایکے ہی معنی میں خیر الود
یہ ایک نئے بات میں لیتے
یہ پھر بات کے پھر کے
یہ پھر بات کے پھر کے
یہ پھر بات کے پھر کے

انا الجبار الکبیر المنعالم

بھی عباسیوں نے ایک کیا
کے تھے وہ منوط بھی تھے
روایت بخاری میں یہ کہ
سناہنے در دست شاہ انا
طریق ایک بھیجی ہو وہ وہا
موقوف تھا ہی یہ اطلاع
یہ کہ لوگوں کے شخص میں
لگا کہ ان کے محمد رسول
روایت عبدالمکمل کی ہے
کہ خیر کی ایک ہزار روئے لگی
کہہ رہے ہو کہ خیر کی ایک ہزار
تو حضرت سے اس طرح روئے لگی

لا اقل نایہ سہ ما فی
چند یا اہل میں چاندی
۲۲ مجرہ ایضا
کہہ چکے اس کو کہہ کو بولے
یہاں میں کہ - یہاں میں
اس کے لئے اسی کو گوڑے ہو

۲۳ مجرہ ایضا
تھے ہر ہر مدیق و فاضل بھی
نہیں سے اوپر گر گئی تھی
شہید اور اور ایک مدیق بھی

۲۴ مجرہ ایضا
۲۵ مجرہ ایضا
سوئیے میں مبتلی آئے وہا
شہا کی ہو کہ کئی آواز ہوں
عر کے دے نام میں بھی تھی

۲۶ مجرہ ایضا
وَمَا فَكَّرَ مِنَ اللَّهِ كَحَفِّ قَدَّاسٍ
یہ سنتے ہی منور ہوئے لگا
بھی بہت سے یہاں کے لئے لگا

۲۷ مجرہ ایضا
تھی اس وقت تک جو حضرت کے
اشارہ وہ کہہ رہے تھے کہ

۲۸ مجرہ ایضا
۲۹ مجرہ ایضا
لے آئے ہیں جبریل انہما
تناول کے اسکو شاہ جہاں

۳۰ مجرہ ایضا
کہ تھا جو اسی روز ہوا
کے اس کے خیر میں دعا شاہ
اسے بارگ اللہ دیکھ کے

۳۱ مجرہ ایضا
بڑا مجرہ ہو ہی حضرت کا کہ
بنا جبکہ ہزاروں شاہ نے
و یا اونٹ جھڑک رہا کہ

و جب کہ وہاں تھے
بہرہ کا خلاف ارض و سما
عقیل ابن بو طالب سے کہنا
کہا کہ وہ جاعل کراہے ہو
اب ایک قطرہ بھی مجھ میں تھا
کراہے وہ پھر ہی اس لگ کے

۳۲ مجرہ ایضا
ابن عبد العثمان نے فعل کی
کمال خوشی سے وہ ہلے لگا
یہہ منکر ٹھہری گیا وہ جل
کہا ہو ہر یہ کہ کوہ حرا

۳۳ مجرہ ایضا
۳۴ مجرہ ایضا
لے بات میں سگری سے بھی
دے بات میں انکو مدلیق
دے دست عثمان میں پھر لگا

۳۵ مجرہ ایضا
۳۶ مجرہ ایضا
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں

۳۷ مجرہ ایضا
۳۸ مجرہ ایضا
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں

۳۹ مجرہ ایضا
۴۰ مجرہ ایضا
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں

۴۱ مجرہ ایضا
۴۲ مجرہ ایضا
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں

۴۳ مجرہ ایضا
۴۴ مجرہ ایضا
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں
کہہ رہے تھے کہ ہاں میں

م حضرت کا تھانج تو قتل کر
ہا بھی اگر روح بخشی کریں
بھی خات کو نور کیں چشم
بھا جو مرد کو زندہ کیسا
جہ جیتے برا تھا افسوس
ہنا محبوب حق نازیں لہو دی
دعا کی ہی حضرت افسوس
کہ دو اونٹنی ہانک لیا تھی
کہ سردی دگر کی حد نہ تھی
نہ کچھ گرمی سردی ہو تا ضرر
سو بعد دعا فاطمہ کو بھی
سونا کا نفل کرنا ہی پس
بھی کہتے ہیں خلتا اسکا اٹا
کیا جبکہ ہجرت پیر کے سات
وہ خود بولتا تھا کہ ہر کو بھی
سوا اس کے ہر دروہ اس
بشت رت بن عوف یہ جس نہ
ہزاروں تھی قیمت اس کا
تھے عورت چاہا اسکو بیکو چھا
وہ ایک مقدان عورتوں چھا
یہ جو مال میں اسکی برکت ہو
بھی سدا بن وفا حق تھی نہیں
سو مقبول ہوتی خند کجا
کہ غالب بھی سدا لوگ برکتی
صحابی تھا یکتا انجھ کا نام
روایت ہی منہ اسکا بکریں
تو ٹا ہنہن دانٹ لگا کو
بھی عبد اللہ بن جعفر نیکنام
کیا پادشہ ابن جعفر کہیں

تہا اور کیا نفس بھی نفس کل
بھی قسیم روح جاری کرن
قیم جیم جیم جیم و سیم
ارہنہ اس ازل بن اجازت لیا
خدا اسکا سامان ہوا کرے
خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تھی
الہی مری اوٹنی بھی دے
دہن پاس حضرت کے اگر ہری
الہی علی کو بجا دیکھے
سو حضرت کے خدا وہ دعا کا
منہن بہوکت سے بیقرار ہی ہو
نہ اپریم کہلے بولا اس
بر و مند ہونا برس میں دعا
نہ رکھتا تھا دم و دم اپنے
اتہا دان تو ہی پہلہ مرتبہ
تھا آواز کا ناغہ موکھوئیں
سو شکر الہی معیت کا کرنے ادا
کہ نہی قہمتی جنس نہر لہی
ہوا عبد رحمان کجا متعال
کے جہا تقسیم ہی نہ کا
تھی اثر دعا کی جناب نبی
کے ہیں دعا یہ جناب نبی
دعا اسکی کرنا تھا حق مستجاب
عمر کے اس طرح سے عرض کی
تھا قارہ شعرا سے مرد ہما
کبھی دانٹ دیکھا تو ہا نہیں
ویا کرنا کوئی دانٹ اسکا کبھی
بھی مقداد تھا یکتا و مرد ہما
بجز نفع نقصا بابا نصین

کہ جزئی عنوان لوسن جی خبر
عجبت کیا کہ قاسم ہی نام آپکا
ہی لوح و قلم نفس کل غفل کل
وہ مجھ کو جو حشر منکی دعائیں
الٹ جاگو عرش سفر تنگ
۴۰ مجبڑہ
دعا کر کے پھر نیر لہر سب
۴۱ مجبڑہ
اسی دم دعا نہ انبیا
۴۲ مجبڑہ
۴۳ مجبڑہ
کہ حضرت کی ہی یہ دعا کا اثر
۴۴ مجبڑہ
دعا اسکی حق میں کہے ہیں نبی
کہ بلجا و زینچے اسکے نہجے
روایت یہ انی ہی از غلبہ
بنجارت کا تھا اس کے جو قافلہ
وے اونٹ اور پالا کجا و بکری
تو تقسیم ترکے کی اسکی ہوئی
ملا جو ہر اک کو زور و بی شمار
۴۵ مجبڑہ
کہ بار خدا اسکی ہر دعا
۴۶ مجبڑہ
دعا کیجئے یا رسول خدا
۴۷ مجبڑہ
تھی سدا کے دانٹ کوئی خبر
۴۸ مجبڑہ
بھی عروہ جو ہنا تھا ابو لجد کا
بھی متحدہ دایا ہوا مالدار

ہیں اتر اہیں ہر دو کل کتر
آنا القاسم اٹھ دھڑکی کجا
جو ہے نفس امارت و شہوات
۴۹ مجبڑہ
۵۰ مجبڑہ
۵۱ مجبڑہ
۵۲ مجبڑہ
۵۳ مجبڑہ
۵۴ مجبڑہ
۵۵ مجبڑہ
۵۶ مجبڑہ
۵۷ مجبڑہ
۵۸ مجبڑہ
۵۹ مجبڑہ
۶۰ مجبڑہ
۶۱ مجبڑہ
۶۲ مجبڑہ
۶۳ مجبڑہ
۶۴ مجبڑہ
۶۵ مجبڑہ
۶۶ مجبڑہ
۶۷ مجبڑہ
۶۸ مجبڑہ
۶۹ مجبڑہ
۷۰ مجبڑہ
۷۱ مجبڑہ
۷۲ مجبڑہ
۷۳ مجبڑہ
۷۴ مجبڑہ
۷۵ مجبڑہ
۷۶ مجبڑہ
۷۷ مجبڑہ
۷۸ مجبڑہ
۷۹ مجبڑہ
۸۰ مجبڑہ
۸۱ مجبڑہ
۸۲ مجبڑہ
۸۳ مجبڑہ
۸۴ مجبڑہ
۸۵ مجبڑہ
۸۶ مجبڑہ
۸۷ مجبڑہ
۸۸ مجبڑہ
۸۹ مجبڑہ
۹۰ مجبڑہ
۹۱ مجبڑہ
۹۲ مجبڑہ
۹۳ مجبڑہ
۹۴ مجبڑہ
۹۵ مجبڑہ
۹۶ مجبڑہ
۹۷ مجبڑہ
۹۸ مجبڑہ
۹۹ مجبڑہ
۱۰۰ مجبڑہ

مکتوبہ تقسیم ارواح کی
لو مغفوم کر عام اس قول کا
کرین زندہ مرد کو گر چاہتے
ہے از جملہ معجزات نبی
رہیں آسمان بھی کوٹے نظام
روایت ہی یکا دستی نہا کی
بلانے ہی پس سے پوتا نیک
علی ولی شرف حق مرتضی
سو جا کے کپڑے علی اس
دعا کی میں نہر کے حق میں نبی
انس کے لئے بھی کئے تھے دعا
ہیں اولاد دسوسے بھی نہ اید
بن عوف جو عبد رحمان تھا
پس ابواب رزق سے کھولا
بہ صدقا و خیرات ای نیکو سر
میں دیکھا بن عوف کو طفل
نفاہ و کار و اساسو ادا کا
لہا با بھی وہ ہر اوحدا
تمن نکلا عورت کے نام سے
تھی یہ پاک بن عوف کی
روایت ہی اسکا سچو ہما
بھی غزوات میں بعض ائی ادا
وہیں اپر پیدا ہوا غریب
دعا اسکی حق میں کی تھا و خیر
صد و بشت سال سے گر چہ
تو پھر کا میں اسکے دندا در
کہ روزی میں ہوا کچھ بکریا
بھی کہتا تھا عروہ مجھ کو خا
۱۰۱ مجبڑہ
۱۰۲ مجبڑہ
۱۰۳ مجبڑہ
۱۰۴ مجبڑہ
۱۰۵ مجبڑہ
۱۰۶ مجبڑہ
۱۰۷ مجبڑہ
۱۰۸ مجبڑہ
۱۰۹ مجبڑہ
۱۱۰ مجبڑہ
۱۱۱ مجبڑہ
۱۱۲ مجبڑہ
۱۱۳ مجبڑہ
۱۱۴ مجبڑہ
۱۱۵ مجبڑہ
۱۱۶ مجبڑہ
۱۱۷ مجبڑہ
۱۱۸ مجبڑہ
۱۱۹ مجبڑہ
۱۲۰ مجبڑہ
۱۲۱ مجبڑہ
۱۲۲ مجبڑہ
۱۲۳ مجبڑہ
۱۲۴ مجبڑہ
۱۲۵ مجبڑہ
۱۲۶ مجبڑہ
۱۲۷ مجبڑہ
۱۲۸ مجبڑہ
۱۲۹ مجبڑہ
۱۳۰ مجبڑہ
۱۳۱ مجبڑہ
۱۳۲ مجبڑہ
۱۳۳ مجبڑہ
۱۳۴ مجبڑہ
۱۳۵ مجبڑہ
۱۳۶ مجبڑہ
۱۳۷ مجبڑہ
۱۳۸ مجبڑہ
۱۳۹ مجبڑہ
۱۴۰ مجبڑہ
۱۴۱ مجبڑہ
۱۴۲ مجبڑہ
۱۴۳ مجبڑہ
۱۴۴ مجبڑہ
۱۴۵ مجبڑہ
۱۴۶ مجبڑہ
۱۴۷ مجبڑہ
۱۴۸ مجبڑہ
۱۴۹ مجبڑہ
۱۵۰ مجبڑہ

ہوئی ہو سالت
ہوئے ہر و جہ سے اسکے سے بجا
علم لوح یکا کو مدہ لکھے
دعا جو قبول انکی ہوئی ہی
پہ مطلب نبی کا ہونا تمام
مصارف ابابا رگم ہو گئی
خدا عیب بھی ابابا کو ایک
کے انکے حق میں بھی حضرت دعا
تھے گرمی کے امام میں پہنتے
الہی یہ بہو کی ہو سکے بھی
اسے مال و اولاد بار بڑا
طغیل نبی جو خندانے دے
فقیری کی حالت میں تھا مبتلا
اور اسقدر روزی میں بکریا
بہن خرچ کرنا تھا وہ ماور
ہی خلد برین بن خرامان چلا
ہر اکت کا حق پر سال لدا
کہ لغت کا وہ شکر ہو سے ادا
تمن آٹھون حصے کو بولنے
کہ خیرات کو یوں بجا ہزار
کہ کسے سے کو سید ہی چلی
جو چہا بدد کا وہ رب الاہم
ہوئی تسلی پانی کی اسد حب
سو سیر اب رجا زان ہو گئے
نہ بکریے تراشہ کہیں نہ ہمار
کے بعض جس بھی نایا مدہ
بھی پیدا ہوتا تھا بس خیر ہتر
دیا اسے ہر کاتہ ربہا و
بنجارت میں اسقدر ملنے تھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اس وقت کہ لوگوں کو
 بہت سی باتیں آتی تھیں
 میں بہت سی باتیں تو ان کے
 سر پر ڈال دیتا تھا کہ ان کے
 دل میں نہ رہے کہ وہ بڑا
 ہوا ہے کہ وہ دنیا میں
 نہایت ہی کم ہے حال
 ہوئی ان کی بات غلط ہے پاک
 اجابت کی حالت جو اس نے
 جو عمل یہاں تک کہ یہ
 خیر الفنا اور بتاؤات کا
 جیسے ان کا خوش قدم دیکھ کر
 معارف لکھی جو ان کے
 کہ ان کے ہی میں خیر جو
 نگہ میں پر انصاف کی
 خیر جو دوسرے میں نہ

[illegible]

آجہ تیرے ساتھ بیٹھ کر
 شریع آپ سے ہی رہے جو
 جو خیر الف بے خیر ہو
 کرتے ہیں وہ انہی کو
 سو اے پادشاہ کوہ راہی
 جو رہے ہیں ہمیں ایسے
 اسی طرح بھی چھوڑ
 اور اس لئے نزل جو رکات
 جو ہیں بوجہ بادشاہ
 رہے ہیں لگا و مصلح
 بلند تر مقامات اور واردا
 سو کچھ اور نکو حد و نہایت
 براہین براہ کی نوبت
 حضایع جو ہیں ایسے
 تو یک دفتر اسکو چاہا

مسدود ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ
 سستی پیدا ہوئی ہے اور سستی
 استغناء ہے کہ روایات پر کوئی
 کوئی تکیہ کیا اور تروڑا ہے جب
 کوئی شے نہ ہو تو یہ فلسفین
 اس پر دیکھتے ہیں یہ فلسفین
 انہیں دیکھ کر ان کو ہوس و طویل
 کہتا ہے کہ متنی کیا جلتا ہے
 اذان اور آیت کو ایسی ہی
 یہ سب خاص حضرت مسیح علیہ
 تعالیٰ ازاں علامہ انوار کی
 حوا میں سلوک طریق میں
 سوچو یہی حضرات حضرت مسیح
 حضرات علی کا شہدے ہاں یہ
 کہیں غور و خوض میں اہل کتاب
 محمد نے جسکے رسول خدا
 بطور نمونہ مگر پین وہاں

سر نہایت ہی پرستار
 وہ کہ جس کے پیچھے ہیں
 تو اسے درست کرتی اور چھوڑ دیتا
 کر لیا نہ حکم کو توں کہ تب
 کہل دیوین باب بہت بڑا
 کہ حضرت کو یہ تہ بہ خوشام
 یہ بان اکی کو تہ ہون واکر تہ
 بلا شک نازیں گھڑا تہ
 بھی آہن اور سورہ تہ
 سوا اکلین اور جیسے تہ
 ترقی بھی حواج اسرار کی
 جلس آجی ہی قدم بر قدم
 را اور امتون کو ملی یہی تہ
 عزیز یہ لغیر سے نفس کی
 حضور امین ہن جو کہ لغیر
 رسول خدا سرورہ انبیا
 یہ حضور سے خدا میں ہو گیا
 زناوات انجائز خیر البشر

فان

بعد از آنکه بیرون رفتی و بیرون
 آتی است اهل من است که قبول
 نماید جز اینکه وسپد کردی
 و خود دین بکرتابی یک تیر اما
 و ایشسته دل لوی جو چو
 خطا به زمری نظر کنجی
 اعدا است کی دست کامیابی بخ
 تو چای به کیست کو ویک کدو
 و سوزنیق به سوزنیق است کی
 و سوزنیق به سوزنیق است کی
 و سوزنیق به سوزنیق است کی

جو بہن بھجوات شہد کا میثات
 جی مقبول درگاہ حضرت بول
 جو جو وہ وسیلہ ذریعہ قوی
 بھی تیرے عظم ہر کما نام
 و اسمیت کے بسک ہر دو
 پر رحمت پر اپنی نظر کیجئے
 مٹا حد کی دست فخر مانی مجھے
 تو چاہت تو یک درویش بدبو
 جہات میں لذت ملا جاکی
 بے مہر ہو تب جاو دانی حیات
 و دولت لہجہ کو نوز میں

تضرع و استہمال بپارگار
یہی نوشتہ یکس ہوا کجی ستا
نہ سرمایہ معدقات و خیرات کا
سنبھل پاس اپنے تیرے ہی
سغیرے کو کام اپنے فرمائے
گنہ گریہ میرا کہیں ہی بڑا
اجابت کا دیجھے دعائیں اثر
تو ہی وسینگے فروماہنگان
ہم پر بعل قرب و نوافل مری
مر سے قال کو حال سے کہ بدل
ہو اس صوف کا خاتمہ محض خیر

ایک روز متعال جلست فرمایا
 عمل جب ہنوی خیر حزیات
 نہ سراپہ شغل عبادات کا
 تو ہی دیکھو ہر یکا کی اس
 جمال الہی رحمت کا ہلکا
 پر زنت سے نری مہن ہی
 مرا جام معقود لب سیر زکر
 تو ہی چارہ جہا چاہی کھان
 ہو قرب فراغ فیض خدائش بھی
 سلوک معامات کا دے عمل
 کہ قرب فراغ فیض ہو ختم ہر

میں جب از تھو اور مسجد کہا
 بصافیت پر کچھ کہیں ہیں
 خبر تو نے ہی دئی، ابی پتا
 گناہوں کو گنبدہ گنبدہ ہی
 کشادہ ہی سامی کا دست و پا
 برتری ذات ہی باطن غنی
 سوا تیری درگاہ جان پہنان
 فنا ہو مان فضل ذات و صفات
 دست جو جو تیرا اندلیس حیات
 سلو تو دے سلام خدای انام

ہوا ثبت ختم اسپر اب ختم کا
 کر لاؤں ترسے پاس روڑ جزا
 اگر کسی نے سرو پا دے مال پر
 میں رہتا ہوں بدل کا پتہ پتا
 یہ آلودہ قرق ستہ رند ہوا
 یسا رہی مات اپنے پورا تھا
 ہے تجرید سناو م کی کیا گئی
 میں رو کیا زاپنا لاؤں کہاں
 یہاں باقی فضل و نعمات و ذوات
 کہ وہ دعوت ہو جاو وافی حیات
 ہمارے پیغمبر رحمت و سلام

